حدیث اور راویانِ حدیث

مؤلف

میر مراد علی خان

Printed By

SALMAN
BOOK CENTRE

Opp. Ibadath Khana-e-Hussaini,
Darulshifa, Hyderabad-24 A.P. India.

Ph: 24560156, Cell: 9348496898
Visit us at: www.salmanbookcentre.com
E-mail: info@salmanbookcentre.com

بسمہ سبحانہ وبذکر ولیہ

یٰآیہا الذین اٰمنوآان جاء کم فاسق بنبا فتبینوآ ان تصیبوا قوما بجہالۃ فتصبحوا علٰی مافعلتم ندمین سورۃ الحجرات آیت 6

اے ایمان والو! اگر تمہارے پاس کوئی فاسق (خبر لے کر) آئے تو تحقیق کرلیا کرو کہیں نادانی سے تم کسی کو ضرر پہنچاؤ، اور پھر تمہیں اپنے کام پر نادم ہونا پڑے۔

حدیث

اور

راویانِ حدیث

روایات واحادیث کی شخصیات کے بارے میں

مؤلف

میر مراد علی خان

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب : حدیث اور راویانِ حدیث

کاوش : مِیر مُراد علی خان

تعداد :

ناشر : سلمان بک سنٹر، حیدرآباد (انڈیا)

ھدیہ :

ملنے کا پتہ:

سلمان بک سنٹر

روبرو عبادت خانہ حسینی، دارالشفاء، حیدرآباد۔۲۴

بسمہ سبحانہ وبذکرولیہ
تعارف

اسلامی کُتب کے مطالعہ سے اس بات کا اندازہ ہوتا ہے کہ علم رجال کی ضرورت صرف فقہی مسائل اور روایات کے ذیل میں ہی نہیں بلکہ کسی موضوع کے بارے میں بھی اگر کوئی حقائق کا اندازہ کرنا چاہتا ہو، یا ماضی کے حالات معلوم کرنا چاہتا ہو تو اسکے لئے علم رجال کے علاوہ اور کوئی ذریعہ نہیں۔ چنانچہ قدیم تاریخی کتابوں میں روایت کو اسناد کے ساتھ پیش کیا گیا۔ اور مورخ خود ہی راویوں کی نشان دہی کر دیتا تھا تا کہ حقائق کا اندازہ کرنے کے لئے۔ لوگ صرف مورخ کی تحریر ہی کو حرف آخر نہ سمجھیں، بلکہ راویوں کے حالات کے ذریعہ خود بھی حقائق کا اندازہ کرلیں۔
تاریخ طبری، طبقات ابن سعد یہ وہ کتابیں ہیں جن میں راویوں کی نشان دہی بھی کردی گئی ہے۔ یہ تاریخ لکھنے والوں کی دیانتداری ہے یا قدرت کا انتظام ہے کہ جعلسازی کا پردہ فاش کیا جاتا رہا ہے۔

علمائے اہلسنت نے علم رجال میں دو قسم کی کتابیں تالیف کی ہیں۔ قسم اول کا تعلق صحابہ کرام کے حالات سے ہے۔ جن میں نمایاں ترین یہ تین کتابیں ہیں:

۱۔ الاستیعاب فی اسماء الاصحاب۔

یہ حافظ ابو عمرو یوسف بن عبد اللہ بن محمد بن عبد البر (متوفی ۴۶۳ھ) کی تالیف ہے اور اس میں صحابہ کرام کے حالات پر تبصرہ کیا گیا ہے۔

۲۔ الاصابہ فی تمییز الصحابہ۔

یہ حافظ احمد بن علی بن حجر العسقلانی (متوفیٰ ۸۵۲ھ) کی تالیف ہے

۳۔ **اُسد الغابۃ**۔ علامہ ابو الحسن علی بن محمد بن عبد الکریم الجزری المعروف بہ "ابن اثیر" (متوفی ۶۳۰ھ) کی تالیف ہے جس میں ۷۵۰۰ افراد کے حالات زندگی درج ہیں۔

دوسری قسم اُن کتابوں کی ہے جن میں راویوں کے حالات پر تبصرہ کیا گیا ہے اور اُن کی حقیقت کو بے نقاب کیا گیا۔ اس سلسلہ میں حسب ذیل نام نمایاں ہیں:

۱۔ **الجرح والتعدیل**۔ یہ حافظ عبد الرحمن بن ابی حاتم الرازی (متوفی ۳۲۷ھ) کی تالیف ہے جس میں تقریباً (۲۰) ہزار افراد کے حالات درج کئے گئے ہیں اور یہ کتاب (۹) جلدوں میں شائع ہوئی ہے۔

۲۔ **میزان الاعتدال فی نقد الرجال**۔ یہ عبد اللہ محمد بن احمد الذہبی (متوفی ۷۴۸ھ) کی تالیف ہے جن کے بارے میں سیوطی کا بیان ہے کہ علم رجال کے تمام علماء چار افراد کے سہارے جی رہے ہیں۔ النمری، الذہبی، العراقی اور، ابن حجر۔ میزان الاعتدال کو دار العرفہ بیروت لبنان نے چار جلدوں میں شائع کیا ہے۔

۳۔ **تہذیب التہذیب**۔ یہ حافظ احمد بن علی بن حجر العسقلانی (متوفی ۸۵۲ھ) کی تالیف ہے اور اس کی اصل یہ ہے کہ حافظ ابو محمد عبد الغنی بن عبد الواحد بن سرور المقدسی الحنبلی (متوفی ۶۰۰ھ) نے ایک کتاب تالیف کی تھی جس کا نام تھا "الکمال فی اسماء الرجال"۔ حافظ جمال الدین یوسف بن الزکی النمری

(متوفی ۷۴۲ھ) نے اس کا خلاصہ تیار کیا جس کا نام رکھا "تہذیب الکمال فی اسماء الرجال"۔ اس کے بعد ابن حجر عسقلانی نے اس خلاصہ کا بھی خلاصہ تیار کیا جس کا نام تہذیب التہذیب" رکھا گیا۔ جو حیدر آباد دکن میں ۱۳۲۵ھ میں بارہ جلدوں میں شائع کی گئی تھیں۔ اور اب دار الفکر بیروت لبنان میں طبع ہوئی ہے۔

۴۔ **لسان المیزان**۔ یہ حافظ ابن حجر عسقلانی کی تالیف ہے اس میں ذہبی کی میزان الاعتدال کا خلاصہ تیار کیا گیا ہے۔

اہم نکات:

"**تدلیس**" لغت میں ایسی روایت جس میں اصلیت کو چھپا کر غلط کو باور کرانا۔ انگریزی میں اسکا ترجمہ Fraud بتلایا گیا ہے۔

المنجد عربی۔ اردو لغت میں حرف "د کے ذیل میں ص ۳۳۳ پر تدلیس کے معنی چھپانا اور دلس کے معنی دھوکا فریب دینا لکھا ہے۔

تدلیس علل احادیث میں وہ علت قادحہ ہے جو حدیث اور تدلیس کرنے والے راوی دونوں کو پائیہ اعتبار سے ساقط کر دیتی ہے۔ تدلیس کے لغوی معنی کپڑے کے خرید و فروخت میں اُس کا عیب چھپانا۔ محدثین کی اصطلاح میں بقول شیخ عبد الحق محدث دہلوی اپنی کتاب مقدمہ مشکواۃ معہ اردو ترجمہ جلد اول ص ۸۔۹ مطبع سعیدی کراچی میں لکھتے ہیں "تدلیس کی یہ صورت ہوتی ہے کہ راوی اپنے شیخ کا جس سے اُس نے حدیث سُنی ہے نام نہ لے بلکہ اس کے اوپر کے راوی سے اُن الفاظ میں روایت کرے۔ جس سے وہم پیدا ہوتا ہو کہ اُس نے اُسی اوپر والے راوی سے سنی ہے۔ تدلیس پر بعض لوگوں کو غرض فاسد آمادہ کرتی ہے۔ مثلاً شیخ کی نوعمری کے باعث اُس سے اپنے سماع کو چھپانے کی کوشش کرتا ہے یا اس سبب سے کہ شیخ لوگوں کی نظروں میں شہرت اور مرتبہ کا مالک نہیں ہے۔

شرح نزھتہ النظر مطبع سعیدی کراچی حاشیہ ص ۵۳ پر مذکور ہے کہ ومن عرف بہ فھو مجروح عند جماعۃ لا یقبل روایتہ: یعنی جو شخص

ایسا کرنے میں مشہور ہوجائے وہ مجروح ہے اور اُس کی روایت قبول نہیں کی جائیگی۔

علامہ شبلی نعمانی اپنی کتاب ''سیرۃ النعمان'' ص ۱۷۵ میں لکھتے ہیں : بڑی آفت تدلیس کی تھی جس کا ارتکاب بڑے بڑے ائمہ فن کرتے تھے۔اس تدلیس نے اسناد کے اتصال کو بلکل مشتبہ کردیا تھا۔

تدلیس کی بہت اقسام ہیں اور ساری کی ساری قابل مذمت ہیں۔شرح الفیہ سیوطی للشیخ احمد شاکر ص ۳۵۔

''تدلیس'' کے بارے میں تمام علماء کا فتوی ہے کہ **وھذا جنایة منھم علی الشرع ومقصودھم ترویج احادیثھم و کثرۃ روایاتھم ابن جوزی۔تلبیس ابلیس عربی ص ۱۴۲ مطبعہ دار الرّیان** یعنی (اور یہ شریعت کے خلاف اُن کی جانب سے گناہ ہے اور ان کا مقصد اپنی احادیث کی ترویج اور روایات کی کثرت ہے۔(تلبیس ابلیس مکتبہ رحمانیہ لاہور ص ۱۷۸ علامہ ابن جوزی)۔

شعبہ بن حجاج امام اہل الحدیث متوفی ۱۶۰ھ تدلیس کے سخت مخالف تھے یہاں تک انہوں نے کہا کہ: میرے نزدیک زنا تدلیس سے کم درجے کی بُرائی ہے۔نیز یہ کہا کہ تدلیس جھوٹ کی طرح ہے۔حافظ سے منقول ہے کہ جس نے جرح کی اور راوی کی تدلیس کو پہچان لیا تو مطلق طور پر اُس کی روایت کو رد کردینا چاہیئے۔اگرچہ وہ لفظ کے ذریعہ ہی بیان کرے اور اگرچہ یہ جانتا ہو کہ اُس نے ایک ہی مرتبہ تدلیس کی ہے جیسا کہ اس پر امام شافعیؒ نے نص کی ہے۔بحوالہ کتاب ''حدیث سے دفاع'' اردو ترجمہ کتاب الاضواء علی السنة المحمدیة محمود ابوریہ مشہور عالم مصر ص ۲۵۲۔

چند فرقے اور اُن کا مختصر تعارف:

خوارج: خوارج کی مذمت میں چند حدیثیں۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ :**الخوارج کلاب اھل النار**۔ یعنی فرمایا نبیؐ اکرم نے کہ خوارج اہل جہنم

کے کتے ہی۔ اس حدیث کو کئی معتبر کتابوں میں نقل کیا گیا ہے مثلاً سنن ابن ماجہ باب ذکر خوارج ج اول ص ٦١ ؛ مجمع الزوائد الهيثمي جلد ٦ ص ٢٣٢ ؛ کنز العمال جلد ١١ ص ١٣٨ سلسلہ ٣٠٩٣٨۔ صحاح ستہ اور دیگر معتبر کتابوں میں ہے کہ يمرقون من الدين كما يمرق السهم من الرمية: یعنی خوارج دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے نکلتا ہے۔ بخاری اور دیگر محدثین خارجیوں سے روایت لیتے ہیں اور پیغمبر اسلامؐ نے ان لوگوں کو دین اسلام سے نہ صرف خارج کر دیا بلکہ ان کا ٹھکانا بھی بتلا دیا کہ یہ جہنم کے کتے ہیں۔ یہ غور طلب امر ہے جو اسلام سے خارج ہو وہ کافر ہے۔ کیا کافر اس قابل ہے کہ اُس سے روایت لی جائے؟۔

مرجئہ اور قدریہ فرقہ : آنحضرتؐ کی حدیث مرجئہ اور قدریہ فرقہ کے بارے ہے کہ یہ اسلام سے خارج ہیں۔ صنفان من امتي ليس تنالهم من شفاعتي المرجئة والقدرية: یعنی آنحضرت ﷺ نے فرمایا میری اُمت میں دو گروہ میری شفاعت سے محروم ہیں ایک مرجئہ اور دوسرے قدریہ۔ تذکرۃ الحفاظ، علامہ ذہبی حالات امام حسکانی سلسلہ ١٠٣٢ جلد ٣ ص ٨٠٤ (اردو) طبع اسلامک پبلشنگ ہاوس لاہور۔ عربی جلد ص ١٢٠١ طبع مکتبۃ الحرم مکی۔ کنز العمال جلد اول ص ١١٨ تا ١٢٠ میں مکمل ایک باب قدریہ اور مرجئہ کے بابت لکھا گیا ہے سلسلہ ٥٥٣ تا ٥٧٢۔ جس میں کئی احادیث رسولؐ ان فرقوں کی مذمت میں ہیں خصوصاً آنحضرت ﷺ نے ٧٠ مرتبہ قدریہ اور مرجئہ پر لعنت کی ہے۔ اور یہ کہ ان کی صحبت میں نہ بیٹھنے کی تاکید کی گئی ہے۔ ایک اور حدیث ہے کہ صنفان من امتي ليس لهم من الاسلام نصيب المرجئة والقدرية۔ یعنی دو قسم کے لوگ ہیں میری اُمت میں جن کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں ہے اس حدیث کو الهيثمي نے مجمع الزوائد جلد ٧، ص ٢٠٦۔ جامع ترمذی باب الفتن باب ماجآء فی القدرية جلد اول ص ٧٧٠ (اردو طبع نعمانی کتب خانہ لاہور) میں اس تشریح کے ساتھ کہ مرجئہ کا یہ عقیدہ ہے کے ایمان کے بعد کوئی گناہ ضرر نہیں کرتا اور بندہ اپنے فعل پر اس طرح مجبور ہے جیسے

جمادات۔ یہی قدری کا بھی عقیدہ ہے مزید یہ کہ انسان گناہ کرتا ہے یا عمل خیر وہ اُس کی تقدیر میں لکھ دیا گیا تھا۔
شاہ عبدالحق محدث دہلوی اپنی کتاب اشعۃ اللمعات شرح مشکواۃ جلد اول ص ۹۷ طبع نولکشور جلد ا ص ۹۷ میں لکھتے ہیں : ''بداں کہ ایں حدیث وامثال آں صریح اند در تکفیر قدریہ ومرجیہ'' یعنی جان تو کہ یہ حدیث اوران کی مثل صریح ہیں اس باب میں کہ جو شخص قدریہ اور مرجیہ مذہب رکھتا ہو وہ کافر ہے۔
قدریہ یا مرجئہ ہونا کسی راوی کے لئے امتیاز فضیلت نہیں ہے۔

چند مصنفین کے بارے میں:

ابن ابی الحدید جن کا اصلی نام عبدالحمید بن ھبۃ اللّٰہ بن محمد بن محمد بن ابی الحدید عزالدین المدائنی ولادت ۵۸٦ھ اور وفات ٦۵۵ھ ان کا تعلق معتزلی فرقہ سے تھا۔ فرقہ معتزلہ کا بانی واصل بن عطار تھا (متوفی ۱۳۱ھ) جن کا یہ عقیدہ تھا (معاذ اللہ) ''اگر علیؑ اور طلحہ اور زبیر میرے سامنے ترکاری کی ایک ٹوکری پر بھی گواہی دیں تو میں قبول نہ کروں، کیونکہ اُن کے فاسق ہونے کا احتمال ہے''۔ خلافت وملوکیت علامہ مودودی صفحہ ۲۱۹۔ محمد بن شاکر بن احمد متوفی ۷٦۴ھ اپنی کتاب فوات الوفیات جزاول ص ۲۴۸ میں لکھتے ہیں ابن ابی الحدید بہت بڑے فاضل تھے۔ علامہ کمال الدین عبدالرزاق بن احمد بن محمد بن ابی المعالی الشیبانی اپنی کتاب مجمع الادب فی ملجم الالقاب میں لکھتے ہیں کہ ابن ابی الحدید حکیم اصولی تھا اور بہت بڑا عالم اور فاضل تھا۔
ابن ابی الحدید اپنے اعتقاد کے بارے میں لکھتے ہیں:

اتفق شیوخنا کافۃ رحمھم اللہ المتقدمون منھم والمتاخرون البصریون والبغدادیون علی ان بیعۃ ابی بکر الصدیق بیعۃ صحیحۃ شریعۃ وانھا لم تکن عن نص وانما کانت بالاختیار الذی ثبت بالاجماع۔ شرح نھج البلاغۃ ابن ابی الحدید جلد اول ص ۷۔
ہمارے تمام شیوخ اللہ اُن پر رحم فرمائے، چاہے وہ متقدمین میں سے ہوں یا متاخرین

میں سے چاہے وہ بصری ہوں چاہے بغدادی سب اس بات پر متفق ہیں کہ ابوبکر صدیق کی بیعت صحیح اور شرعی تھی اور وہ بے شک کسی نص کے بنیاد پر نہیں تھی بلکہ اجماع کی بنا پر اختیار کی گئی تھی۔

اسی کتاب اور صفحہ پر مزید تحریر فرماتے ہیں کہ:

ان ابابکر افضل من علی علیہ السلام و ھؤلاء یجعلون ترتیب الاربعة فی الفضل کترتیبھم فی الخلافة۔

ابوبکر علیؑ سے افضل تھے اور یہ تمام ہمارے شیوخ ان چاروں کی خلافت کی ترتیب کے لحاظ سے فضیلت کے قائل ہیں۔

مزید آگے صفحہ ۹ پر تحریر فرماتے ہیں۔

ان الامامة اختیار من الامة و ذٰلك ان اللہ عزوجل لم ینص علی رجل بعینہ ولا رسولہ ولا اجتمع المسلمون عندہ علیٰ رجل بعینہ و ان اختیار ذٰلك مفوض الی الامة سواء کان قریشا او غیر من اھل ملة الاسلام وسائر فرق الشیعة والروافضة والرّاوندیة الیٰ ان الامامة فی قریش۔

امامت امت کے اختیار میں ہے اور وہ اس لئے کہ اللہ عزوجل کی جانب سے کسی شخص معین کے لئے کوئی نص نہیں ہے اور نہ ہی رسول کی طرف سے کوئی معین ہوا اور نہ ہی مسلمانوں نے پیغمبرؐ کی حیات میں کسی خاص شخص کے لئے اجماع کیا البتہ یہ اختیار اُمت کو دے دیا گیا۔ چاہے وہ قریشی ہو یا کوئی غیر۔ پس ملت اسلام سے ہونا چاہئے۔ فرق یہ ہے کہ شیعہ روافض اور راوندیہ کا یہ نصب العین ہے کہ امامت قریش میں رہے گی۔

ابن ابی الحدید حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کی وکالت کرتے ہوئے یہ لکھتے ہیں کہ: فاطمہ زہرا علیھا السلام نے حضرت ابوبکر سے دوری اختیار کر لی تھی اور مرتے دم تک بات نہیں کی علی علیہ السلام نے آپؑ کو رات کی تاریکی میں دفن کر دیا تھا اور ابوبکر کو اس کی خبر نہ دی۔ اس کے بعد یہ لکھتے ہیں: **فان ھذا لو ثبت انہ**

خطالم یکن کبیرۃ بل کان من باب الصغائر التی لا تقضی التبری ولا توجب زوال التولی۔ کہ اگر یہ ثابت ہوجائے کہ حضرت فاطمہ کے ساتھ جو رویہ اختیار کیا تھا تو یہ ابوبکر کی جانب سے خطا ہوئی لیکن یہ خطا گناہ کبیرہ نہیں ہے بلکہ یہ صغیرہ ہے جو ابوبکر سے بیزاری (برائت) اور اُن کی محبت کے زوال کا سبب نہیں بن سکتا ہے۔ شرح نہج البلاغۃ طبع دار احیاء الکتب العربیۃ ج۶ ص۵۰۔

مندرجہ بالا تحریر کے بعد کوئی یقین نہیں کرے گا کہ ابن ابی الحدید شیعہ بھی ہوسکتا ہے۔

طبقات ابن سعد : ابوعبداللہ محمد بن سعد البصری المتوفی ۲۳۰ھ کی شہرۂ آفاق کتاب طبقات الکبیر، یا الطبقات الکبریٰ کے نام سے موسوم ہے۔ اس کتاب کا مصنف دور ہارون الرشید اور مامون الرشید کا عالم ہے۔ یہ کتاب ۲۰۷ھ اور ۲۲۷ھ کے درمیان بیس سال کے عرصہ میں لکھی گئی۔ مصنف کے دور حیات ہی میں اہل ذوق نے اس کی نقلیں حاصل کرلی تھیں۔ علامہ شبلی نعمانی اس کے متعلق لکھتے ہیں : نہایت ثقہ اور معتمد مورخ ہے۔ الفاروق ص ۷۔ سیرۃ النبی جلد اول ص ۱۸۔ ابن خلکان دفیات الاعیان حصہ چہارم ص ۶۹۶ میں لکھتے ہیں یہ ثقہ اور صدوق تھا۔

مسعودی : ابو الحسن علی بن حسین بن علی المسعودی عقیدۃً معتزلی تھے اور مشہور صحابی رسولؐ اکرم عبداللہ ابن مسعود کے خاندان سے تھے۔ ان کے بارے میں ابن خلدون جیسا مورخ لکھتا ہے کہ یہ (امام الکتاب والباحثین) ہے۔ دور جدید کے دوشہرہ آفاق علماء علامہ شبلی نعمانی اپنی کتاب الفاروق حصہ اول دیباچہ صفحہ ۸ میں تحریر کرتے ہیں کہ " ابو الحسن علی بن حسین مسعودی المتوفیٰ ۳۸۶ھ یا ۳۴۶ھ مطابق فوات الوفیات ابن شاکر فن تاریخ کا امام ہے۔ اسلام میں آج تک اس کے برابر کوئی وسیع

النظر مورخ پیدا نہیں ہوا نی نی ۔ علامہ محمد بن شاکر ابن احمد اپنی کتاب فوات الوفیات الجز الثانی صفحہ ۴۵ پر تحریر کرتے ہیں کہ " علی بن حسین بن علی ابوالحسن مسعودی اولاد عبداللہ ابن مسعودؓ میں سے تھا۔ نہایت زبردست علامہ، مورخ اور بہت سے نادر علوم والا انسان تھا"۔ اور مولانا مودودی اپنی کتاب خلافت وملوکیت میں صفحہ ۳۱۰ میں مسعودی کے بارے میں لکھتے ہیں کہ (وہ بلاشبہ معتزلی تھا اور ثقہ تھا) ۔

طبری :علامہ ابو جعفر محمد ابن جریر طبری ۸۳۹ء مطابق ۲۲۴ ھ میں صوبہ طبرستان کے مقام آمل میں پیدا ہوئے اور بغداد میں ۹۲۲ء مطابق ۳۱۰ ھ میں وفات پائی انکی کتاب تاریخ " تاریخ الامم والملوک جو تاریخ طبری کے نام سے مشہور ومعروف ہے۔ تاریخ طبری کو اسلامی تاریخ کے سلسلہ میں اُمہات الکتب کا درجہ حاصل ہے۔ تاریخ ابن خلکان المعروف دفیات الاعیان وابناء الزمان تالیف احمد بن محمد بن ابراھیم بن خلکان البرمکی الاربلی الشافعی نے لکھا ہے کہ ابو جعفر محمد بن جریر بن یزید بن خالد، الطبری فنون کثیرہ میں امام تھے جن میں تفسیر، حدیث، فقہ اور تاریخ وغیرہ شامل ہیں اور متعدد فنون میں آپ کی خوبصورت تالیفات ہیں جو آپ کی وسعت علم اور غزارت فضل پر دلالت کرتی ہیں۔ آپ مجتہد ائمہ میں سے تھے۔ آپ اپنی روایت میں ثقہ تھے اور آپ کی تاریخ اصح اور بہت معتبر ہے۔ تاریخ ابن خلکان حصہ چہارم صفحہ ۵۶۷ مطبع نفیس اکیڈمی کراچی۔ مولانا شبلی نعمانی اپنی کتاب سیرۃ النبی جلد اول ص ۱۹ میں لکھتے ہیں" تاریخی سلسلہ میں سب سے جامع اور مفصل کتاب امام طبری کی تاریخ کبیر ہے، طبری اس درجہ کے شخص ہیں کہ تمام محدثین اُن کے فضل وکمال ثقہ اور وسعتِ علم کے معترف ہیں۔ محدث ابن خزیمہ کا قول ہے کہ دنیا میں کسی کو ان سے بڑھ کر میں عالم نہیں جانتا۔ تمام مستند اور مفصل تاریخیں مثلاً تاریخ کامل بن الاثیر، ابن خلدون، ابوالفداء وغیرہ انہیں کی کتاب سے ماخوذ اور اسی کتاب کے مختصرات ہیں"۔ علامہ ذہبی لکھتے ہیں " محمد بن

جریر ایک لاثانی امام، صاحب علم ہیں۔ یہ ائمہ اسلام میں سے بڑے جید عالم ہیں جن کے قول کی اطاعت واجب ہے اور جن کی رائے پر عمل کیا جا سکتا ہے۔ انکی تاریخ بے مثال ہے۔

الامامة والسياسة (المعروف بتاريخ الخلفاء) أبي محمد عبد الله بن مسلم ابن قتيبة دينوري متوفی ۲۷۶ھ ابن قتیبہ کے بارے میں علامہ شبلی نعمانی اپنی کتاب الفاروق ص ۳۱ میں تحریر فرماتے ہیں کہ "یہ نہایت نامور اور مستند مصنف تھا محدثین بھی اس کے اعتماد اور اعتبار کے قائل ہیں" اور علامہ مودودی اپنی کتاب "خلافت وملوکیت" ص ۳۰۹ پر تحریر فرماتے ہیں "ابن کثیر اس کے متعلق لکھتے ہیں کہ وہ ثقہ اور صاحب فضل وشرف تھا، ابن حجر کہتے ہیں وہ نہایت سچا آدمی تھا" ابن حزم کہتے ہیں "اپنے دین اور علم میں بھروسے کے قابل تھا۔ اس کتاب کا اردو ترجمہ ہو چکا ہے۔

بسمہ سبحانہ وبذکر ولیہ

فہرست مضامین

تعرف	۱
مقدمہ ڈاکٹر سید منظور رضوی	۱۱
تقریظ حجۃ الاسلام مولانا سید تلمیذ الحسنین رضوی	۱۳
اصطلحات حدیث	۲۴
منتخب راویان	۳۶
سلسلۃ الکذابین والوضاعین	۱۳۷

بسمہ اللہ

لیجئے مراد بھائی کا ایک اور شاہکار حاضر خدمت۔ مجھے یقین ہے عربی زبان اور فارسی میں ایسی تصنیف موجود ہوگی اور یہ بھی ممکن ہے کہ اردو میں بھی ہو۔ مگر اتنی مختصر اور جامع کتاب شائد نہ ہو۔

لکھتے رہے جنوں کی حکایات خونچکاں
ہر چند اس میں ہاتھ ہمارے قلم ہوئے

غالبؔ

یہ شیعہ قوم کا طرۂ امتیاز ہے کہ باوجود کہ ہمارے خلاف دنیا میں ایک ہنگامہ ہے۔ اور قلم تو قلم گردن کٹنے کا خطرہ ہے مگر بیان حق زبان و قلم سے جاری ہے۔ کل بھی تھا آج بھی اور انشاء اللہ کل بھی رہے گا۔

صحاح ستہ برادران اہل سنت کے دانشوروں کی مستند کتابیں ہیں اکثر حدیثیں معقول ہیں اور رسول سکرم ﷺ سے منقول بھی ہیں اکثر کے ناقل بھی مستند اور مقتدر ہیں مگر ناقلیں حدیث میں کچھ ایسے بھی شامل ہیں جن میں کچھ مشکوک ہیں کچھ مکروہ کچھ منحوس اور کچھ قاتل۔

عدالت کا ایک ہمہ گیر طریقہ ہے کہ اس میں شہادت ضروری اور شاہد کا راست باز اور نیک کردار ہونا ضروری ہے ورنہ پورے مقدمے پر اور بالآخر عدالت پر فرق پڑے گا۔ صحاح ستہ میں کچھ ناقص حضرات سے حدیثیں لی گئی ہیں اُن کی تفصیلات اگر معلوم کرنی ہو تو یہ کتاب نہایت مفید ہے، اس پر کسی کی تنقید مقصود نہیں ہے بلکہ اس کے پس منظر کی کھڑکیاں کھولی گئی ہیں تاکہ صحیح منظر سامنے آسکے، اور منصفانہ فیصلہ کیا جاسکے۔

میں جب ایسی کتاب پر نوٹ لکھتا ہوتو اپنے عقیدے کی تشریح ضروری سمجھتا ہوں۔ اور اپنا عقیدہ اصحاب رسولؐ رض کے بارے میں بالکل صاف ہے۔ رسولؐ کے محترم اصحاب رض سابقین اسلام ہیں۔ رسولؐ کے دوبدوش چلنے والے اور اُن کی آواز پر لبیک کہنے والے بہترین مسلمان ہیں۔ ان کا احسان اسلام اور تمام مسلمانوں پر ہے یہ اللہ اور اُس کے رسولؐ کے مومن اور مونس و مددگار ہیں۔ اِن سے کسی کا مقابلہ محال ہے۔ میں اُن کو اپنی نمازوں اور دعاؤں میں (اپنے اعمال کے ناقص ہونے باوجود) یاد رکھتا ہوں۔ مگر ہر شخص جو رسولؐ کی خدمت حاضر ہو گیا بیعت کر لی وہ صحابی بن گیا ہم اس کے قائل نہیں ہیں۔

ہیں ستارے کچھ نظر آتے ہیں کچھ
دیتے ہیں دھوکا یہ جادوگر کھلا

غالبؔ

اصحاب رض رسول صرف اور صرف وہ ہے جو دل سے اسلام لایا، اللہ اور اُسکے رسول پر ایمان لایا۔ اور محبت رسولؐ پر قائم رہا اسوہ حسنہ رسول پر عمل کرتا رہا۔ اس میں حضرت اویس قرنی رض ایسے

صحابہ بھی شامل ہیں جنھوں نے رسولؐ کو دیکھا نہیں اور آپؐ کی صحبت کا شرف حاصل نہ ہو سکا مگر اعلیٰ ترین صحابی رسول ہیں۔ اس لئے باوجود یکہ صحاح ستہ بڑی محنت اور مشقت سے لکھی گئی کتابیں ہیں۔ مقتدر نا لکھنے والے تھے مگر چونکہ بعض احادیث جن کی تعداد اگر ہزاروں میں نہیں تو سینکڑوں تو ہوگی جو نہ قابل اعتماد لوگوں سے لی گئی ہیں بلکہ بعض ناکارہ بلکہ صریحاً جھوٹے اور بکے ہوئے آدمیوں سے منسوب ہیں لہذا صحاح ستہ کہ اہمیت ہمارے نظروں میں بہت کم ہو جاتی ہے۔

جواہر لال یونیورسٹی دہلی کے پروفیسر عین الحسن عابدی ابن ڈاکٹر بدر الحسن عابدی مرحوم نے ایک بار قیام امریکہ میں بڑے پتے کی بات کہی کہ نیوجرسی میں اب بھی تحقیقاتی کام ہو رہا ہے۔ مذہبی معمولات میں برادر گرامی میر مراد علی خان اور ادبی میدان میں ڈاکٹر تقی عابدی زبردست کام کر رہے ہیں حجتہ الاسلام مولانا تلمیذ الحسنین رضوی کی ۱۵ سے زیادہ کتابیں آچکی ہیں۔

پڑھنے والے پڑھتے نہیں اور غیر شیعہ تو ہماری کتابیں غالباً بلکل نہیں پڑھتے۔ کیونکہ دوسروں کی باتیں سننے کے لئے جو وسیع القلبی ہونی چاہئے غالباً ان میں نہیں ہے۔ بقول غالبؔ

کھلے گا کس طرح مضمون میرے مکتوب کا یارب
قسم کھالی ہے اس کافر نے کاغذ کے جلانے کی

غالبؔ

یہ کتاب بڑے عرق ریزی اور جانفشانی سے لکھی گئی ہے ہر بات پورے وثوق سے مکمل طور پر مع حوالوں کے پیش کی گئی ہے۔ اس کو تعصب کی عینک اُتار کر اور دل کی گرہیں کھول کر پڑھنے کی ضرورت ہے، یہ کتاب کسی کے دل دکھانے کے لئے نہیں لکھی گئی ہے۔ کیونکہ دل دکھانا ہمارا شیوہ نہیں وہ غیر کا پیشہ ہے۔

کس روز تہمتیں نہ تراشہ کئے عدو
کس دن ہمارے سر پہ نہ آرے چلائے

غالبؔ

ہم اللہ کو حاضر و ناظر جان کر کہتے ہیں کہ ہم صلح پسند ہیں مگر حقیقت نگاری ہماری طرز زندگی ہے اور صاف گوئی طرۂ امتیاز۔ ایسی کتابوں کو اس لئے ضرورت ہے کہ اکیسویں صدی میں حقیقتوں کا پردہ فاش ہو سکے۔

چند جملے مولف گرامی کے بارے میں۔ اپنی طرز کے مخصوص لکھنے والے جناب میر مراد علی خان (رضوی) میرے پرانے خیر خواہ نیوجرسی کے بزرگ ہستیوں میں سے ہیں۔

مراد بھائی دن کو روزہ رکھنے والے رات کو عبادت کرنے والے ایک ایسے بزرگ کا نام ہے جو مولائے کائینات کی اپنے چاہنے والوں کی تصویر سے مطابقت رکھتے ہیں۔ چھوٹا منھ بڑی بات کر رہا ہوں اس بزرگ کو میں سچا مومن پایا۔ ہر محفل و مجلس و نماز میں یہ عاشق حسینؑ اور فدائے

علیؑ موجود ملے گا۔

غالباً یہ ۲۰ یا ۲۵ سال پرانی بات ہے میں اُس زمانے میں پیام امن کا پرچہ نکالا کرتا تھا۔ مراد بھائی اس کے بڑے مداح تھے۔ ایک پرچہ میں میں نے ایک مضمون لکھنو کے ایک مستند رسالے سے نقل کر دیا (نام قصداً نہیں لکھ رہا ہوں) یہ مضمون عزاداری کے خلاف تو بالکل نہیں تھا مگر قدرے اہمیت کم کرتا تھا۔ بس پھر کیا تھا مجلس کے فوراً بعد مراد بھائی مجھ پر برس پڑے۔ میں گھر آ کر اس بات پر غور کیا اور اس نتیجہ پر پہنچا کہ مراد بھائی نے بہت دور اندیشی کی بات کی ہے۔ عزاداری یہ ہماری پہچان ہی نہیں بلکہ ہماری ملت کی جان ہے اور اسی کا نتیجہ ہے کہ آج الحمدللہ عزاداری دھوم دھام سے منائی جاتی ہے جو ہمارے نوجوانوں کے اہم ترین کردار سازی کا ذریعہ ہے۔

اگر ایک جملہ میں عرض یہ کرنا ہو تو کہوں گا کہ بظاہر مراد بھائی ایک مرنجان مرنج عام آدمی لگتے ہیں مگر جس رخ سے دیکھئے دیانت دار، عزادار حسینؑ اور غلام حیدرؑ کرار ہیں۔ یعنی مومن با عمل۔

اللہ کرے زور قلم اور زیادہ ہو۔

ڈاکٹر سید منظور رضوی

نیوجرسی امریکہ

۱۲رمئی ۲۰۱۵ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ

الحمد للہ و کفیٰ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ:۔اما بعد

عالی جناب محترم المقام میر مراد علی خان صاحب نے تصنیف و تالیف کی جانب اپنی توجّہ مبذول کی اور ان کے کئی کتابیں منظر عام پر آ کر قبولیت عام اور بقائے دوام کر چکی ہیں۔جن میں اظہار حق و حقیقت جو ۳۳۷ صفحات پر مشتمل ہے اور جو ۲۰۰۷ء میں شائع ہوئی اور اس میں دس موضوعات زیر بحث آئے ہیں، اُن میں سے ایک راویان صحاح بھی ہے جس میں حروف تہجّی کی ترتیب کے لحاظ سے اُن راویوں کے حالات بیان کئے گئے ہیں پہلا راوی ابان بن عیاش اور آخری یحییٰ بن سعید القطّان ہے۔

اِن کی دوسری کتاب آئینہ حق نما اپریل ۲۰۱۰ء میں ادارہ پیام امن کی جانب سے ڈاکٹر سید منظور رضوی نے شائع کی تھی۔اس کتاب میں ۱۴ مضامین پر سیر حاصل گفتگو کی گئی ہے اور نہایت اچھوتے اور وقیع مضامین پر قلم فرسانی کی ہے۔

میر مراد علی خان صاحب کا اشہب فکر جولانیاں دکھاتا ہے اور ان کا توسن خیال نت نئے مضامین کو منصّہ شہود پر لاتا ہے۔

انھوں نے بہت سے موضعات پر لکھا اور خوب لکھا ہے اور ان میں جو کنجکاوی ہے وہ مجھے کسی اور میں نظر نہیں آتی وہ بال کی کھال نکالتے ہیں نہایت باریک بینی کے ساتھ اصل تہہ تک اور معاملے کی گہرائی تک پہنچ جاتے ہیں، وہ کتابوں کے سمندر میں غوطہ لگا کر اس درشہوار اور گوہر آب دار نکال کر لے آتے ہیں۔اور جب تک حوالہ تلاش نہ کرلیں چین سے نہیں

بیٹھتے۔ ذوق بھی اچھا اور شوق بھی۔ زبان عربی کی باقاعدہ تعلیم حاصل نہ کرنے کے باوجود وہ عربی کتابوں سے حوالے تلاش کرتے ہیں اور ان کے خوب صورت تراجم بھی کر لیتے ہیں۔ اِن کے پاس کتابوں کا وافر ذخیرہ موجود ہے اور اس کے علاوہ آج کمپوٹر نے ہر کتاب کو انگلیوں کی نوک پر لا رکھ دیا ہے کتابوں کا سمندر بحر زخار ہر وقت نگاہوں کے سامنے آسکتا ہے۔

میر مراد علی خان صاحب کی یہ کتاب جس کا عنوان ہے راویان صحاح یہ نہایت اہم اور وقیع کتاب ہے۔ اس موضوع پر رجال بخاری کے نام سے ایک کتاب اصلاح سے شائع ہوئی لیکن وہ صرف بخاری کے رجال سے تعلق رکھتی تھی، اور میر مراد علی خان صاحب کی جو حدیث کی چھ کتابیں جنھین صحاح ستہ کے نام یاد کیا جاتا ہے اُن کے راویوں پر بحث کی ہے۔

حدیث کی چھ کتابوں کے نام یہ ہیں (۱) الصحیح البخاری محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ احادیث کی تعداد ۷۵۶۳۔ (۲) صحیح مسلم، مسلم بن الحجاج القشیری النیشاپوری متوفی ۲۶۱ھ

(۳) سنن ترمذی محمد بن عیسیٰ الترمذی متوفی ۲۷۹ھ میں احادیث کی تعداد ۳۹۶۵ ہے۔ (۴) سنن ابن ماجہ محمد بن یزید القزوینی متوفی ۲۷۳ھ احادیث کی تعداد ۴۳۴۱ (۵)

کتاب السنن سنن ابی داؤد سلیمان بن الاشعث الازدی السجستانی متوفی ۲۷۵ھ احادیث کی تعداد ۵۲۶۵ ہے، (۶) سنن النسائی المسمی بال مجتبیٰ احمد بن شعیب النسائی متوفی ۳۰۳ھ احادیث کی تعداد ۵۷۶۹ ہے۔

میر مراد علی خان صاحب نے اس کتاب میں علمائے اہل سنت کی علم رجال کی مشہور کتابیں، الاستیعاب فی اسماء الاصحاب، الاصابۃ فی تمیز الصحابہ، اُسد الغابۃ کا ذکر کیا ہے اور راویوں کے حالات پر ت سرے میں چار کتابیں الجرح والتعدیل۔ میزان الاعتدال، تہذیب التہذیب اور لسان المیز ان کا بیان ہے۔

انھوں نے حروف تہجی کے اعتبار سے راویوں کے حالات بیان کئے ہیں اس سلسلہ میں پہلا راوی ابان بن عیاش ہے اور آخری یحییٰ بن سعید القطان ہے۔

انھوں نے کتاب کے دوسرے حصہ میں سلسلۃ الکذابین والوضاعین کے عنوان سے ۷۰۰ مشاہیر کے نام دیۓ اور اُن کے ذیل میں بہت سے حدیث کے وضع کرنے والوں کا تذکرہ ہے۔

انھوں نے زیادہ ترجن کتابوں کا حوالہ دیا ہے اُن میں:۔

۱۔ میزان الاعتدال ذھبی
۲۔ تذکرۃ الموضوعات
۳۔ الآلی المصنوعہ
۴۔ تہذیب التھذیب
۵۔ تاریخ بغداد
۶۔ خلاصتہ التہذیب
۷۔ لسان المیزان
۸۔ شذرات الذھب
۹۔ الجواھر المضئی
۱۰ نصب الرایۃ

علم رجال ایسا علم ہے جس کے ذریعے راویان حدیث کا جانچ پڑتال کی جاتی ہی، اُن کے بارے میں معلومات حاصل کی جاتی ہیں اور اُن پر جرح و تعدیل ہوتی ہے۔ معصومینؑ سے صادر ہونے والی روایت میں باہمی تعارض وتضاد پایا جاتا ہے جب اس بارے میں خود معصومؑ سے دریافت کیا گیا تو فرمایا کہ جو راوی زیادہ معتبر ہو اُسکی روایت پر عمل کرو۔

شیعوں نے اس جانب کافی توجہ مبذول کی اور علم رجال پر بہت سی کتابیں لکھیں۔ علم رجال پر مندرجہ ذیل کتابیں لکھیں گئیں۔

۱۔ کتاب الرجال لعبد اللہ بن فضالی للثانی المتوفی ۲۱۹ھ
۲۔ کتاب الرجال لعلی بن الحسن فضالی المتوفی ۲۲۴ھ
۳۔ کتاب الرجال لعلی بن الحسن متولد ۲۰۶ھ
۴۔ کتاب الرجال لاحمد بن محمد بن خالد البرقی متوفی ۲۸۰ھ
۵۔ کتاب الرجال لابن عقدہ متوفی ۳۳۳ھ
۶۔ تاریخ الرجال لاحمد بن علی العلوی العقیقی متوفی ۲۸۰ھ

اور علم جرح وتعدیل پر شیعی طریق سے درج ذیل کی کتابیں وجود میں آئیں۔

۱۔ کتاب معرفۃ رواۃ الاخبار للحسن بن محبوب السراد متوفی ۲۲۴ھ
۲۔ کتاب مناقب رواۃ الحدیث و کتاب مثالب

رواۃ الحدیث لسعد بن عبد اللہ الاشقری متوفی ۲۹۹ھ

۳۔ کتاب الممدوحین والمذمومین ۔ یہ نہایت ضخیم کتاب ہے جس کا ذکر نجاشی نے کیا۔ یہ کتاب احمد بن عمار کوفی کی تالیف ہے متوفی ۳۴۶ھ

۴۔ کتاب الممدوحین والمذمومین۔ لمحمد بن احمد القمی متوفی ۳۶۸ھ

۵۔ کتاب الرجال لاحمد بن علی النجاشی متوفی ۴۵۰

۶۔ اختیار معرفۃ الرجال المعروف برجال الکشی محمد بن الحسن الطوسی صاحب الاستبصار و تہذیب الاحکام متوفی ۴۶۰ھ

آخری دور میں السید ابو القاسمؒ الخوئی نے اس فن پر سب سے بڑی کتاب تالیف کی جو کئی جلدوں میں معجم رجال الحدیث کے نام سے ہے۔

موضوعات پر اہل سنت نے کئی کتابیں جداگانہ تصنیف کی ہیں جن میں سے دو میری (حجۃ الاسلام مولانا تلمیذ الحسن صاحب) لائبریری میں موجود ہیں۔

۱۔ العلل المتناھیۃ فی الاحدیث الواھیۃ۔ جو تالیف ہے عبد الرحمن بن علی بن الجوزی التمیمی القرشی (۵۱۰۔۵۹۷) کی جو دو جلدوں پر مشتمل ہے پہلی جلد ۴۷۷ اور دوسری جلد ۴۶۴ صفحات ہیں احادیث کے مختلف عنوانات میں اور ان کے موضوع اور واھی (کمزور، ضعیف) ہونے کا ذکر ہے۔

جلد دوم ص ۱۸۴ حدیث میں قال رسول اللہ حب ابی بکر و شکرہ واجب علی اُمتی یعنی ابوبکر کی محبت اور اُن کا شکر ادا کرنا میری اُمت پر واجب ہے،۔قال الخطیب تعزد به عمر بن ابراهیم الکروی و عمر ذاهب الحدیث و قال الدار قطنی کان کذابا یضع الحدیث یعنی جھوٹا تھا اور حدیثیں گھڑتا تھا۔

۲۔ کتاب المضوعات لامام عبد الرحمن بن علی بن الجوزی القرشی یہ کتاب تین جلدوں پر مشتمل ہے۔

۳۔ جدید دور کے عالم ناصر الدین البانی الاحادیث الضیعفة والموضوعة کے عنوان سے دو جلدیں مکمل کی تھیں تیسری جلد پر کام کر رہے تھے کی اس دار فانی سے کوچ کر گئے ۔جو تین جلدوں میں اردو ترجمہ احادیث ضعیفہ کا مجموعہ کے عنوان سے شائع ہوا ہے۔

میر مراد علی خان صاحب نے اہم نکات میں تدلیس کا ذکر کیا ہے اور اس کے مفہوم کو لغت کے ذریعے سمجھایا ہے۔

تدلیس کے معنی ہیں بایع کا مبیع (جو چیز بیچی جارہی ہے) کے عیب کو چھپانا۔ جب کہ علوم الحدیث میں تدلیس کا مفہوم یہ ہے کہ راوی اپنے ہم عصر سے اس طرح بیان کرے جیسے اس نے اُس سے سُنی ہو حالانکہ اس نے اس سے نہ سُنی ہو یا اپنے شیخ کا ایسے نام سے ذکر کرے جس سے و متعارف نہ ہو۔تدلیس کی تین قسمیں ہیں۔

۱۔ تدلیس الاسناد اس کا مفہوم یہ ہے کہ راوی کا اپنے معاصر سے جس سے اس کی ملاقات نہ ہوئی ہو یا ملاقات ہ

ہوئی ہو لیکن اس سے حدیث نہ سُنی ہو اس طرح روایت کرنا جیسے اس نے اس سے سُنا ہے۔ مثلاً یہ کہے کہ فلاں نے یہ کہا۔

۲۔ تدلیس السویہ۔ یعنی راوی اپنے شیخ کا نام نہ لے اس لئے کہ وہ ضعیف ہے اور اس سے اوپر شیخ کا نام اس طرح ذکر کرے جس سے سننے والا یہ سمجھے کہ یہ حدیث اُس نے شیخ سے سُنی ہے اور اس طرح بہ ظاہر سند حدیث درست متصل نظر آئے اور اس کے تمام راوی ثقہ ہوں اور اُن میں کوئی ضعیف نہ ہو یہ تدلیس کے جمل اقسام میں قبیح ترین ہے کیونکہ یہ کھلا دھوکا ہے۔

۳۔ تدلیس الشیوخ۔ کا مفہوم یہ ہے کہ راوی سند حدیث میں اپنے شیخ کا ذکر اس کے کسی غیر متعارف نام یا کنیت سے کرے جیسے ابو بکر بن مجاہد مقری کا یہ کہنا حدیثنا عبد اللہ بن ابی عبد اللہ حلانکہ اس مراد عبداللہ بن ابی داؤد صاحب سنن ہیں کیونکہ کہ وہ اپنی کنیت ابو داؤد سے مشہور ہیں نہ کہ عبداللہ سے۔

<u>تدلیس کے علم کے ذرائع</u>

تدلیس کا علم حسب ذیل دو امور میں سے ایک سے ہوتا ہے۔

(الف) مدلس (تدلیس کرنے والا) خود بتا دے جیسے ابن عیینہ نے پوچھنے پر بتا دیا۔

(ب) تحقیق وجستجو کی بنیاد پر کسی امام فن کی تصریح۔

تدلیس سے متعلق مستقل تصانیف بہت سی ہیں۔
بعض تدلیس یعنی اس عمل سے متعلق ہیں اور بعض

مدلسین (تدلیس کرنے والے) سے تعلق رکھتی
ہیں۔
خطیب نے دو کتابیں ایک تدلیس سے اور دوسری مدلسین کے تعلق سے
تحریر کی ہے۔
مدلسین کے بارے مین حسب ذیل کتب ہیں۔
۱۔ البتیین لاسماء المدلسین مصنف خطیب بغدادی متوفی ۴۶۳ھ
۲۔ النیین لاسماء المدلسین مصنف برھان الدین ابراھیم بن محمد الحلبی متوفی ۸۴۱ھ
۳۔ تعریف اھل التقدسین بمراتب الموصوفین بالتدلسین مصنف ابن حجر متوفی ۸۵۲ھ
قدح اور جرح کے بارے میں جو الفاظ استعمال ہوتے ہیں۔

۱۔ضعیف۔

یہ عدالت کے منافی ہے مطلقاً کہا جائے۔حدیث کے ساتھ تخصیص لازمی نہیں۔

انه ضعیف فی نفسه، وہ فی نفسہ ضعیف ہے، اور ان الضعف فی الروایة۔ یہ روایت میں ضعیف ہے۔
غضائری نے جعفر (بن محمد بن مالک) کے لئے کہا جب کہ انھیں ضعفاء اور مجاہیل میں قرار دیا۔ وکل عیوب الضعفاء مجمعوۃ فیه، اس میں ضعفاء کے تمام عیوب جمع ہو گئے ہیں۔

۲۔مضطرب

کبھی صحیح اور کبھی منحرف ہوجاتا ہے۔

جیسا کہ غضائری نے اسمٰعیل بن مہران کے بارے میں کہا ہے۔حدیثه لیس بالنقی یضطرب ثارہ و یصطلح اخری (مجمع الرجال ا/۲۲۵ الغضائری)

۳۔متہم

کذب (جھوٹ یا غلو) کی تہمت ہو یا اس جیسی کی باتیں۔

۴۔ساقط

یعنی ساقط الحدیث۔حدیث کے اعتبار سے معتبر نہیں۔

۵۔لیس بشئی

۔یالیس بذلك یالیس بذلك الثقة

۶۔وضاع

(گھڑنے والا) فاسد المذہب۔فاسد العقیدہ

۷۔مخلط

امر کو گڈمڈ کرنے والا

اسماعیل جعفری سے مروی ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سوال کیا۔ایک ایسے شخص کے بارے میں جو امیر المومنینؑ سے محبت کرتا ہے اور اُن کے اعداء سے بیزاری نہیں کرتا اور یہ کہتا ہے کہ وہ مجھے پسند ہیں۔تو امام علیہ السلام جواب دیا ھو مخلط و ھو عدو لا تصل خلفه۔ وہ مخلط ہے وہ دشمن ہے اس کے پیچھے نماز پڑھنا درست نہیں ہے۔

کلینیؒ رازی نے باب اختلاف الحدیث کے ذیل میں فرماتے ہیں کہ میں نے امیر المومنین علیہ السلام سے کہا کہ: میں نے سلمانؓ ،

مقدادؓ ، اور ابوذرؓ سے تفسیر قرآن اور حدیث کے بارے میں سے وہ کچھ سُنا ہے جو عام لوگوں کے پاس ہے اس کے علاوہ ہے پھر ہم نے آپؑ سے اُن کے اقوال کی تصدیق سُنی ہے اور عوام الناس اس کے مخالف باتیں کرتے ہیں اور آپؑ کے نزدیک وہ سب باطل ہے کیا آپ سمجھتے ہیں کہ لوگ رسول اللہ ﷺ پر بہتان لگا رہے تھے اور جھوٹی باتیں اُن سے منسوب کر کے تفسیر قرآن اور احادیث کے بارے میں نقل کر رہے تھے۔ حضرت علی علیہ السلام مجھ سے مخاطب ہوئے اور فرمایا: تم نے سوال کیا اب سنو اور سمجھو!

لوگوں کے پاس حق اور باطل، صدق اور کذب، ناسخ اور منسوخ، عام اور خاص، محکم اور متشابہ، حفظ و وھم سب کچھ موجود ہے رسول اللہ صلی اللہ وآلہ و سلم کے سامنے جھوٹی باتیں اُن سے منسوب کی گئیں تو آپ ﷺ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: ایھا الناس قد کثرت علی الکفرایۃ فمن کذب علی متعمدا فلیتبوّأ مقعدہ من النار۔ اے لوگو! جھوٹ بولنے والوں نے مجھ سے بہت سی جھوٹی باتیں منسوب کر دی ہیں لہذا جو بھی مجھ سے جھوٹی باتیں منسوب کرے گا تو اس کا ٹھکانا جہنم ہے۔ فما وافق کتاب اللہ و سنتی فخذوہ۔ لہذا جو حدیث کتاب اللہ اور میری سُنت کے موافق ہو اُسے لے لو۔

میر مراد علی خان نے چند مصنفیں کے حالات اور اُن سے روایت بھی نقل کر کے پیش کی ہیں۔

(۱) ابن ابی الحدید (۲) طبقات ابن سعد (۳) مسعودی، (۴) طبری، (۵) الامامۃ والسیاسۃ۔

یہ کتاب علم کا ایک خزانہ ہے اسے پڑھئے، ذہن میں محفوظ

رکھئے، اور اپنے علم میں اضافہ کیجئے، جس طرح اللہ تعالیٰ لکھنے والوں کو توفیق دیتا ہے اسی طرح دعا ہے کہ پڑھنے والوں کو بھی توفیق دے کہ وہ علم سے تعلق پیدا کریں اور اپنا دامن علم سے بھر لیں۔

(حجۃ الاسلام مولانا) سید تلمیذ الحسن رضوی

اصطلحات حدیث

وہ تمام اصطلحات جو حدیث کی پہچان کیلئے استعمال ہوتے ہیں خداوند عالم کے نام اور پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) اور ائمہ معصومین (علیہم السلام) پر درود وسلام کے ساتھ شروع کرتا ہوں۔

آپ کے ہاتھوں میں جو مقالہ ہے وہ اصطلحات احادیث کی پہچان کا خلاصہ ہے جس سے شناخت احادیث اور رجال کی تحقیق کا مطالعہ کرتے وقت استفادہ کیا جاسکتا ہے اور کام کو آسان کرسکتا ہے۔

مقدمہ:

عام طور سے روایوں کی شخصیت کے معتبر ہونے اور ان کے درمیان حدیث کے منتقل ہونے کے طریقہ کے ذریعہ احادیث کی تقسیم بندی ہوتی ہے۔

اسی اعتبار کو مدنظر رکھتے ہوئے پہلے مرحلہ میں حدیث کو چار اصلی قسموں میں تقسیم کرتے ہیں:

۱۔حدیث صحیح: اس روایت کو کہتے ہیں جس کی سند امام معصوم (علیہ السلام) سے متصل ہو اور اس روایت کے تمام راوی عادل اور اثنا عشری ہوں۔

۲۔حدیث حسن: اس روایت کو کہتے ہیں جس کی سند امام معصوم (علیہ السلام) سے متصل ہو اور اس روایت کے تمام راویوں کی مدح وثنا کی گئی ہو اور وہ سب شیعہ اثنا عشری ہوں، لیکن ان کی عدالت کی وضاحت بیان نہ ہوئی ہو (یا یہ ہے کہ بعض روایوں (چاہے ایک ہی راوی) ایسے ہوں اور باقی صحیح ہوں)۔

۳۔متصل اس روایت کو کہتے ہیں جس کی سند امام معصوم (علیہ السلام) سے متصل ہو اور اس روایت کے تمام راوی شیعہ اثنا عشری نہ ہوں، لیکن ثقہ ہوں (یا یہ ہے کہ بعض روایوں (چاہے ایک ہی راوی) ایسے ہوں اور باقی صحیح یا حسن ہوں)۔

۴۔حدیث ضعیف: اس روایت کو کہتے ہیں جس میں مذکورہ تینوں احادیث کے شرایط نہ پائے جاتے ہوں۔ اور ان میں کوئی راوی فاسق یا مجہول الحال ہو۔

دوسرے مرحلہ میں احادیث کی تقسیم بندی گذشتہ اعتبار کے علاوہ دوسرے اعتبار پر بھی مبنی ہے جیسے "لفظ" و "معنی"۔ ان اقسام کی وضاحت مندرجہ ذیل بیان ہوگی۔

اس بات کی طرف توجہ ضروری ہے کہ اس تقسیم بندی میں بعض اقسام، مذکورہ چار اقسام میں مشترک ہیں، یعنی چار قسموں میں سے بعض قسم یا پوری قسمیں ان عناوین سے متصف ہوسکتی ہیں اور ضعیف سے مخصوص نہیں ہیں۔

اور ان میں سے بعض ضعیف سے مخصوص ہیں یعنی فقط حدیث ضعیف ان عناوین سے متصف ہوسکتی ہیں۔

مشترک اقسام:

۱۔حدیث مسند: اس روایت کو کہتے ہیں جس کے تمام راوی، معصوم (علیہ السلام) تک ذکر ہوئے ہوں۔

۲۔حدیث متصل، موصول: اس روایت کو کہتے ہیں جس کے راوی آپس

میں متصل ہوں اوران میں سے ہرایک نے اپنے سے پہلے والے راوی سے روایت کی ہو، چاہے معصوم (علیہ السلام) تک پہنچی ہو یا معصوم تک نہ پہنچی ہو۔

۳۔ حدیث مرفوع : اس روایت کو کہتے ہیں جس کی سند معصوم (علیہ السلام) تک پہنچی ہو چاہے اس کے تمام راوی ذکر ہوئے ہوں اور چاہے بعض راوی ذکر ہوئے ہوں۔

۴۔حدیث معلق:اس روایت کو کہتے ہیں جس کی سند کے شروع سے ایک یا چند راوی حذف ہو گئے ہوں (۱)۔

۵۔حدیث عالی:اس روایت کو کہتے ہیں جس کی سند معصوم (علیہ السلام) سے متصل ہونے کے ساتھ ساتھ قلیل الواسطہ ہو (یعنی سلسلہ سند میں اس کے راویوں کی تعداد کم ہو)۔

۶۔حدیث نازل:اس روایت کو کہتے ہیں جو حدیث عالی کے برخلاف "کثیر الواسطه" ہو (یعنی سلسلہ سند میں اس کے روایوں کی تعداد زیادہ ہو)۔

۷۔حدیث مسلسل:اس روایت کو کہتے ہیں جس کے تمام راوی سند کے آخیر تک پے در پے ایک صفت یا ایک حالت پر ہوں (۲)۔

۸۔حدیث مفرد:اس حدیث کو کہتے ہیں جس کو صرف ایک شخص یا ایک گروہ اور خاص مذہب نے روایت کی ہو۔

۹۔حدیث غریب:اس روایت کو کہتے ہیں جس کے متن یا سند کو صرف ایک یا دو روایوں نے نقل کیا ہو (۳)۔

۱۰۔حدیث غریب لفظا:اس روایت کو کہتے ہیں جس کے متن میں (لغوی) الفاظ دشوار ہوں اور فہم و تفہیم سے دور استعمال ہوئے ہوں۔

۱۱۔ حدیث مشکل: اس روایت کو کہتے ہیں جس کے (اصطلاحی الفاظ) دشوار ہوں اور اس کے معنی فقط اہل فن جانتے ہوں یا اس کے مطالب بہت سنگین ہوں جس کو ہر شخص نہ سمجھ سکے۔

۱۲۔ حدیث شاذ یا نادر: اس روایت کو کہتے ہیں کہ جسے ثقہ شخص نے نقل کیا ہو اور ایک جماعت کے نقل کرنے کے برخلاف ہو اور اس کی ایک سے زیادہ اسناد نہ ہوں۔

۱۳۔ حدیث محفوظ: اس مشہور روایت کو کہتے ہیں جس کے مقابلہ میں حدیث شاذ ہو۔

۱۴۔ حدیث منکر، یا مردود: اس روایت کو کہتے ہیں جسے غیر ثقہ راوی نے نقل کیا ہو اور جماعت کے نقل کرنے کے برخلاف ہو اور اس کی ایک سے زیادہ اسناد نہ ہوں۔

۱۵۔ حدیث معروف: اس مشہور حدیث کو کہتے ہیں جس کے مقابلہ میں کوئی حدیث منکر ہو۔

۱۶۔ حدیث مکاتب: اس حدیث کو کہتے ہیں جو معصوم (علیہ السلام) کی کتابت کو حکایت کرتی ہو چاہے اس کو انہوں نے خود سے لکھا ہو یا کسی سوال کے جواب میں لکھا ہو۔

۱۷۔ حدیث مصحف: اس روایت کو کہتے ہیں جس کی سند یا متن کے بعض الفاظ ان الفاظ سے تبدیل ہو گئے ہوں جو اصلی الفاظ سے بہت زیادہ شباہت رکھتے ہیں (۴)۔

۱۸۔ حدیث المؤتلف والمختلف: اس روایت کو کہتے ہیں جس کی سند میں دو یا اس سے زیادہ نام پائے جاتے ہوں جو تحریر کے اعتبار سے موافق اور بولنے کے اعتبار سے مخالف ہوں (۵)۔

۱۹۔حدیث مشترک: اس روایت کو کہتے ہیں جس کا ایک راوی یا بہت سے راوی ثقہ اور غیر ثقہ میں مشترک ہوں۔

۲۰۔حدیث مدرج: اس روایت کو کہتے ہیں جس میں بعض راویوں کا کلام بھی درج ہو اور یہ گمان کیا جائے کہ یہ حدیث کا جزو ہے(۷)۔

۲۱۔حدیث مزید: اس روایت کو کہتے ہیں جس کے متن یا سند میں کوئی کلمہ تمام احادیث کے اوپر زائد ہو جو اس کے ہم معنی ہو۔

۲۲۔حدیث مشہور: اس روایت کو کہتے ہیں جو اہل حدیث کے درمیان شایع ہو اور اہل حدیث کی ایک بہت بڑی جماعت نے اس کو نقل کیا ہو (۸)۔

۲۳۔حدیث معنعن: اس روایت کو کہتے ہیں جس کے راویوں کے درمیان حرف (عن) کا فاصلہ ہو گیا ہو(۹)۔

۲۴۔حدیث متفق ومفترق: اس روایت کو کہتے ہیں کہ جس کے بعض راویوں اور ان کے والد کے نام ایک جیسے ہوں اور ان کی شخصیت جدا ہوں(۱۰)۔

۲۵۔حدیث مشتبہ مقلوب: اس روایت کو کہتے ہیں جس کی سند میں اشتباہ میں ہو، یعنی دو راویوں میں سے ایک راوی کا نام دوسرے راوی کے والد کے نام کی طرح ہو اور دوسرے کا نام پہلے کے والد کے نام کی طرح ہو اور یہ دونوں جابجا ہو گئے ہوں(۱۱)۔

۲۶۔حدیث روایۃ الاقران: اس روایت کو کہتے ہیں جس میں راوی اور مروی عنہ، عمر، اسناد اور مشایخ سے حدیث اخذ کرنے میں ایک دوسرے کے مقارن ہوں۔

۲۷۔حدیث مدبج: اس روایت کو کہتے ہیں جس کے راوی اور مروی عنہ

مقارن نے ایک دوسرے سے روایت کی ہو اور دونوں راوی بھی ہوں اور مروی عنہ بھی ہوں۔

۲۸۔حدیث روایۃ الاکابر عن الاصاغر: اس روایت کو کہتے ہیں جس کے راوی مروی عنہ سے بڑے ہوں یا عمر میں یا استاتید ومشائخ سے اخذ کرنے یا علم میں یا زیادہ روایتیں بیان کرنے میں بڑے ہوں (۱۲)۔

۲۹۔حدیث السابق واللاحق: اس روایت کو کہتے ہیں جس کے دو راوی روایت کو مشائخ سے اخذ کرنے میں مشترک ہوں لیکن ایک کی موت دوسرے کی موت پر مقدم ہو۔

۳۰۔حدیث مختلف: ان دو روایتوں کو کہتے ہیں جو ظاہری طور پر ایک دوسرے سے متضاد ہوں چاہے ان میں جمع ہونے کی صلاحیت پائی جاتی ہو یا نہ پائی جاتی ہو۔

۳۱۔حدیث مقبول: اس روایت کو کہتے ہیں جس کو قبول کر لی گئی ہو اور اس کے مضمون پر اس کے صحیح ہونے یا نہ ہونے کی طرف توجہ کئے بغیر عمل کیا جاتا ہو۔

۳۲۔حدیث ناسخ ومنسوخ: اس روایت کو کہتے ہیں اگر کوئی ایسی حدیث وارد ہو جو پہلے والی حدیث کے حکم کو ختم کر دیتی ہو تو اس حدیث کو ناسخ اور پہلی والی حدیث کو منسوخ کہتے ہیں (۱۳)۔

۳۳۔حدیث محکم: اس روایت کو کہتے ہیں جس کے معنی کو ترجیح دی گئی ہو اور جس کے ظاہر سے معنی سمجھے جاتے ہوں۔

۳۴۔حدیث متشابہ: اس روایت کو کہتے ہیں جس کے معنی کو ترجیح نہ دی گئی ہو اور اس کے معنی قرینہ کے وسیلہ سے سمجھے جائیں۔

۳۵۔حدیث معتبر: اس روایت کو کہتے ہیں جس پر سب نے یا اکثر نے

عمل کیا ہو، یا اس کے معتبر ہونے پر دلیل قائم ہو۔

۳۶۔ حدیث نص: اس روایت کو کہتے ہیں جس کو دلالت میں اپنے مقصو پر ترجیح حاصل ہو اور اس کا کوئی معارض نہ ہو۔

۳۷۔ حدیث ظاہر: اس روایت کو کہتے ہیں جس کو دلالت میں اپنے مقصود پر دلالت ظنیہ حاصل ہو اور اس کے علاوہ کا احتمال دیا جائے۔

۳۸۔ حدیث مؤول: اس روایت کو کہتے ہیں جس کا لفظ قرینہ کی وجہ سے معنای مرجوح پر حمل ہو، چاہے وہ قرینہ عقلی ہو یا نقلی ہو۔

۳۹۔ حدیث مجمل: اس روایت کو کہتے ہیں جس کی دلالت اپنے مقصود پر ظاہر نہ ہو۔

۴۰۔ حدیث مبین: اس روایت کو کہتے ہیں جس کی دلالت اپنے مقصود پر واضح ہو۔

۴۱۔ حدیث متفق علیہ: اس روایت کو کہتے ہیں جس کے دو یا چند راویوں نے اس حدیث کو نقل کرنے اتفاق کرلیا ہو۔

۴۲۔ حدیث مطروح: اس روایت کو کہتے ہیں جو دلیل قطعی کے مخالف ہو اور تاویل پذیر نہ ہو۔

۴۳۔ حدیث متروک: اس روایت کو کہتے ہیں جس کے راوی پر جھوٹ بولنے کا الزام ہو اور یہ حدیث صرف اسی سے روایت ہوئی ہو اور معلوم قواعد کے مخالف ہو۔

مخصوص اقسام

۱۔ حدیث موقوف مطلق: اس روایت کو کہتے ہیں جو معصوم (علیہ السلام) کے مصاحب سے نقل ہوئی ہو اور اس کی سند بھی اسی مصاحب پر موقوف

ہوجاتی ہواور معصوم تک نہ پہنچتی ہو۔

۲۔حدیث موقوف مقید: اس روایت کو کہتے ہیں جو معصوم (علیہ السلام) کے مصاحب کے علاوہ کسی اور سے نقل ہوئی ہواور اس کی سند بھی اسی غیر مصاحب پر موقوف ہوجاتی ہو۔

۳۔حدیث مقطوع یا منقطع: اس حدیث کو کہتے ہیں جس کی سند تابعی پر ختم ہوتی ہو یا اس پر ختم ہوتی ہو جو تابعی کے حکم میں ہے۔

۴۔حدیث مضمر: اس روایت کو کہتے ہیں جس کی سند کے آخر میں ضمیر ہو اور اس ضمیر کا معصوم (علیہ السلام) تک پلٹنے کا احتمال زیادہ ہو۔

۵۔حدیث معضل: اس روایت کو کہتے ہیں جس کی رجال سند سے دو یا زیادہ افراد حذف ہوگئے ہوں۔

۶۔حدیث مرسل بمعنی اعم: اس روایت کو کہتے ہیں جس کے تمام یا بعض راوی محذوف ہوں، چاہے وہ لفظ مبہم کے ذریعہ ہی کیوں نہ ذکر ہوے ہوں جیسے "بعض اصحابنا" (۱۴)۔

۷۔حدیث مرسل بمعنی الاخص: اس روایت کو کہتے ہیں جس کو تابعی، بغیر واسطہ کے پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی طرف نسبت دے۔

۸۔حدیث معلل (درایت): اس روایت کو کہتے ہیں جس کے متن یا سند میں کوئی دشوار حقی نکتہ پایا جاتا ہو جو حدیث کے ظاہر سے معلوم نہ دیتا ہو (۱۵)۔

۹۔حدیث مدلس: اس روایت کو کہتے ہیں جس کی سند میں موجود عیب مخفی طریقہ سے ظاہر ہوتا ہو (۱۶)۔

۱۰۔حدیث مضطرب: اس حدیث کو کہتے ہیں جس کے متن یا سند میں اختلاف پایا جاتا ہو، اس طرح کہ ایک مرتبہ ایک طریقہ سے اور

دوسری مرتبہ دوسرے طریقہ سے روایت ہوئی ہو۔
۱۱۔حدیث مقلوب: اس روایت کو کہتے ہیں جس کے بعض الفاظ جابجا ہو گئے ہوں۔
۱۲۔حدیث مجہول: اس روایت کو کہتے ہیں جس کے بعض راویوں کے نام رجال کی کتابوں میں نقل ہوئے ہوں، لیکن ان کی کوئی صفت بیان نہ ہوئی ہو(نہ مدح بیان ہوئی ہو اور نہ ذم)اورعقیدہ کے اعتبار سے بھی ان کی حالت معلوم نہ ہو۔
۱۳۔حدیث مہمل: اس روایت کو کہتے ہیں جس کے بعض راوی رجال کی کتابوں میں ذکر نہ ہوئے ہوں۔
۱۴۔حدیث قاصر: اس روایت کو کہتے ہیں جس کے تمام یا بعض راویوں کی مدح معلوم نہ ہو، جبکہ باقی کا حال مرسل یا جہل ہو۔
۱۵۔حدیث موضوع: اس حدیث کو کہتے ہیں جو جعلی اور گڑھی ہوئی ہو اور یہ ضعیف کی بدترین قسم ہے۔

ان ۱۵ قسموں کے ختم ہونے اور گذشتہ اقسام کو مدنظر رکھتے ہوئے اس پورے مقالہ میں ۶۲ حدیث تحریر کی گئی ہیں، امید ہے کہ قارئین محترم ان سے استفادہ کریں گے۔

حوالہ جات:

۱۔اس نکتہ کی طرف توجہ ضروری ہے کہ اگر محذوف شناختہ شدہ ہو تو حدیث معلق، صحیح میں داخل ہو جاتی ہے اور اگر محذوف شناختہ شدہ نہ ہو تو روایت، ضعیف میں داخل ہو جاتی ہے۔(محذوف بمعنی مٹانے کے)

۲۔مثلاً سب قیام یا چلنے کی حالت میں ہوں یا یہ کہ سب نے ایک ہی صیغہ سے نقل کی ہو جیسے :سمعت فلان یقول سمعت فلانا۔

۳۔قابل توجہ ہے کہ اس ترتیب کے ساتھ غریب، مفرد کا ایک جزء ہے۔

۴۔اس بات کی طرف بھی توجہ ضروری ہے کہ یہ شباہت کبھی "خطی" (تحریری) ہوتی ہے اور کبھی "صوتی"۔ خطی جیسے "ستاً" کے بجائے "شیئاً" ذکر ہوا ہو اور صوتی جیسے "عاصم الاحوال" کے بجائے "واصل الاحدب" ذکر ہوا ہو۔

۵۔جیسے: "برید" و "یزید" یا "خَیثَم" اور "خُثَیم"۔

۶۔جیسے: (محمد بن قیس) الاسدی، "ثقہ" اور (محمد بن قیس) ابو احمد، ضعیف۔

۷۔مثلاً راوی نے حدیث میں تفسیر یا تفصیل کا اضافہ کیا ہو اور بعد میں یہ گمان کیا جائے کہ یہ وضاحت، حدیث کے متن میں بیان ہوئی ہے (مُدرج المتن)۔

۸۔جیسے "انما الاعمال بالنیات"۔

۹۔اس نکتہ کی طرف توجہ ضروری ہے کہ معنعن میں اتصال کا بھی احتمال پایا جاتا ہے اور قطع کا بھی۔ اگر راوی میں ملاقات کا امکان پایا جاتا ہو تو متصل اور اگر امکان نہ پایا جاتا ہو تو منقطع ہے۔

۱۰۔مثلاایک روایت کی سند میں دو محمد بن عبداللہ ہوں۔

۱۱۔مثلااحمد بن محمد بن یحیی "العطار القمی"، محمد بن احمد بن یحیی (صاحب نوادر) سے تبدیل ہو گیا ہو۔

۱۲۔مثلاصحابی کی روایت تابعی سے نقل ہوئی ہو۔

۱۳۔اس بات کی طرف توجہ ضروری ہے کہ نسخ کو تشخیص دینے کے طریقہ اجمالی طور پر مندرجہ ذیل ہیں: ۱۔معصوم (علیہ السلام) سے نص۔ ۲۔صحابی سے منقول۔ ۳۔تاریخ۔ ۴۔اجماع۔

۱۴۔یہ فقہاء کی اصطلاح ہے۔

۱۵۔اس بات کی طرف توجہ ضروری ہے کہ اس حصہ میں **معلل** سے مراد وہی درایت کی اصطلاح ہے ورنہ فقہ کی اصطلاح میں **معلل** ضعیف سے مخصوص نہیں ہے۔

۱۶۔مندرجہ ذیل تین صورتیں ہیں:

۱۔یعنی اس شخص سے روایت کرے جس سے ملاقات کی ہو، یا اس کا ہم عصر رہا ہو اور ایسی چیز کو اس سے سنا ہو جس سے وہم میں پڑنے کا شبہ ہو۔

۲۔سند کے درمیان ایسے شخص کو حذف کر دیا ہو جو ضعیف ہو یا اس کی عمر کم ہو تا کہ حدیث کو صحیح ظاہر کرے۔

۳۔ایسے شخص سے حدیث کو نقل کرے جس سے اس نے سنی ہو لیکن وہ چاہتا ہو کہ پہچانا۔

بسمہ سبحانہ وبذکر ولیہ

منتخب راویان صحاح ستہ اور اُن کے حالات

ابان بن عیاش

ابان بن ابی عیاش۔ یہ روایت کرتے تھے انس اور کبھی سعید بن جبیر وغیرہ سے یہ عبد القیس کے غلام تھے۔ ان سے صحاح ستہ میں حدیث لی گئی ہے۔ تہذیب التہذیب جلد ا ص ۱۸۵ ابن حجر اور میزان الاعتدال میں ذہبی جلد اول ص ۱۰ میں احمد ابن حنبل نے اُن کو متروک الحدیث قرار دیا اور ابن معین نے کہا ہے **لیس حدیثه بشئي و ضعیف** یعنی ان کی حدیث کی کوئی حیثیت نہیں اور وہ ضعیف ہیں۔ ابن ابی حاتم نے انہیں کاذب قرار دیا۔ یہ ۱۳۸ھ میں فوت ہوئے۔

إبراهيم بن إسماعيل

ابراهيم بن اسمٰعيل بن مجمع انصاری: ان سے ابوداؤد ،ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کی ہے۔ ان سے زہری، سالم بن عبداللہ، ابونعیم، وکیع اور ابونعیم نے روایت کی ہے۔ امام نسائی نے انہیں ضعیف قرار دیا ہے اور ابن معین نے لکھا کہ یہ کچھ بھی نہیں اور ابوحاتم نے انہیں کثیر الوہم قرار دیا اور کہا کہ ان کی روایتیں قوی نہیں ہیں بخاری نے بھی انہیں **کثیر الوهم** لکھا ہے۔ علامہ ذہبی میزان الاعتدال جلد ا ص ۱۹ اور ابن حجر عسقلانی تہذیب التہذیب جلد اول ص ۹۰ میں اس اضافہ کے ساتھ لکھا کہ دارقطنی نے انہیں متروک قرار دیا ہے۔ ابوزرعہ کہتے ہیں کہ میں نے ابونعیم سے سُنا ہے کہ **لا یسوی حدیثه فلسین** یعنی ان کی حدیثیں دو کوڑی کے برابر بھی نہیں۔

ابراهيم بن يزيد

ابراهيم بن يزيد النخعي: یہ بھی راویان صحاح ستہ میں سے ہیں (ابراہیم النخعی ایک بڑی شخصیت ہے) ایک جماعت سے مرسل طور پر روایت

کرتے ہیں، انہوں نے نہ تو زید بن ارقم وغیرہ کو دیکھا تھا اور ولم یصح لہ سماع من صحابی۔ نہ ہی کسی صحابی سے سماع کیا تھا۔ ان کے بارے میں امام شعبی نے کہا کہ ذالك الذی یروی عن مسروق، ولم یسمع منه شیئا یہ مسروق سے روایت کرتے ہیں حالانکہ مسروق سے انہوں نے کچھ سُنا نہیں ۔ (یہی تو دروغ گوئی ہوئی) وکان لا یحکم العربیة وربما لحن ونقموا علیه قوله لم یکن أبو هریرة فقیها :ان کی عربی زبان تک ٹھیک نہیں تھی کئی عبارتوں میں عربی کی ناواقفیت کی وجہ سے غلطیاں کی ہیں، لوگوں نے ان کے اس قول پر اعتراض کیا ہے کہ ابوہریرہ فقیہ نہیں تھے۔ ابن معین نے انہیں ضعیف، ضعیف تکرار کے ساتھ کہا ہے۔ امام احمد بن حنبل اور نسائی نے انہیں متروک کہا ہے۔ یونس بن بکیر نے کہا کہ اعمش کہا کرتے تھے کہ میں نے کسی کو نہیں دیکھا روایت کرنے والا ابراہیم جیسا ہو جو بغیر سُنے اور بغیر دیکھے روایت بیان کرے۔ یہ ۹۶ھ میں فوت ہوئے"۔ میزان الاعتدال جلد اول ص ۷۴۔

ابو طالوت

أبو طالوت ۔ امام بخاری نے انہیں مجھول کہا اور ان سے حدیثیں لینے سے انکار کیا۔ میزان الاعتدال جلد ۴ ص ۵۴۱ سلسلہ نمبر ۱۰۳۲۸۔

ابو موسیٰ اشعری

ابو موسیٰ اشعری نام عبداللہ بن قیس ہے۔ فتح خیبر کے بعد یہ خدمت رسولؐ اکرم میں آئے۔ راویان صحاح ستہ میں سے ہیں۔ وقار اور اعتبار انکا عام افراد کی نظر میں بہت زیادہ ہے۔ لیکن آپ کے بارے میں معتبر کتب میں ایسی روایتیں پائی جاتی ہیں جن سے اِن کی وقعت وعظمت کو بہت دھچکا پہونچتا ہے۔ چنانچہ سورۃ مائدہ آیت ۵۴۔ یٰآیھا الذین اٰمنوا من یرتد منکم عن دینہٖ......الخ۔ اے ایمان والو! تم میں سے جو بھی اپنے دین سے پھرے گا تو

اللہ عنقریب ایسی قوم لائے گا جنہیں وہ دوست رکھتا ہے۔ حضرت عمر نے پوچھایا رسول اللہؐ کیا اس سے مراد ہم ہیں جو مرتد ہو جائیں گے تو آپؐ نے ابوموسیٰ کی طرف اشارہ کیا: کہ یہ اور اس کی قوم۔ درمنثور ج ۲ ص ۲۹۲، تفسیر ابن کثیر اردو تفسیر سورۃ مائدہ ص ۱۱۲۔

عن ابن نجاء الحکیم قال کنت جالسا مع عمار رضی اللہ عنہ فجاء ابو موسیٰ فقال مالی ولست اخاك قال ولا ادری ولکن سمعت رسول اللہ ﷺ یلعنك لیلة الجبل قال انه قد استغفر لی قال عمار رضی اللہ عنہ شهدت اللعن ولکن لم یشهد الاستغفار۔ یعنی ابن نجاء حکیم بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عمارؓ کے ساتھ بیٹھا تھا کہ ابوموسیٰ آ گئے اُنھوں نے پوچھا کہ کیا میں آپ کا دینی بھائی نہیں ہوں؟ جناب عمارؓ نے فرمایا میں کچھ نہیں جانتا سوائے اس کے کہ میں نے **لیلة الجبل (لیلة القصه)** کے موقع پر رسولؐ سے سُنا کہ وہ تجھ پر لعنت کرتے تھے۔ ابوموسیٰ نے کہا مگر اس کے بعد رسولؐ نے میرے لئے استغفار بھی کیا حضرت عمارؓ نے فرمایا کہ میں لعنت کی گواہی دے سکتا ہوں استغفار کی گواہی نہیں دے سکتا۔

کنز العمال متوفی ۹۷۵ھ طبع مؤسسۃ الرسالۃ بیروت جلد ۱۳ ص ۶۰۸ حدیث نمبر ۳۷۵۵۴۔ الکامل طبع دارالفکر بیروت عبداللہ بن عدی متوفی ۳۶۵ھ جلد ۲ ص ۳۶۲ (اس میں **لیلة الحملق** لکھا ہے)۔ تاریخ ابن عساکر متوفی ۵۷۱ھ طبع دارالفکر بیروت جلد ۲۲ ص ۹۳ (اس میں **لیلة الجمل** تحریر ہے)۔ ظاہر ہے کہ یہ شانِ رسالت کے خلاف ہے کہ وہ کسی مسلمان پر لعنت فرمائیں جب کہ رسولؐ کبھی بات ہی نہیں کرتے بغیر وحی کے۔ ملا علی قاری اپنی کتاب فقہ اکبر میں ص ۸۷ میں لکھتے ہیں **وما نقل من لعنة ﷺ لبعض من اهل القبلة فلما انه یعلم احوال الناس مما یعلم غیره یعنی فلعله کان منافقا واعلم انه یموت کافرا:** عنی پیغمبر اسلام نے بعض اہل قبلہ (یعنی مسلمان پر) لعنت کی ہے تو اُس کی وجہ یہ ہے کہ اُس مسلمان کا حال پیغمبرؐ کو معلوم تھا اور دوسروں کو اُن کا حال نہیں معلوم تھا۔ شائد اس وجہ سے کہ وہ منافق تھا یا جانتے تھے کہ حالت

کفر میں مرجائے گا۔

ابوموسیٰ اشعری کو حضرت علیؑ سے خاص مخالفت تھی استیعاب ابن عبدالبر جلد ۴ ص ۷۵ طبع مصر برحاشیہ اصابہ لکھتے ہیں وکان منحرفا عن علی رضی اللہ عنہ لانہ عزلہ ولم یستعملہ ابوموسیٰ حضرت علیؑ سے منحرف تھے اس لئے کہ انہیں معزول کردیا گیا تھا اور کبھی اُن کو عامل نہیں بنایا۔

شرح نہج البلاغۃ ابن ابی الحدید جلد ۱۳ ص ۳۱۴ طبع احیاء الکتب العربیہ میں ہے کہ حضرت حذیفہؓ یمانی نے ابوموسیٰ اشعری سے کہا اما انا فاشھد انہ عدو اللہ و رسولہ وحرب لھما۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ ابوموسیٰ اشعری اللہ اور رسولؐ کا دشمن ہے اور یہ دونوں سے لڑنے والا ہے۔

حضرت مالک اشترؓ جنہیں بعض علماء صحابی رسولؐ جانتے ہیں اور بعض ان کو تابعین میں شمار کرتے ہیں اُن کا خیال ابوموسیٰ اشعری کی نسبت کیا ہے وہ بھی ملاحظہ ہو جائے۔

فنزل ابو موسیٰ ' فدخل القصر فصاح بہ الاشتر اخرج من قصرنا لا وأم لك أخرج اللہ نفسك فواللہ انك لمن المنافقين قديماً۔

اے ابوموسیٰ! نکل اس قصر سے ۔واللہ تو ہمیشہ سے منافق ہے۔ تاریخ طبری جلد ۳ ص ۵۰۱ مؤسسۃ الاعلمی، بیروت۔ شرح نہج البلاغۃ ابن ابی الحدید جلد ۱۳ ص ۳۱۵ میں ہے کہ امیرالمؤمنینؑ قنوت میں اس طرح لعنت کرتے تھے۔ وکان علی یقنت علیہ وعلی غیرہ فیقول اللھم العن معاویۃ اولا عمرو ثانیا وابا الاعور السلمی ثالثا وابا موسیٰ الاشعری رابعا۔ اے اللہ لعنت کر پہلے معاویہ پر اور دوسرے عمرو بن عاص اور تیسرے ابوالاعور سلمی اور چوتھے ابوموسیٰ اشعری پر۔

کتاب الامامۃ والسیاسۃ جلد اول ص ۸۵ ابوموسیٰ اشعری نے لوگوں کو حضرت علیؑ کا ساتھ دینے سے روکا اور کہا کہ گھروں میں بیٹھے رہو، فقال ابو موسیٰ اما سبیل الاخرۃ ففی ان التزموا بیوتکم۔ ابن خلدون اردو ترجمہ نفیس اکیڈمی کراچی جلد اول ص ۹۳ ۴

حضرت عمار رضی اللہ عنہ جن کی عظمت سے کوئی انکار نہیں کرسکتا ابوموسیٰ اشعری پر ایسا غصہ کیا کہ آپ نے اُنہیں گالی دی۔ فغضب عمار وسبه البداية والنهاية. ابن کثیر طبع داراحیا التراث العربی بیروت جلد ۷ ص ۲۶۳ ؛ تاریخ ابن خلدون موسسۃ الاعلمی المطبوعات بیروت ق ۲ ج ۲ ص ۱۵۹۔ اردو ترجمہ ابن خلدون نفیس اکیڈمی کراچی جلد اول ص ۴۹۳۔

امیر المؤمنین نے ایک خط ابوموسیٰ کو لکھا کہ میں نے قرظة بن کعب کو والی مصر بنا کے بھیجا ہے اگر تو ان سے لڑے گا تو میں نے قرظة کو حکم دیا ہے کہ جب وہ تجھ پر قابض ہو جائے تو تیرے ٹکڑے ٹکڑے اڑا دیں۔ طبری جلد ۳ ص ۱۹۸؛ تاریخ ابن خلدون ق ۲ ج ۲ ص ۱۶۵۔

قصہء تحکیم کے وقت امیر المؤمنین نے ارشاد فرمایا کہ میں اس ابوموسیٰ اشعری سے راضی نہیں ہوں اس لئے کہ وہ قابل اعتماد نہیں۔ لا نرضیٰ به حکما فانه لیس ثقة۔ طبری جلد ۴ ص ۳۶؛ تاریخ ابن خلدون ق ۲ ج ۲ ص ۱۷۵۔ اردو ترجمہ ابن خلدون نفیس اکیڈمی کراچی جلد اول ص ۴۹۲

ابوموسیٰ نے حضرت علیؑ کی برطرفی اور عمرو عاص نے اس برطرفی کے ساتھ معاویہ کے تقرر کا جو کھیل کھیلا اور اس نے قرآن وسنت کے تقاضوں کو نظر انداز کیا وہ تاریخ پر نظر رکھنے والوں سے چھپا ہوا نہیں ہے۔ وہ لوگ جو میدان حرب میں حضرت علیؑ سے جیت نہیں سکے وہ مکروفریب کے میدان میں بازی لے گئے۔ حق اور دیانت سے منہ موڑ کر معاویہ کے مقاصد کی تکمیل کا ذریعہ بن گئے۔

جب حکم بنانے اور ابوموسیٰ اشعری کی دغا بازی کا علم عبدالرحمن ابن ابی بکر کو ہوا تو انہوں نے کہا لو مات الاشعری قبل هذا الیوم لکان خیر اله: ابوموسیٰ کے لئے بہتر تھا کہ اس دن سے پہلے مر جاتا۔ طبقات ابن سعد حالات عمرو عاص ج ۴ ص ۲۵۷؛ تاریخ ابن عساکر ج ۶ ۴ ص ۱۷۳۔

ابوموسیٰ بالکل سمجھتا تھا کی اگر حضرت علیؑ کامیاب ہو جائیں گے تو اُسے کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوسکتا البتہ معاویہ کی حمایت کا صلہ کسی نہ کسی صورت میں مل سکتا ہے۔ چنانچہ وہ معاویہ کے برسر اقتدار آنے کے بعد سر پر ایک لانبی ٹوپی رکھے معاویہ کے

دربار میں پہنچ گیااور بہت ہی احترام کے ساتھ معاویہ کو یہ کہہ کرسلام کیا السلام علیك یا امین اللہ۔ معاویہ سمجھ گیا کہ یہ اپنی محنت کا صلہ مانگنے آئے ہیں تو ایک درباری سے کہا کہ یہ بڈھا اس لئے آیا ہے کہ اس کو کسی صوبے کا والی بنا دیا جائے مگر واللہ میں یہ نہیں کروں گا۔ تاریخ طبری جلد ۴ ص ۲۴۵۔

مولانا شبلی اپنی کتاب الفاروق مکتبہ رحمانیہ ص ۱۹۸ میں لکھتے ہیں کہ ئی ئی حضرت عمر کے دور میں ابوموسیٰ پر کئی الزامات لگائے گئے تھے جس میں سے ایک الزام یہ تھا کہ اسیران جنگ میں سے انہوں نے ایک کنیز کو اپنے لئے رکھ لیا ہے اور اس کو دونوں وقت نہایت عمدہ غذا پہنچائی جاتی ہے حالانکہ اس قسم کی غذا عام مسلمانوں کو میسر نہیں تھی''۔ حضرت عمر نے الزام ثابت ہونے پر اس کنیز کو ان سے چھین لیا۔ کیا یہ سراسر غبن اور چوری نہیں ہے؟۔ جب یہ کنیز کو اتنی عمدہ غذا کھلاتے تھے تو خود کیا کھاتے ہوں گے؟۔ ایسا شخص امیر المؤمنین علیؑ ابن طالب جیسی شخصیت سے کیسے محبت رکھ سکتا تھا۔ ان کی وفات ۵۲ ھ بتلائی جاتی ہے۔

ابوہریرہ

عام طور سے صحاح ستہ اور بالخصوص صحیح بخاری کے متعلق یہ دعویٰ کیا جاتا ہے اُن کی روایتیں صحیح السند ہیں اور ان کے روای معتبر ہیں اور اسی لئے اُن کتابوں کو (صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن ابوداؤد، جامع ترمذی، سنن نسائی، سنن ابن ماجہ) صحاح کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ حالانکہ واقعہ یہ ہے ان کتابوں کے اکثر راوی وہ حضرات ہیں جو کسی طرح بھی قابل اعتبار نہیں ہو سکتے۔

حیرت کی بات یہ ہے کہ ابوہریرہ جو خیبر کے بعد مسلمان ہوئے تھے اور صرف ایک سال نو ماہ یعنی صرف (۲۱) مہینے حضورؐ کی خدمت میں رہے تھے اس لئے کہ وہ علاء بن حضرمی کے ساتھ بحرین منتقل ہو گئے تھے۔ البدایہ والنہایہ ابن کثیر جلد ہشتم ص ۹۳۸ نفیس اکیڈمی کراچی۔ انکا شمار فقراء صفہ میں ہوتا تھا ان سے (۵۳۷۴) احادیث منسوب ہیں اور اگر حساب لگا جائے تو ابوہریرہ سے ۱۹۰ احادیث روزانہ کا

اوسط ہوتا ہے۔جس میں سے بخاری نے صرف (مصلحتاً) ۴۴۲ حدیثوں کو منتخب کیا اور باقی کو غیر صحیح سمجھا وہ بھی کسی اور مصلحت کی وجہ سے ہوگا۔

ابوہریرہ کا نام اسلام لانے سے قبل عبد شمس تھا۔خود اُنکا کہنا ہے کہ وہ جنگل میں بکریاں چراتے تھے اور ایک دن ایک بلی اُٹھالائے تو اُن کے باپ نے کہا ''تو ابوہریرہ ہے جب سے یہ ابوہریرہ کے نام سے مشہور ہوئے۔

ابوہریرہ سے رسولؐ اکرم نے پوچھا کہ تم کس قبیلہ سے ہو تو ابوہریرہ نے جواب دیا بنی دوس سے تو آپؐ نے فرمایا ''میں نے دوس میں کوئی ایک بھی نیک نہیں دیکھا(قال النبی صلعم ممن انت قلت من دوس قال ما کنت ارہ فی دوس احدا فیہ خیرا)۔ جامع ترمذی جلد دوم صفحہ ۲۱۸۔

''ابوہریرہ بعد فتح خیبر اسلام لائے۔ ابوہریرہ حیات رسولؐ اکرم میں اصحاب صفہ میں (غریب اور نادار لوگوں میں) سے تھے اس دور میں فقر اور فاقہ کی مصیبت میں مبتلا رہتے تھے۔لیکن نبی اکرم کی وفات کے بعد خلافت راشدہ کے دور میں اُن کی معاشی حالت کافی سدھر گئی تھی اور آپ بہت مالدار ہو گئے۔دور معاویہ میں مدینہ کے گورنر بھی رہے ن ی ۔علامہ ذہبی تذکرۃ الحفاظ جلد اول صفحہ ۲۸۔

ناقدین احادیث ابوہریرہ کو غیر معتبر قرار دیتے تھے چنانچہ میزان الاعتدال میں علامہ ذہبی صفحہ ۱۷۳ میں تحریر کرتے ہیں کہ عثمان مقسم برّی ابوہریرہ کو کاذب جانتے تھے اور اعلام الاخیار کفوی میں اور میزان شعرانی (اردو) المعروف بہ مواہب رحمانی تالیف علامہ شیخ عبد الوہاب الشعرانی ترجمہ مولانا محمد حیات طبع ایچ ایم سعید کمپنی کراچی جلد اول ص ۱۷۵ میں تحریر فرماتے ہیں کہ ابو مطیع بلخی نے امام اعظم ابو حنیفہ سے پوچھا ''اگر کسی امر میں آپ کی رائے ایک ہو اور ابو بکر کی کچھ اور ہو تو کیا آپ کی رائے کو چھوڑ کر ابو بکر کی رائے اختیار کریں گے؟'' تو ابو حنیفہ نے کہا'' ضرور (علیٰ ہذا القیاس عمر، عثمان اور حضرت علیؑ کے بالمقابل میں اپنی رائے ترک کر دوں گا)۔ پھر امام اعظم ابو حنیفہ نے فرمایا''سوائے انس بن مالک، اور ابوہریرہ ، اور سمرہ بن جندب کے تمام صحابہ کے بالمقابل میں اپنی رائے کو ترک کر دوں گا)۔

الکتاب مسطور مصنف محمد حسین نیلوی طبع شعبہ نشر و اشاعت مدرسہ ضیاء العلوم سرگودھا۔ صفحہ ۱۳۵ پر تحریر ہے کہ "(صرف ایک صحابی غیر معروف الفقہ والعدالہ یعنی ابوہریرہ)۔

ابوہریرہ نے ایک حدیث رسولؐ اکرم بیان کی، لوگوں نے جب اُن سے پوچھا کیا یہ حدیث تم نے رسولؐ اللہ سے سُنی ؟ تو ابوہریرہ نے کہا نہیں یہ میرے ذہن کی پیداوار ہے قال :لا، ھذا من کیس ابو ھریرہ۔ کتاب النفقات، وجوب النفقۃ علی الحل والعیال صحیح بخاری جلد ۷ حدیث ۲۸۶، ص ۲۵۲۔

آیت وانذر عشیر تك الاقربین، مشہور ہے کہ یہ آیت مکہ میں بعثت کے فوراً بعد اُتری جبکہ حضرت علیؑ دس یا گیارہ سال کے تھے اور ابولھب زندہ تھا۔

ابوہریرہ سے یہ روایت ہے رسولؐ اکرم نے قریش کو جمع کیا اور کہا :(اے عباس، اے فاطمہؑ بنت محمدؐ میں اللہ کے سامنے کچھ کام نہ آنے کا)۔ انصاف کریں ابوہریرہ خیبر کے بعد اسلام لائے اور جب یہ آیت نازل ہوی جناب فاطمہؑ پیدا بھی نہیں ہوئی تھیں۔

ابوہریرہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت وانذر عشیرتک الاقربین نازل ہوئی تو رسولؐ اللہ نے قریش کے لوگوں کو بلا بھیجا سب کو اکھٹا کیا اور کہا

"اے کعب بن لویؑ کے بیٹو! اے مرہ بن کعب کے بیٹو! اے عبد شمس کے بیٹو! اے ہاشم کے بیٹو! اے عبد المطلب کے بیٹو! اے فاطمہؑ اپنے تئیں جہنم سے بچو"

(یہ آیت قبل ہجرت وقت بعثت، مکی ہے جبکہ ابوہریرہ کا نام ونشان بھی نہیں تھا۔ دوسرے یہ کہ رسول اللہ نے جب اپنی اولاد کا ذکر کیا تو صرف فاطمہؑ کا نام لیا۔ اور بیٹیاں کیا ہوگئیں؟)۔ کتاب الایمان باب بیان ان من مات علی الکفر فھو فی النار صحیح مسلم جلد اول ص ۳۴۶۔

ابوہریرہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت وانذر عشیر تك الاقربین نازل ہوئی تو رسولؐ اللہ نے قریش کے لوگوں کو بلا بھیجا سب کو اکھٹا کیا اور کہا:

"اے کعب بن لویؑ کے بیٹو! اے مرہ بن کعب کے بیٹو! اے عبد شمس کے بیٹو! اے ہاشم کے بیٹو! اے عبدالمطلب کے بیٹو! اے فاطمہؑ بیٹی محمدؐ کی تو میرے مال میں سے جو چاہے مانگ لے" کتاب الایمان باب بیان ان من مات علی الکفر فھو فی النار صحیح مسلم جلد اول ص ۳۴۷۔

مصریوں اور عثمان بن عفان کے حامیوں میں جنگ ہو رہی تھی بجائے صلح اور امن کی بات کرتے ابوہریرہ کہنے لگے "میں تمھارے لئے نمونہ ہوں اور یہ وہ دن ہے کہ جب جنگ کرنا بہت ہی عمدہ ہے"۔ طبری حصہ سوم ص ۴۷۰۔

سعید بن مسیب سے (یہ ابوہریرہ کے داماد تھے) روایت ہے کہ ابوہریرہ کہا کرتے تھے: لوگ کہتے ہیں ابوہریرہ بہت حدیثیں بیان کرتا ہے۔ یعنی بطور طعن کے مجھ کو کہتے ہیں کہ شائد اپنے پاس سے بنا بنا کر حدیثیں بیان کرتا ہوں"۔ (فیض الباری شرح بخاری جلد اول ص ۲۲۳ طبع لاہور)۔ اس حدیث سے ظاہر ہو گیا کہ لوگوں کا عام طور سے ابوہریرہ کے بارے میں کس قسم کا خیال پایا جاتا تھا۔

ایک حدیث کے سلسلے میں ابوہریرہ اور عبداللہ ابن عمر میں تکرار ہوئی تو عبداللہ ابن عمر نے کہا "ابوہریرہ بہت روایتیں بیان کرتے ہیں: قد اکثر علینا ابو ھریرہ" یعنی اُن کو روایت میں شک تھا۔ صحیح مسلم، کتاب الجنائز جلد دوم ص ۳۵۸۔

ایک طویل روایت جو قیامت کے سلسلے میں ہے جس کو ابوہریرہ لوگوں میں بیان کر رہے تھے جب حدیث کے اس حصے پر آئے کہ حق تعالٰی فرمائے گا "ہم نے یہ سب تجھے دیا اور اُن کے ساتھ اُتنا ہی اور دیں گے

تو ابوسعید خدری ایک اور صحابی نے کہا "اے ابوہریرہ! دس حصے زیادہ دیں گے کہا تھا" تو ابوہریرہ نے کہا: مجھے اتنا یاد کہ رسولؐ اللہ نے یوں کہا تھا: اس پر ابوسعید نے کہا " میں گواہی دیتا ہوں کہ رسولؐ اللہ نے دس حصے زیادہ دینے کے لئے کہا تھا۔ اس پر ابوہریرہ نے ابوسعید کو بددعا کے طور پر کہا "یہ وہ شخص ہے جو سب سے آخر میں جنت میں جائے گا" صحیح مسلم کتاب الایمان باب قول اللہ عز وجل ولقد راہ نزلۃ جلد اول ۳۰۷۔

ابوسلمہ بن عبدالرحمن بن عوف سے روایت ہے کہ فرمایا رسولؐ اللہ نے: بیماری نہیں

لگتی۔اورابوسلمہ یہ بھی کہتے تھے کہ فرمایارسولؐ اللہ نے" نہ لایا جائے بیمار اونٹ کے پاس تندرست اونٹ کو۔ابوسلمہ نے کہاابوہریرہ ان دونوں حدیثوں کورسولؐ اللہ سے روایت کرتے تھے پھر بعد میں اس حدیث کو کہ "بیماری نہیں لگتی" اسے چھوڑ دیا بیان کرنااور یہ بیان کرتے تھے کہ نہ لایا جائے بیمار اونٹ تندرست اونٹ کے پاس تو حارث بن ابی جوابوہریرہ کے چچازاد بھائی تھے ابوہریرہ سے پوچھا کہ" کیا بات ہے تم دوسری حدیث جواس حدیث کے ساتھ بیان کرتے تھے اب کیوں نہیں بیان کرتے ہو؟"۔ابوہریرہ نے انکار کیا کہ وہ پہلی والی حدیث کونہیں جانتے۔اس بات پر دونوں میں جھگڑا ہوااورابوہریرہ غصے میں آ گئے اور حبش کی زبان میں کچھ کہا (یعنی گالی دی) پھر حارث سے پوچھا" کیا تم سمجھے میں نے کیا کہا؟"(یعنی جوگالی حبش کی زبان میں دی) حارث نے کہانہیں۔ابوہریرہ نے کہا: میں انکار کرتا ہوں کہ میں نے پہلی والی حدیث نہیں کہی۔حارث نے کہا "میں اپنی جان کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ تم اس حدیث کو بیان کیا کرتے تھے"۔ ابوہریرہ حدیث بھول گئے تھے۔ **صحیح مسلم کتاب اسلام باب لا عدوٰی ولا طیرۃ جلد پنجم ص ۳۹۴**۔

ابوہریرہ سے روایت ہے کہ وہ بحرین سے چار لاکھ درہم لائے تھے جب وہ خلیفہ وقت عمرابن خطاب کے پاس آئے تو حضرت عمرابن خطاب نے کہا" اے اللہ اوراسلام کے ! دشمن یااے اللہ اوراسکی کتاب کے دشمن !تم نے اللہ کے مال میں چوری کی تو ابوہریرہ نے کہانہیں بلکہ میں نے تجارت کی اور مال بڑھایا پھر پوچھا کتنالائے کہابیس ہزار(یادرہے کہ خوداُنھوں نے اقرار کیا تھا چارلاکھ لایا تھامگر پرسش پربیس ہزار بتلارہے ہیں) عمر نے حکم دیا کہ اپنے سرمائے اور تنخواہ کودیکھواوراسے لےلواور جوزائد ہوسواُسے بیت المال میں داخل کردو۔(پھر بھی تین لاکھ نودہزارجیب میں اُتارلیااس لئے کہ دس ہزار درہم ان کی تنخواہ تھی) طبقات ابن سعد حصہ چہارم ص ۲۴۶۔

الفاروق میں علامہ شبلی نعمانی اور تذکرۃ الحفاظ میں امام ذہبی لکھتے ہیں کہ ابوسلمہ کہتے ہیں کہ: میں نے ابوہریرہ سے پوچھا کہ کیا آپ عمرابن خطاب کے دور میں اسی طرح

حدیثیں روایت کرتے تھے؟''۔تو ابوہریرہ نے جواب دیا''اگر ایسا کرتا تو عمر مجھکو دُرّے سے مارتے۔ بلکہ علامہ محمود ابوریہ (مصر) اپنی کتاب شیخ المضیرہ ترجمہ شایع کردہ ادارہ عظمت انسانیت کراچی صفحہ ۱۲۹ میں لکھتے ہیں کہ من گھڑت احادیث کی پاداش میں عمر ابن خطاب نے ابوہریرہ کی کوڑوں سے خبر لی تھی۔ابوجعفر محمد بن عبداللہ اسکانی کہتے ہیں کہ ہمارے شیوخ کے نزدیک ابوہریرہ مقدوح (قابل رد ہیں) ہیں اُن کی روایت مقبول نہیں۔عمر ابن خطاب نے ان کو تازیانہ یہ کہہ کر مارا کہ ''تو حدیثیں بہت بیان کرتا ہے۔اور تو اس قابل ہے کہ تجھ کو رسول اللہ پر جھوٹ اور افترا کرنیوالوں میں سمجھا جائے''شرح ابن ابی الحدید جزء ۴ جلد ا ص ۲۴۔ مختلف ذرائع سے یہ روایت ہے کہ عمر ابن خطاب نے ابوہریرہ کو یہ کہتے ہوئے سُنا کہ: تو رسولؐ اللہ کی حدیثیں بیان کرنا چھوڑ دے ورنہ تجھ کو مٹی میں ملا دوں گا''۔

البدایہ والنہایہ ابن کثیر جلد ہشتم ص ۹۲۵ نفیس اکیڈمی کراچی۔

عائشہ نے ابوہریرہ سے کہا''تم رسولؐ اللہ سے وہ حدیثیں بیان کرتے ہو جنہیں میں نے آپؐ سے نہیں سُنا''۔تو ابوہریرہ نے جواب دیا''اے اماں جان! آپ کو (عائشہ) سرمہ دانی اور آئینہ نے اُن احادیث کو سننے سے باز رکھا مجھے ان چیزوں میں سے کسی نے مشغول نہیں کیا۔طبقات ابن سعد جلد دوم صفحہ ۴۰۲۔البدایہ والنہایہ ابن کثیر جلد ہشتم ص ۹۲۸ نفیس اکیڈمی کراچی''میں سرمہ دانی اور خضاب''لکھا ہے۔

مسند ابوداوٗد میں روایت ہے کہ: ہم لوگ بزم عائشہ میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ابوہریرہ کو بھی اُن کے سامنے بیٹھے ہوئے دیکھا۔عائشہ نے پوچھا''ابوہریرہ! تم رسولؐ اللہ کی حدیث اس طرح بیان کرتے ہو کہ ایک عورت پر بلی کی وجہ سے عذاب نازل ہوا؟''۔تو ابوہریرہ نے کہا: ہاں میں نے رسولؐ اللہ سے یہی سُنا۔عائشہ نے کہا''مومن کی عزت اللہ کے نظر میں اس سے کہیں زیادہ ہے کہ بلی کی وجہ سے اُس پر عذاب نازل کرے۔وہ عورت کافرہ تھی (کفر کیوجہ سے اُس پر عذاب نازل ہوا)۔اے ابوہریرہ! جب تم رسولؐ اللہ کی کوئی حدیث بیان کرو تو پہلے یہ غور کرلیا کرو کہ کیا کہہ رہے ہو۔

اس حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ عائشہ کو کتنا اعتماد ابوہریرہ کی حدیث بیانی پر تھا۔
عائشہ نے ایک ہی ساعت میں بکثرت احادیث بیان کرنے پر ابوہریرہ کو کئی بار ملامت کی ہے۔ البدایہ والنہایہ ابن کثیر جلد ہشتم ص ۹۲۸ نفیس اکیڈمی کراچی۔
سنن ابوداؤد مطبع دہلی ص ۱۰۸ میں ہے کہ عبداللہ ابن عمر کہتے ہیں ''ابوہریرہ روایت کے بیان کرنے میں بڑی دلیری کرتے ہیں اور ہم دلیری نہیں کرتے۔
عروہ ابن زبیر نے اپنے باپ کے سامنے ابوہریرہ کو پیش کیا اور ابوہریرہ نے احادیث بیان کرنا شروع کیں ابن زبیر کہتے ہیں کہ: میرے باپ نے کبھی سچ اور کبھی جھوٹ کہا۔ جب ابوہریرہ چلے گئے تو میں نے اپنے باپ سے پوچھا آپ یہ سچ اور جھوٹ کیوں کہہ رہے تھے تو زبیر نے کہا کہ کچھ احادیث سچ تھیں اور کچھ جھوٹ تھیں''۔ البدایہ والنہایہ ابن کثیر جلد ہشتم ص ۹۳۰ نفیس اکیڈمی کراچی۔
عبداللہ ابن عمر نے ابوہریرہ سے کہا ''اباھر! جو کچھ رسولؐ اللہ سے بیان کرر ہے ہو اس پر غور کرلو'' البدایہ والنہایہ ابن کثیر جلد ہشتم ص ۹۲۷ نفیس اکیڈمی کراچی۔
حیوۃ الحیوان دمیری جلد اول ص ۵۰۱ میں ہے کہ ابن حبیب کہتے ہیں ''میں بزم ہارون رشید میں بیٹھا تھا کہ اس مسئلہ کا ذکر ہوا کہ بکری کے تھن میں جب دودھ جمع ہوجائے تو اُس کی بیع جائز ہے یا نہیں؟۔ جب بحث کو طول ہوا یہاں تک کہ اُن کی آوازیں بلند ہوئیں تو بعض نے استدلال کے طور پر کہا کہ یہ حدیث ابوہریرہ سے ہے۔
چنانچہ اس حدیث کو صرف اس لئے رد کردیا کہ یہ روایت ابوہریرہ سے ہے۔
ہارون رشید نے اُن لوگوں کی تائید کی جو ابوہریرہ کو غیر معتبر سمجھتے تھے۔
عقدالفرید جلد ۳ مطبوعہ مصر ص ۶۶ قال له مروان لقد ضیع الله حدیث رسول الله اذلم یروه غیرك ابوہریرہ سے مروان نے کہا: اللہ نے ضایع کردیا حدیث رسولؐ کو اس لئے کہ سوائے تیرے کسی اور شخص نے اس کی روایت نہیں کی۔
شرح ابن ابی الحدید جلد اول مطبوعہ ایران ص ۲۲ میں ہے فرمایا حضرت علی علیہ السلام نے ''آگاہ ہوجاؤ تمام موجودہ اشخاص میں سب سے زیادہ افترا کرنیوالا رسولؐ اللہ پر وہ ابوہریرہ دوسی ہے''۔ اسی صفحہ پر قاضی ابویوسف ناقل ہیں کہ:

میرے استاد ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ اصحاب رسولؐ سب عادل ہیں سوائے چند نفوس کے وہ غیر عادل ہیں اُن میں ابو ہریرہ، اور انس بن مالک ہیں۔

ابو ہریرہ کی یہ حدیث تمام صحاح ستہ میں موجود ہے کہ (معاذ اللہ) آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ایک دفعہ حضرت آدم اور موسیٰ علیہما السلام کے درمیان جھگڑا ہوا حضرت موسیٰ نے پوچھا آپ وہی آدم ہیں جس نے لوگوں کو جنت سے نکالا، اور بدبختی اور شقاوت کے عمیق غار میں دھکیل دیا۔ حضرت آدم نے جواب دیا تم وہی موسیٰ ہو جس سے اللہ ہم کلام ہوا تھا۔ تم مجھے ایسے فعل پر ملامت کرتے ہو جس کو اللہ نے میرے لئے میری پیدائش سے ۴۰ سال قبل میرے مقدر میں لکھدیا تھا۔ پھر آنحضرتؐ نے فرمایا اس جھگڑے میں فحج آدم موسی آدم علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام پر غالب آ گئے۔

یزید بن ہارون نے بیان کیا ہے کہ میں نے شعبہ کو بیان کرتے ہوئے سُنا ہے کہ ابو ہریرہ تدلیس کرتے تھے۔ کبھی حدیث کو رسولؐ اللہ سے نسبت دیتے تھے اور کبھی اُسی حدیث کو کہتے تھے کہ میں نے کعب سے سُنی اور اس میں ایک دوسرے کا امتیاز نہیں رہتا تھا۔ چنانچہ ابو ہریرہ نے ایک حدیث بیان کی" وہ جس نے حالت جنابت میں صبح کی اُس کا روزہ نہیں" اور جب تحقیق کی گئی تو ابو ہریرہ نے کہا" مجھے کسی خبر دینے والے خبر دی ہے اور میں نے یہ رسولؐ اللہ سے نہیں سُنا۔ اسے ابن عساکر نے بھی بیان کیا ہے۔ البدایہ والنہایہ ابن کثیر جلد ہشتم ص ۱۳۱ نفیس اکیڈمی کراچی۔

"شرح ابن ابی الحدید جلد اول مطبوعہ ایران ص ۲۲ میں تحریر ہے کہ اعمش نے روایت ہے کہ ابو ہریرہ معاویہ کے ساتھ عراق مین پہونچے اسوقت بہت سے لوگوں نے اُن کا استقبال کیا اور وہ سنہ جماعت تھا۔ انھوں نے (ابو ہریرہ) جب لوگوں کا مجمع دیکھا تو دوزانو کے بھل بیٹھ گئے اور کئی مرتبہ پیشانی پر ہاتھ مارا اور کہا" اے اہل عراق! تم لوگوں کا یہ خیال ہے کہ میں اللہ اور رسولؐ پر افترا کرتا ہوں اور اپنے کو جہنم میں جلاؤں گا۔ واللہ میں اللہ کو گواہ کر کے کہتا ہوں کہ میں نے رسولؐ اللہ سے سُنا ہے کہ آپؐ نے فرمایا ہے ہر نبی کا ایک حرم ہوتا ہے اور میرا حرم مدینہ ہے جس کی

حدعیر سے ثور تک ہے جو شخص اس شہر مدینہ میں کسی بدعت کو ایجاد کرے گا اُس پر اللہ اور ملائکہ اور تمام دنیا کی لعنت ہو اور میں اللہ کو گواہ کر کے کہتا ہوں کہ علیؑ نے بدعت کی''۔ معاویہ کو جب یہ خبر پہنچی تو اُس نے ابوہریرہ کو اس حدیث کے بیان کرنے کے صلہ میں انعام دیا اور بہت عزت کی اور مدینہ کا گورنر بنایا۔

شرح ابن ابی الحدید جلد اول مطبوعہ ایران ص ۲۱۔ ابوجعفر اسکافی نے کہا ہے کہ معاویہ نے صحابہ اور تابعین کی ایک کمیٹی بنائی کہ تا کہ جھوٹی احادیث بنایا کریں جس کی وجہ سے لوگ حضرت علیؑ سے نفرت کرنے لگیں اور اُن کے لئے انعام مقرر کیا تا کہ لوگ اس کی جانب رغبت کریں چنانچہ جھوٹی احادیث کے بنانے میں اس کمیٹی والوں نے معاویہ کو خوش کرنے کے لئے جھوٹی احادیث بنانا شروع کی۔ اس کمیٹی کے سربراہ ابوہریرہ، عمرو عاص، مغیرہ بن شعبہ اور تابعین میں سے عروہ بن زبیر تھے۔

شریک نے مغیرہ سے بحوالہ ابراہیم بیان کیا ہے کہ ہمارے اصحاب ابوہریرہ کی احادیث کو چھوڑ دیتے تھے۔ اور اعمش نے بحوالہ ابراہیم بیان کیا ہے کہ وہ ابوہریرہ کی ہر حدیث کو نہیں لیتے تھے اور سفیان ثوری نے منصور سے بحوالہ ابراہیم بیان کیا ہے کہ وہ ابوہریرہ میں غور کرتے تھے اور ہر حدیث کو نہیں لیتے تھے سوائے اس حدیث کے جس میں جنت و دوزخ کا حال بیان ہوتا جس سے عمل صالح کی ترغیب ہو۔ اسے ابن عسا کرنے بھی بیان کیا ہے۔ البدایہ والنہایہ ابن کثیر جلد ہشتم ص ۲ ۹۳ نفیس اکیڈمی کراچی۔

جاریہ بن قدامہ صحابی رسولؐ، حضرت علیؑ کے دور خلافت میں جب مدینہ پہونچے تو ابوہریرہ نے مدینہ سے فرار اختیار کیا۔ جاریہ بن قدامہ نے کہا'' واللہ! اگر میں بلی والے (یعنی ابوہریرہ) کو پالیتا تو میں اُس کو ضرور قتل کرتا۔ طبری جلد سوم ص ۴۳۰۔

ابوہریرہ ایک سفر میں تھے اور ان کے ساتھ کچھ لوگ اور بھی تھے جب یہ لوگ ایک مقام پر اُترے تو انہوں نے کھانے کا توشہ دان رکھ کر ابوہریرہ کو کھانے کی دعوت دی تو ابوہریرہ نے کہا میں روزہ سے ہوں چنانچہ وہ لوگ کھانا کھانے لگے جب وہ

فارغ ہونے والے ہی تھے کہ اچانک ابوہریرہ نے کھانا شروع کر دیا۔ابوہریرہ نے جواب دیا میری ہلاکت میرے پیٹ کی وجہ سے ہے اگر میں سیر کروں تو وہ مجھے برانگیختہ کر دیتا ہے اور اُسے بھوکا رکھوں تو وہ مجھے کمزور کر دیتا ہے۔البدایہ والنہایہ ابن کثیر جلد ہشتم ص ۹۳۶ نفیس اکیڈمی کراچی۔

تذکرۃ الخواص الامۃ مطبوعہ ایران ص ۴۰۔اصبغ ابن نباتہ صحابی امیر المومنین علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں میں نے ابوہریرہ سے پوچھا کہ ''تم صحابی رسولؐ کہے جاتے ہو میں اللہ کی قسم دے کر تم سے پوچھتا ہوں کہ کیا تم نے غدیر خم کے موقع پر رسولؐ اللہ کی زبانی سے حضرت علی کے حق میں نہیں سُنا کہ جس کا میں مولا ہوں اُسکا علیؑ مولا ہیں؟ ۔ابوہریرہ نے کہا ''بیشک واللہ میں نے سُنا جو رسولؐ اللہ نے فرمایا۔اصبغ کہتے ہیں کہ میں نے کہا: اے ابوہریرہ !اب تم نے اُس شخص کو دوست رکھا جو پیغمبرؐ کا دشمن ہے اور جو پیغمبرؐ کا دوست ہے اُس سے تم نے دشمنی رکھی۔ابوہریرہ نے ایک آہ سرد کے ساتھ کہا ''انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اس کو سُن کر معاویہ نے کہا: اے اصبغ !اپنی تقریر کو ختم کر۔

امام احمد نے یحیٰ بن سعید بن مسیب (یہ ابوہریرہ کے نواسے تھے) سے بیان کیا ہے کہ جب معاویہ ابوہریرہ کو کچھ عطا کرتے تو ابوہریرہ کا منہ بند رہتا تھا اور جب معاویہ اپنا ہاتھ روک لیتے تو ابوہریرہ بولنے لگتے تھے۔اسے ابن عساکر نے بھی بیان کیا ہے۔البدایہ والنہایہ ابن کثیر جلد ہشتم ص ۹۴۰ نفیس اکیڈمی کراچی۔

(وروی عنه كان يصلی خلف علی رضی الله عنه ويأكل من سماط معاويه يعتزل القتال فسئل عن ذالك فقال الصلواة خلف علی افضل وسماط معاوية ادسم و ترك القتال اسلم هكذا عنه)

اُصابۃ ،ابن حجر جلد اول ص ۵۷۷ میں؛ مولوی عبدالحی مقدمہ ہدایہ میں اور تبصرہ مقدمہ ہدایہ مطبوعہ نولکشور ص ۲۷۰ میں ہے۔روایت کی گئی ہے اِنھیں ابوہریرہ سے کہ نماز میں حضرت علیؑ کی اقتدا کرتے تھے اور کھانا معاویہ کے دسترخوان پر کھاتے تھے اور لڑائی میں علٰحدہ رہتے تھے کسی نے سبب دریافت کیا تو کہنے لگے نماز علیؑ کے اقتدا میں پڑھنا بہتر ہے اور معاویہ کا دسترخوان بہت چکنا ہوتا ہے اور لڑائی سے جان بچانا

یہ سلامتی کا طریقہ ہے۔

عن ابو هريرة أن رسول الله ﷺ قال :اذا نودی للصلاة أدبر الشيطان له ضراط حتی لا يسمع التاذين۔

صحیح بخاری کتاب الاذان باب فضل التاذین :ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ: فرمایا (معاذ اللہ) رسول اللہ ﷺ نے کہ جب نماز کے لئے اذان دی جاتی ہے تو شیطان ریاح خارج کرتا ہوا (Releasing Gas) پیٹھ موڑ کر چل دیتا ہے ریاح آواز اس لئے کہ اذان کی آواز دب جائے تا کہ اذان کی آواز اُس کو یعنی شیطان کو سُنائی نہ دے تیسیر البخاری شرح صحیح بخاری جلد اول کتاب الاذان ص ۴۰۸۔ اس حدیث کا تمام کتابوں میں تذکرہ کیا گیا۔

سئل عن قبلة الصائم فقال اقبلها و اقحفها۔ ابو ہریرہ سے کسی نے پوچھا روزہ دار کو بوسہ لینا کیسا ہے؟ انہوں نے کہا میں تو اپنی بیوی کا بوسہ لیتا ہوں اور اُس کا تھوک چوستا ہوں ۔غریب الحدیث، ابن سلام ج ۴ ص ۱۸۶؛ النھایۃ فی غریب الحدیث ابن الاثیر ج ۴ ص ۱۷۔

ابن کثیر میں ہے کہ بعض لوگوں نے ابو ہریرہ کو سدرہ (جوا) کھیلتے ہوئے دیکھا۔ اسی طرح کی عبارت لغات الحدیث طبع میر محمد کتب خانہ کراچی جلد دوم علامہ وحید الزمان (علامہ وحید الزمان جو محتاج تعارف نہیں انہوں نے تمام صحاح ستہ کا ترجمہ کیا)'' سین''، صفحہ ۱۷ لکھتے ہیں'' **رایت اباهريرة يلعب السدر** ابو ہریرہ کو سدرہ کا کھیل کھلتے ہوئے دیکھا''۔ یہ فارسی لفظ سہ درہ سے عربی میں سدرہ بن گیا یعنی تین خانوں کا کھیل جس مین ہار جیت ہوتی ہے''۔ اسی کے ذیل میں علامہ وحید الزمان لکھتے ہیں '' یہ ایک شیطانی کھیل ہے۔ یحییٰ بن ابی کثیر کا قول ہے کہ اس قسم کا کھیل جن میں ہار جیت ہو درست نہیں ہیں۔ بالاتفاق ناجائز اور حرام ہے''۔

ابو ہریرہ یہ وہ شخصیت ہے کہ ان کا نام نہ کسی اہم معاملہ میں ملتا ہے نہ کسی جنگ یا صلح میں اُن کا ذکر آتا ہے البتہ مورخین نے اتنا ضرور ذکر کیا ہے کہ جنگ موتہ میں یہ بھاگ نکلے تھے۔ مستدرك الصحيحين میں ہے **إلا فرارك يوم**

مؤتة جلد۳ص ۴۲۔ عربی دار الکتب العلمیة بیروت لبنان جلد ۳ ص ۴۵ سلسلہ ۴۳۵۶/ ۶۰۔

ابو ہریرہ کے بدن پر ہمیشہ ریشم ملے ہوئے کپڑے کی چادر دیکھی ہے طبقات ابن سعد حصہ چہارم ۶۴ ۴۔

عبید بن باب سے مروی ہے کہ میں برتن سے ابوہریرہ پر پانی ڈال رہا تھا اور وہ وضو کرر ہے تھے۔طبقات ابن سعد حصہ چہارم ۶۷ ۴۔

جبکہ عبادات میں کسی کو شامل کرنا سخت منع ہے۔

مشہور یہ ہے کہ ابو ہریرہ ۵۹ ھ میں فوت ہوئے اور نماز جنازہ ولید بن عتبہ بن ابوسفیان نے پڑھائی۔

ابو اسحاق السبیعی

ابو اسحاق السبیعی :میزان الاعتدال جلد ۳ ص ۲۷۰ میں مذکور ہے کہ جریر ،مغیرہ سے روایت کرتے ہیں حدیث اہل کوفہ کو ابو اسحاق نے اور الاعمش نے غارت کر دیا،بعض اہل علم کا بیان ہے کہ آخر میں اس کو خلل دماغ ہو گیا تھا اسی وجہ سے لوگوں نے اس کا ساتھ چھوڑ دیا۔

علامہ ابن حجر تہذیب التہذیب جلد ص ۵۹ سلسلہ نمبر ۱۰۰ میں لکھتے ہیں:

ابن حبان نے کتاب الثقات میں لکھتے ہیں کہ مدلس تھا یعنی جعلی حدیثیں بنا تا تھا اور مدلسین کے تذکرہ میں **حسین الکرابیسی و ابو جعفر الطبری** نے اس کو شامل کیا ہے۔

ابو اسحاق ایسا شخص ہے کہ اس نے عمر ابن سعد ایسے شقی سے حدیثیں روایت کی ہیں۔علامہ ذہبی میزان الاعتدال جلد ۳ ص ۱۹۸ میں لکھتے ہیں کہ ابو اسحاق سے ایک روایت شعبہ نے روایت کی جس کو اُس نے عزار بن حریث سے سُنا تھا اور عزار بن حریث نے عمر ابن سعد سے۔ایک شخص کھڑا ہوا اور کہنے لگا تجھے خوف خدا نہیں کہ عمر ابن سعد سے روایت کرتا ہے اس پر وہ رونے لگا اور کہا اب ایسا نہیں

کروں گا۔ عجلی کہتے ہیں بہت سے لوگوں نے عمر ابن سعد سے روایت کی۔ احمد بن زبیر کہتے ہیں کہ میں نے یحییٰ بن معین سے پوچھا کیا عمر ابن سعد ثقہ تھا تو انہوں نے جواب دیا کہ جو شخص قاتل امام حسینؑ ہو وہ کیوں کر ثقہ ہو سکتا ہے۔

عمر ابن سعد کے سلسلہ میں علامہ ابن حجر تہذیب التہذیب جلد ۷ ص ۳۹۶ میں لکھتے ہیں کہ: عمر ابن سعد بن ابی وقاص زہری کنیت ابو حفص تھی یہ مدینہ کا رہنے والا تھا کوفہ میں سکونت اختیار کر لی تھی اس نے اپنے باپ سعد ابن ابی وقاص اور ابو سعید خدریؓ سے حدیثیں روایت کی ہیں۔ ابن ابی خثیمہ، ابن معین سے روایت کرتا ہے کہ حسینؑ کو جس نے قتل کیا وہ کیوں کر ثقہ ہو سکتا ہے۔ حمیدی کہتا ہے کہ ہم سے سفیان بن سالم نے بیان کیا کہ ایک روز عمر ابن سعد نے امام حسین سے کہا کہ ایک جماعت بے عقلوں کی یہ خیال کرتی ہے کہ میں آپ کو قتل کروں گا۔ امام حسینؑ نے فرمایا وہ بے عقل نہیں ہیں واللہ اے عمر ابن سعد ہمارے بعد تجھ کو ملک عراق کے گہیوں بھی کھانے کو نہیں ملیں گے۔ اس کا پوتا ابراہیم ابوبکر بن حفص صحاح ستہ کے رواۃ میں سے ہے۔ اس مذکورہ روایت سے معلوم ہوا کہ امام حسینؑ کا کربلا میں شہید ہونا اور عمر ابن سعد کا قاتل ہونا ایسا مشہور تھا کہ اس زمانے کے لوگ قبل از واقعہ واقف تھے۔

ابو اسحاق سبیعی صرف عمر ابن سعد سے ہی سے روایت نہیں کرتا بلکہ شمر قاتل حسینؑ سے بھی اس نے حدیثیں روایت کی ہیں۔ چنانچہ علامہ ذہبی لکھتے ہیں:

شمر ذی الجوشن اپنے باپ سے روایت کرتا ہے اور ابو اسحاق سبیعی اس سے روایت کرتا ہے مگر شمر اس قابل نہیں کہ اس سے حدیثیں روایت کی جائیں یہ قاتلان حسینؑ سے ہے جس کو مختار کے رفقاء و انصار نے قتل کیا۔ ابوبکر بن عیاش ابو اسحاق سے روایت کرتے ہیں ابو اسحاق کہتا ہے شمر ہم لوگوں کے ساتھ نماز پڑھتا تھا اور کہتا تھا خدایا ہم شریف ہیں ہم کو بخش دے ہم نے کہا کیوں کر تو بخشا جا سکتا ہے حالانکہ تو نے فرزند رسولؐ کے قتل پر مدد کی۔ تو اُس نے جواب دیا "ہمارے حاکموں نے اس کا حکم دیا پھر اگر اس کو انجام نہ دیتے تو گدھوں سے بھی بدتر ہوتے"۔ علامہ ذہبی کہتے ہیں: یہ عذر اور بھی قبیح ہے کیونکہ اطاعت نیک کام میں ہوتی ہے۔ میزان

الاعتدال جلد ۲ ص ۲۸۰۔
اب توکسی کواس میں عذر نہیں ہوسکتا کہ شمر بھی اہلسنت بلکہ صحاح ستہ کے راویوں میں سے ہے کیونکہ بخاری نے ابواسحاق سبیعی سے حدیثیں روایت کیں ہے اور ابواسحاق نے شمر سے حدیثیں لی ہیں اب اس سے بڑھ کر قاتلان امام حسینؑ کی کیا عزت افزائی ہوسکتی ہے وہ رواۃ صحیح بخاری کا استاد تھا۔ اصابہ جلد ۲ ص ۱۳۴۲ ابن حجر لکھتے ہیں: وله حديث عند ابی داؤد من طرق ابی اسحاق عنه ويقال انه لم يسمع منه وانما سمعه من ولده شمر۔۔ اسد الغابة (اردو) جلد ۳ س ۱۹۳ میں بھی یہی لکھا ہے۔

احمد بن ابی الطیب

احمد بن ابی الطیب سلیمان البغدادی المعروف بالمروزی: یہ راوی ہیں صحیح بخاری کے۔ تقریب التہذیب جلد اول ص ۳۷ میں ہے کہ احمد بن ابی الطیب سلیمانی بغدادی ابو سلیمان المعروف بالمروزی صدوق حافظ له أغلاط ضعفه بسببه أبو حاتم وماله فی البخاری سوی حدیث واحد متابعة۔ یہ غلطیاں بہت کرتے تھے اسی وجہ سے ابوحاتم نے ان کو ضعیف بتایا ہے مگر بخاری نے ان سے ایک حدیث لی ہے۔

تہذیب التہذیب ج ۱ ص ۹ ۳ سلسہ ۷۳ ابن حجر لکھتے ہیں ابوحاتم جو اساتذۂ ابن حجر میں داخل ہیں وہ اس راوی کو ضعفاء میں شمار کرتے ہیں۔ تہذیب الکمال ج ۱ ص ۳۵۷ ابو الحجاج یوسف المزی متوفی ۷۴۲ھ طبع مؤسسۃ الرسالۃ ابن حبان نے ان کو منکر حدیث قرار دیا اور کہا لا یجوز لا یحتاج؛ میزان الاعتدال کی جلد ۴ ص ۲۶۹ کے حوالے سے ان کے لکھا گیا کہ حیدثه غیر محفوظ۔

احمد بن بشیر

احمد بن بشیر القرشی :ان سے بخاری اور ترمذی اور ابن ماجہ میں روایت لی گئی ہے یہ عمرو بن ابن حریث کے غلام تھے تہذیب التہذیب جلد اول ص ۱۵، ابن حجر اور میزان الاعتدال ذہبی جلد اول ص ۸۵ نے لکھا کہ دار قطنی نے انہیں ضعیف قرار دیا اور امام نسائی نے **لیس بذالك القوی** لکھا ہے۔ **قال عثمان احمد کان من اھل کوفة ثم قدم بغداد و ھو متروك**۔ عثمان نے کہا کہ احمد بن بشیر کوفہ کا رہنے والا تھا، بغداد آیا اس سے روایت لینا ترک کر دیا گیا تھا۔ ان کی وفات ۱۹۷ھ میں ہوئی۔

احمد بن سالم ابو توبہ

ابو توبة :**نام احمد بن سالم عسقلانی ہے** یہ مشہور ہیں حدیثیں گھڑنے میں۔ ملاحظہ ہو میزان الاعتدال جلد ا ص ۱۰۰۔

اسحاق بن راشد

اسحاق بن راشد الجزری :**طبقات المدلسین سلسلہ ۴ پر** ابن حجر ان کے بارے میں لکھتے ہیں کہ یہ حدیث بیان کرتے وقت زہری (ابن شہاب) کا نام لیتے تھے جب ان کو ٹوکا گیا کہ زہری سے تمہاری ملاقات کہاں ہوئی تو کہنے لگے میں نے اُن سے سُنا نہیں بلکہ اُن کی کتاب میں لکھا دیکھا۔ تہذیب التذیب جلد اول ص ۲۴۸ ابن حجر لکھتے ہیں کہ ابوداؤد طیاسی نے کہا میرے ایک ساتھی نے مجھ سے کہا جو ملک رے کا رہنے والا تھا جس کا نام اسرش تھا کہا کہ میرے پاس محمد بن اسحاق آئے اور کہا کہ مجھ سے اسحاق بن راشد نے اس طرح بیان کیا اسی اثنا میں اسحاق بن راشد آئے وہ کہنے لگے "مجھ سے خود زہری نے کہا، مجھ سے زہری نے کہا"۔ میں نے ان سے پوچھا زہری سے تمہاری ملاقات کہاں ہوئی

تھی اُس (اسحاق بن راشد) نے کہا کہ مجھ سے زہری سے ملاقات نہیں ہوئی تھی۔ مگر میرا گذر بیت المقدس کی طرف ہوا تو وہاں مجھ کو ایک کتاب زہری سے موسوم مل گئی۔ میزان الاعتدال جلد اول ص ۱۹۰ میں لکھتے ہیں کہ لیس بہ بأس اور ابن خزیمة کہتے ہیں لا یحتج بحدیثه۔ یعنی انکی حدیثوں سے استدلال نہیں کیا جاسکتا۔

اسرائیل بن یونس

اسرائیل بن یونس بن ابی اسحاق۔ علامہ ذہبی لکھتے ہیں:
اسرائیل پوتے ہیں اُسی ابی اسحاق کے جن کا ذکر اس سے قبل ہو چکا۔ ابن مدینی کہتے ہیں وہ ضعیف ہے۔ یحییٰ القطان اُس کی مذمت کرتے تھے۔ اس سے ناراض تھے اس سے نہ روایت کرتے تھے اور نہ اس کے شریک تھے۔ میزان الاعتدال جلد ا ص ۲۰۹ سلسلہ ۸۲۰۔ علامہ ابن حجر عسقلانی اپنی کتاب تہذیب التہذیب جلد ا ص ۲۲۹ سلسلہ ۴۹۶ میں لکھتے ہیں:
ابن حزم نے اس کو مطلقاً ضعیف کہا ہے اوران حدیثوں کو رد کر دیا ہے جن کا وہ راوی تھا۔ عثمان بن ابی شیبہ، عبدالرحمن بن مہدی کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ وہ چور تھا جو حدیثوں کو چرایا کرتا تھا۔
طبقات ابن سعد جلد ۶ ص ۳۹۷ نفیس اکیڈمی کراچی میں تحریر ہے کہ لوگ اُن سے بہت سی حدیثیں روایت کرتے تھے اُن میں ضعیف بھی ہیں۔

اسمٰعیل بن ابراھیم

اسمٰعیل بن ابراھیم بن مقسم ابن علیة : علامہ ذہبی میزان الاعتدال جلد اول ص ۲۱۸ میں لکھتے ہیں: سہیل بن شارویہ روایت کرتے ہیں میں نے علی بن حزم کو کہتے سُنا کہ میں نے وکیع سے کہا : ابن علیة کو میں نے نبیذ پیتے دیکھا اور وہ اتنا پیتا تھا کہ بے بس ہو جاتا تھا تو کوئی اُس کو

گدھے پر لاد کر اُس کے گھر تک پہونچا تا تھا۔
ثابت بن اسلم البنانی جس کے متعلق تہذیب التہذیب میں ہے کہ قال یحییٰ القطان اختلط یحییٰ القطان نے کہا کہ وہ پاگل ہے۔تہذیب التہذیب ج ۲ ص ۴۔

اسمٰعیل بن سمیع

اسمٰعیل بن سمیع حنفی : تقریب التہذیب میں ابن حجر جلد اول ص ۹۵ سلسلہ ۴۵۳ لکھتے ہیں کہ یہ راوی سچا ہے مگر اس میں کلام کیا گیا ہے اس لئے کہ یہ خارجی اور الصفر یہ فرقہ سے اس کا تعلق تھا اس سے مسلم نے، سنن ابی داؤد، اور سنن نسائی نے حدیثیں لی ہیں۔ تہذیب التہذیب جلد اول ص ۲۶۶ سلسلہ ۵۵۹ اور میزان الاعتدال جلد ا ص ۲۳۳ میں لکھا ہے۔
وقال محمد بن حمید عن جریر کان یری رأی الخوارج کتبت عنه ثم تکته (الی ان قال) وقال الحاکم قرأت بخط ابی عمرو المستملی ائل محمد بن ابن یحییٰ عن اسمٰعیل بن سمیع فقال کان بیهسیا کان ممن یبغض علی ا۔ یعنی محمد بن حمید جریر سے روایت کرتے ہیں کہ یہ راوی خارجی مذہب رکھتا تھا پہلے میں اس سے روایت کرتا تھا پھر ترک کر دیا حاکم نے کہا کہ میں نے ابو عمر المسلمی کے خط سے یہ مضمون پڑھا ہے کہ محمد بن یحییٰ سے کسی نے اسمٰعیل بن سمیع کے متعلق پوچھا انھوں نے جواب دیا کہ یہ خوارجی مذہب رکھتا ہے اور علیؑ کے دشمنوں میں سے تھا۔ اور علیؑ سے بغض رکھتا تھا۔
خوارج کے بارے میں چند حدیثیں مذکور ہو چکی ہیں۔

اسید بن زید

أسید بن زید بن نجیح الجمال: بخاری نے ان سے روایت لی ہے۔ ان سے هشیم، الحسن بن صاح، شریك، وللیث، وابن مبارك نے روایت کی ہے۔ قال ابن الجنید عن ابن معین کذاب۔ ابن معین

نے انہیں جھوٹا قرار دیا، نسائی نے متروک، ابن حبان نے لکھا یروی عن الثقات المنا کیرویسرق الحدیث "یہ ثقات سے جھوٹی روایتیں کرتا تھا (یعنی کسی معتبر راوی کے حوالے سے) اور حدیثیں چراتا تھا۔ دار قطنی نے ضعیف الحدیث قرار دیا، ابن ما کولا نے ضعفو۔ ابن عدی کہتے ہیں کہ اس کی روایتوں سے ضعف ظاہر ہوتا تھا۔ ال تہذیب التہذیب ابن حجر جلد اول ص ۳۰۱ سلسلہ ۶۲۸۔ میزان الاعتدال ج ۱ ص ۲۵۶۔ سلسلہ ۹۸۶۔

انس بن مالك

کثرت سے احادیث بیان کرنے والوں میں ابوہریرہ کے بعد انس بن مالك بن نظر بن ضمضم کا شمار ہوتا ہے۔ ان کی اماں کا نام ام حرام تھا، ابی طلحہ کی زوجہ تھیں ان کو رسولؐ اللہ کی خدمت میں پیش کیا اور انہوں نے ۹ سال خدمت رسولؐ اکرم کی۔ یعنی ہجرت کے بعد یہ خدمت رسولؐ میں آئے۔ انہوں نے ابوبکر، عمر عثمان اور ابن مسعود سے روایات بیان کی ہیں (طبقات ابن سعد جلد ہفتم ص ۳۸، البدایہ والنہایہ ابن کثیر جلد ۹ ص ۱۶۴ طبع نفیس اکیڈیمی کراچی)۔ واضح رہے کہ اس فہرست میں اہلبیتؑ سے کوئی نہیں ہے۔

احمد بن صالح عجلی نے کہا کہ جذام اور برص کی بیماری میں مبتلا صحابہ میں صرف دو تھے ایک معیقب جن کو جذام کا مرض ہو گیا تھا، اور دوسرے انس کو جن کو برص کی بیماری تھی، ابوجعفر کا کہنا ہے کہ میں نے انس کو بڑے بڑے لقمے کھاتے دیکھا اور اُن کو برص کی بیماری تھی۔ اس بیماری کے سلسلے میں جو معتبر روایت ملتی ہے وہ ابن قتیبہ دینوری نے کتاب المعارف میں لکھا ہے۔ "انس بن مالک کے چہرے پر برص نمایاں تھا جس کہ وجہ یہ بتلائیا جاتی ہے کہ جب حضرت علیؑ نے فرمایا جس نے رسولؐ اللہ سے یہ حدیث من کنت مولاہ فعلی مولاہ کو سُنا ہو وہ گواہی دے، بارہ صحابی نے گواہی دی مگر انس بن مالک اور براء بن عازب نہ اُٹھے اور نہ گواہی

دی۔ حضرت علیؑ نے انس اور براء بن عازب سے پوچھا کہ تم نے کیوں گواہی نہیں دی حالانکہ تم دونوں نے بھی اسی طرح سُنا تھا جس طرح سب نے سُنا، انس بن مالک نے کہا میں بھول گیا مجھے یاد نہیں ہے۔ اس پر حضرت علیؑ نے کہا اگر جھوٹا ہے تو اللہ تجھ پر ایسا سفید نشان لگائے جس کو تو کبھی چھپا نہ سکے۔ چنانچہ یہ برص میں مبتلا ہوا جس کو وہ عمامہ سے چھپانے کی کوشش کیا کرتا تھا۔" **کتاب المعارف لابن قتیبہ ص ۲۵۱**۔

اس حدیث میں بھی لوگوں نے تحریف کی چنانچہ جو **کتاب المعارف طبع مصر مطبعتہ الاسلامیہ مصر ۱۳۵۳**ھ میں یہ لکھ کر اس حدیث کو مشکوک کیا کہ "قال ابو محمد کہ اس میں کوئی اصلیت نہیں ہے" اور اسی کتاب کا دوسرا نسخہ طبع ۷۱۰ھ

Manuscript : Birtish Library Cat Ref: OR : 1491

Dated Last day ofShaban 710 AH (1310 CE)

میں یہ جملہ تحریر نہیں ہے۔

چنانچہ اس روایت کی حمایت میں ابن ابی الحدید معتزلی اپنی کتاب **شرح نہج البلاغۃ** جلد ۱۹ ص ۲۱۷ طبع احیاء الکتب العربیۃ ۱۳۷۸ھ میں پورا واقعہ تحریر کیا۔

ابن قتیبہ کے بارے میں علامہ شبلی نعمانی اپنی کتاب الفاروق میں ص ۳۱۔ میں تحریر فرماتے ہیں کہ "یہ نہایت نامور اور مستند مصنف تھا محدثین بھی اس کے اعتماد اور اعتبار کے قائل ہیں" اور علامہ مودودی اپنی کتاب "خلافت وملوکیت" میں ص ۳۰۹ پر تحریر فرماتے ہیں "ابن کثیر اس کے متعلق لکھتے ہیں کہ وہ ثقہ اور صاحب فضل وشرف تھا۔" **ابن حجر** کہتے ہیں وہ نہایت سچا آدمی تھا" ابن حزم کہتے ہیں "اپنے دین اور علم میں بھروسے کے قابل تھا"۔

کتاب انساب الاشراف میں ہے کہ حضرت علیؑ نے خطبہ دیا کہ کون ہے جو اُٹھے اور یہ گواہی دے کہ آنحضرتؐ نے روز غدیر خم میرے بارے میں کیا یہ نہیں فرمایا تھا؟ ۔ زیر منبر انس بن مالک، براء بن عازب، اور جریر موجود تھے مگر یہ نہیں اُٹھے۔ اس پر حضرت علیؑ نے فرمایا کہ اے اللہ ان کو ایسی نشانی دے جس سے یہ پہچانے جائیں

چنانچہ انس بن مالک کو برص ہو گیا تھا اور براء اندھے بہرے ہو گئے تھے اور جریر پاگل ہو گئے۔ انساب الاشراف بلاذری جلد دوم ص ۳۸۶۔

انس ابن مالک کی تعارف کے لئے امام اعظم ابوحنیفہ کا یہ فرمانا ہی کافی ہے کہ اعلام الاخیار کفوی میں اور میزان شعرانی (اردو) المعروف بہ مواہب رحمانی تالیف علامہ شیخ عبدالوہاب الشعرانی ترجمہ مولانا محمد حیات طبع ایچ ایم سعید کمپنی کراچی جلد اول ص ۱۷۵ میں یہ تحریر فرماتے ہیں کہ ابو مطیع بلخی نے امام اعظم ابو حنیفہ سے پوچھا "اگر کسی امر میں آپ کی رائے ایک ہو اور ابوبکر کی کچھ اور ہو تو کیا آپ کی رائے کو چھوڑ کر ابوبکر کی رائے اختیار کریں گے؟" تو ابوحنیفہ نے کہا "ضرور" علیٰ ہذا القیاس عمر، عثمان اور حضرت علیؑ کے بالمقابل میں اپنی رائے ترک کر دوں گا"۔ پھر امام اعظم ابوحنیفہ نے فرمایا "سوائے انس بن مالک، اور ابوہریرہ، اور سمرہ بن جندب کے تمام صحابہ کے بالمقابل میں اپنی رائے کو ترک کر دوں گا"۔

چند روایتیں جو انس ابن مالک سے تعلق رکھتی ہیں وہ قابل دید ہیں۔

۱۔ کتاب الاوایل ابو ھلال عسکری میں ہے کہ: انس بن مالک کو حجاج نے سابور کا حاکم مقرر کیا تھا جو زمین فارس میں ہے دو سال وہ وہاں رہے مگر نماز ہمیشہ قصر کرتے تھے اور ماہ رمضان کا روزہ نہیں رکھتے تھے اور کہا کرتے تھے "دیکھئے کب ہم یہاں سے معزول ہوتے ہیں"۔

۲۔ وکیع نے ابوطالوت عبدالسلام سے بتایا کہ میں نے انس کے سر پر ریشمی پگڑی دیکھی۔

۳۔ عفان بن مسلم نے خبر دی کہ ہم نے انس کے ہاتھ میں انگوٹھی دیکھی جس میں بھیڑئے یا لومڑی کی تصویر کندہ تھی۔

۴۔ بکار بن محمد نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ صحابہ میں انس بن مالک مال وزر کے بارے سب سے زیادہ حریص تھے۔

۵۔ حماد بن سلمہ سے کہ انس بن مالک نے ایک حدیث رسولؐ اللہ کی بیان کی تو ایک شخص نے پوچھا "کیا آپ نے یہ حدیث رسولؐ اللہ سے سُنی؟"۔ اس پر انس انتہائی

غصہ سے کہنے لگے ''اللہ کی قسم! ہم نے ہر حدیث رسولؐ اللہ سے نہیں سُنی۔ لیکن ہم آپس میں کسی مسلمان کو جھوٹا نہیں سمجھتے''۔ اس کا مطلب تھا میں نے حدیث نہیں سُنی مگر مجھے جھوٹا مت سمجھو۔

۶۔ محمد ابن عبداللہ انصاری سے ہے کہ ''میں نے انس ابن مالک کو دیکھا جسم پر ریشمی منقش چادر تھی سر پر ریشمی پگڑی تھی اور ریشمی ہی جبہ تھا۔

جب لوگوں نے ان کی یہ حالت دیکھی تو پوچھا یہ کیا؟ تم ہم کو ریشم سے منع کرتے ہو اور خود پہنتے ہو اور یہ بھی کہتے ہو کہ فرمایا رسولؐ اللہ نے جس نے دنیا میں ریشم پہنا وہ آخرت میں محروم رہے گا (اس سلسلے میں متعدد روایتیں بخاری اور مسلم میں موجود ہیں)۔ تو انس نے کہا ہمارے امراء ہمیں یہ لباس دیتے ہیں اور ہم سے چاہتے کہ وہ یہ لباس ہمارے جسم پر دیکھیں۔

مذکورہ بالا روایتیں کتاب طبقات ابن سعد جلد ہفتم ۳۸ تا ۴۶ طبع نفیس اکیڈیمی کراچی میں موجود ہیں۔ جس کے مصنف کے بارے میں ہم پہلے تذکرہ کر چکے ہیں۔

۷۔ الزہری کہتے ہیں کہ میں انس بن مالک کے پاس حاضر ہوا تو وہ رو رہے تھے میں نے کہا کیوں رو رہے ہو جواب دیا میں رسولؐ اللہ کے زمانے کی اب کوئی بات بجز نماز کے نہیں دیکھتا تھا مگر اب تم لوگوں نے اُس میں بھی جو چاہا تبدیلی کر لی۔

۸۔ ابن عوف محمد کے حوالہ سے بیان کرتے ہیں کہ جب انس ابن مالک کوئی حدیث رسولؐ بیان کرتے تو بعد کو یہ کہتے تھے یا جیسا رسولؐ اللہ نے کہا ہو۔ اس کا مطلب یہ حدیث من وعن نہیں بیان کرتے تھے۔

۹۔ علی بن یزید بیان کرتے ہیں کہ میں ایک دن حجاج کے ساتھ محل میں تھا اتنے میں انس بن مالک آ گئے حجاج نے کہا ''یہی وہ خبیث فتنہ پرور ہے جو کبھی علیؑ کے ساتھ ہوتا ہے اور کبھی ابن زبیر کے ساتھ مل جاتا ہے اور کبھی ابن الاشعث کا ہمنوا بن جاتا ہے۔ قسم خدا کی میں اس کو اکھاڑ پھینکوں گا۔ علی بن یزید نے بیان کیا یہ سن کر انس نے کہا: کیا میں یا امیر؟ حجاج نے کہا ہاں میری مراد تجھ ہی سے ہے۔ اللہ تیری سماعت ختم کر دے۔ چنانچہ انس وہاں سے چلے گئے۔

حسب بالا ۷ تا ۹ روایتیں البدایہ والنہایہ تاریخ ابن کثیر اردو جلد ۹ ص ۱۶۴ طبع

نفیس اکیڈیمی کراچی سے نقل کی گئی ہیں۔

ایوب بن عائذ

أیوب بن عائذ بن مدلج ۔ ان سے بھی تمام صحاح ستہ نے روایت لی ہے ابن حجر تہذیب التہذیب جلداول ص ۴۲۲ سلسلہ ۶۵۸ لکھتے ہیں کہ یہ ثقہ تھے مگر مرجئۃ فرقہ سے تھے۔ آنحضرتؐ کی حدیث مرجئۃ اور قدریہ فرقہ کے بارے میں کہ یہ اسلام سے خارج ہیں۔ **صِنْفَانِ من امتی لیس تنالھم من شفاعتی المرجئۃ والقدریۃ**: یعنی آنحضرت ﷺ نے فرمایا میری اُمت میں دو گروہ میری شفاعت سے محروم ہیں ایک مرجئۃ اور دوسرے قدریہ۔ تذکرۃ الحفاظ ذہبی حالات امام حسکانی سلسلہ ۱۰۳۲ جلد ۳ ص ۸۰۴ (اردو) طبع اسلامک پبلشنگ ہاؤس لاہور۔

بسر بن ارطاۃ

بُسْرُ بن أرْطاۃ۔ سنن ابوداوٗد، ترمذی اور نسائی نے اس دشمن اہل بیت سے روایت لی ہے۔ ابن حجر اپنی کتاب تہذیب التہذیب جلداول ۴۵۵ سلسلہ ۷۰ طبع دارالفکر بیروت میں ہے کہ یہ دمشق میں رہتا تھا اور معاویہ کے ساتھ اُس نے صفین میں حضرت علی کے خلاف جنگ کی۔ معاویہ نے اس کو یمن کا والی بنایا تھا جہاں پر اس سے کئی افعال قبیح سرزد ہوئے۔ دارقطنی کہتے ہیں کہ یہ صحابی رسول کہلاتا تھا مگر اچھا نہیں تھا،

(**اصحاب سوء**)۔ اس نے نبیؐ اکرم سے کوئی حدیث نہیں سُنی مگر حدیث بیان کرتا تھا۔ اس نے قثم اور **عبدالرحمن، عبیداللہ ابن عباس** کے دونوں بیٹوں اُن کی ماں کے سامنے ذبح کیا۔ چنانچہ اس ماں کو اتنا صدمہ ہوا کہ وہ پاگل ہوگئیں ۔ جب حضرت علیؑ کو اس بات علم ہوا تو آپ نے اس کے لئے بددعا کی۔ ابن حجر لکھتے ہیں کہ یہ **اصحاب سوء** یعنی بُرا صحابی تھا۔ اور سیر اعلام النبلاء

ج ۳ ص ۴۰۹ پر ذہبی نے بھی یہی لکھا ہے۔ ابن حنبل اور دیگر ائمہ نے کہا کہ اُس کا صحابیِ رسول ہونا صحیح نہیں ہے اس لئے کہ وقت وفاتِ رسولؐ اکرم یہ صغیر السن تھا۔ آخر عمر میں یہ پاگل ہو گیا تھا۔ یہ نہایت بُرا آدمی تھا۔ یہ پہلا شخص ہے جس نے مسلمان عورتوں کو فروخت کیا۔ تاریخ طبری جلد ۴ ص ۱۰۷ میں ہے کہ اس نے کثرت سے شیعیانِ علیؑ کو یمن میں قتل کیا۔

الثقات جلد ۲ ص ۲۹۹ طبع دائرۃ المعارف حیدر آباد دکن ہند۔ موسسۃ الکتب الثقافیۃ میں ابن حبان متوفیٰ ۳۵۴ھ لکھتے ہیں کہ یہ جب مدینہ پر قابض ہوا تو منبر رسولؐ پر چڑھ گیا اور اعلان کیا کہ اگر میں معاویہ سے عہد نہ لے چکا ہوتا تو ایک بھی بالغ کو اہل مدینہ کے زندہ نہیں چھوڑتا ۔ جب تک تم لوگ معاویہ کی بیعت نہ کرو گے میں تم میں سے کسی کو بھی زندہ نہیں چھوڑنے کا۔ حضرت جابر بن عبد اللہ الانصاری، مشورہ کے لئے حضرت ام المؤمنین ام سلمہؑ کے پاس آئے اور رائے لی۔ آپ نے فرمایا: اے جابر یہ لوگ تم کو قتل کر دیں گے میری رائے ہے کہ تم بیعت کر لو حالاں کہ یہ بیعت معاویہ اصل میں بیعت گمراہی ہے (بیعت ضلالۃ)''۔ ۸۶ھ زمانہ ولید بن عبد الملک میں یہ پاگل ہو کر مر گیا۔

بشر بن رافع

بشرُ بن رافع الحارثی :ان سے بھی بخاری اور دیگر نے روایت لی ہے۔ تقریب التہذیب جلد اول ص ۶۹ سلسلہ ۷۳۰ طبع دار الفکر بیروت میں مذکور ہے کہ ضعیف الحدیث۔ حدیث میں ضعیف ہیں۔ تہذیب التہذیب جلد ۱ ص ۶۹۴ سلسلہ ۷۲۹ طبع دار الفکر بیروت میں ابن حجر لکھتے ہیں قال عبد اللّٰہ بن أحمد عن ابیہ (بن حنبل) لیس بشئی، ضعیف فی الحدیث۔ وقال البخاری لا یتابع فی حدیثہ، قال الترمذی یضعف فی الحدیث وقال النسائی ضعیف، وقال ابو حاتم ضعیف الحدیث منکر الحدیث، لا نری لہ حدیثا قائما۔ وقال الحاکم لیس بالقوی۔ الخ

۔عبد اللہ بن احمد بن حنبل اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں یہ بے حیثیت ہے اس کی حدیثیں ضعیف ہوتی ہے، بخاری کہتے ہیں حدیث میں اس کی پیروی نہ کی جائے، ترمذی کہتے ہیں حدیث میں یہ ضعیف سمجھے گئے، نسائی نے بھی ان کو ضعیف قرار دیا ابو حاتم لکھتے ہیں یہ ضعیف الحدیث ہیں بلکہ ان کی حدیثیں جھوٹی ہوتی ہیں کوئی صحیح حدیث میں نے اِن کی نہیں دیکھی۔ عقیلی نے ان کی حدیثوں سے انکار کیا، دار قطنی نے بھی انکار کیا۔

بشیر بن مہاجر

بشیر بن المهاجر الغنوی الکوفی :طبقات المدلسین میں **ابن حجر** سلسلہ نمبر ۳۸ صفحہ نمبر ۸۲ پر تحریر فرماتے ہیں کہ یہ تدلیس کرتا تھا۔ تہذیب التہذیب جلد ا ص ۴۸۷۔ اثرم، سے نقل کرتے ہیں بشیر بن مہاجر کی حدیثیں نا قابلِ قبول ہیں میں نے اُس کی حدیثوں کو پرکھا تو یہ عجیب باتیں نقل کرتا ہے ابن حبان ثقات میں شامل کر کے کہتے ہیں کہ یہ انس سے روایت کرتا ہے حالانکہ اُس نے انس کو نہیں دیکھا۔ عجلی کہتے ہیں کہ یہ کوفہ کا رہنے والا تھا عقیلی کہتے ہیں کہ یہ مرجئہ فرقہ کا تھا، ساجی کے نزدیک اس کی حدیثیں جھوٹی ہیں۔
تقریب التہذیب جلد اول ص ۲۷ سلسلہ نمر ۶۸۷ ہے کہ اس کی حدیثیں کمزور ہیں اور یہ مرجئہ فرقہ سے تھا۔
میزان الاعتدال جلد اول ص ۳۳۰ میں کم وبیش یہی لکھا ہے اس اضافہ کے ساتھ کے بخاری نے کہا کہ یہ بھول جاتا تھا۔ ابن عدی نے بھی اس کی حدیثوں کو ضعیف بتلایا ہے۔

بکار بن عبد العزیز

بکار بن عبد العزیز :ان سے بھی صحاح ستہ میں روایت لی گئی ہیں ۔
میزان الاعتدال جلد اول ص ۳۴۱ سلسلہ ۱۲۶۱ میں ذہبی لکھتے ہیں ابن معین نے کہا

کہ یہ کوئی وقعت نہیں رکھتے۔ابن عدی نے انہیں ضعیف راویان میں شامل کیا، عقیلی نے بھی انہیں ضعیف قرار دیا۔
تہذیب التہذیب جلداول ص ۴۹۹ ابن حجر عسقلانی میں ہر ایک نے ان کو ضعیف قرار دیا۔

ثور بن زید

ثور بن یزید: یہ بھی قدری مذہب سے تعلق رکھتے تھے اوران کو مجھول لکھا گیا ہے میزان الاعتدال جلد ا ص ۳۷۳۔

حارث بن عمیر

الحارث بن عمیر البصری: میزان الاعتدال جلداول ص ۴۴۰ سلسلہ ۱۶۳۸ میں ذہبی نے اورتہذیب التہذیب جلد دوم ص ۱۳۲ سلسلہ ۱۰۸۶ ابن حجر عسقلانی نے لکھا کہ قال ابو زرعة وابو حاتم والنسائی وما أراه الا بين الضعفاء فان ابن حبان قال فی الضعفاء، روی عن الاثبات الاشياء الموضوعات، وقال حاكم روی عن حميد و جعفر الصادق علیہ السلام أحاديث موضوعة۔ ابو ذرعة، ابو حاتم اور نسائی نے ان کی حدیثوں کوضعیف قرار دیا، اور ابن حبان نے لکھا ہے کہ یہ نہ صرف ضعیف ہے بلکہ ثقہ لوگوں کے حوالے سے یہ حدیثیں گھڑتا تھا۔ حاکم نے لکھا کہ یہ حمید اور امام جعفر الصادق (علیہ السلام) کے حوالے سے موضوع حدیثیں بیان کرتا تھا۔ ابن حجر نے اس میں مزید لکھا کہ ابن جوزی نے ابن خزیمۃ کے حوالے سے لکھا کہ یہ جھوٹا ہے۔

حبیب بن ثابت

حبیب بن ثابت: ان کے بارے میں ابن حبان کا یہ قول ہے کہ یہ جھوٹا تھا اور تدلیس کرتا تھا۔ تہذیب التہذیب جلد ۲ ص ۱۵۶ ابن حجر۔

حبیب بن مسلمة

حبیب بن مسلمة: سنن ابوداؤد،، ابن ماجہ میں میں ان سے روایت لی گئی ہے۔ انساب الاشراف میں بلاذری اور طبری میں باب ذکر ما کان خوارج میں جلد ۴ ص ۵۲ اور تاریخ ابن خلدون حصہ اول ص ۵۳۶ (اردو) نفیس اکیڈیمی کراچی میں یہ مذکور ہے کہ حضرت علی نماز صبح کے قنوت میں اس طرح لعنت کرتے تھے۔ **اللهم العن معاوية وعمرا وحبيبا و عبدالرحمٰن والضحاك بن قيس والوليد وابا الاعور۔** ی ہ جنگ صفین میں معاویہ کا دست و بازو بنا رہا اور جب معاویہ نے حضرت علیؑ کے پاس اس کو گفتگو کے لئے بھیجا تو اس نے کہا کہ عثمان خلیفہ برحق تھے اور تم نے اس کی زندگی ختم کردی اگرانھوں نے قتل کیا ہے تو ان کے قاتلوں کو ہمارے حوالے کردو۔ تاریخ ابن خلدون جلد ۴ ص ۳۵۱۔

حجاج بن ابی زینب

حجاج ابن ابی زینب: انھیں امام احمد بن حنبل، ابن مدینی، امام نسائی، دارقطنی اور ابن معین ہر ایک نے غیر معتبر قرار دیا ہے۔ میزان الاعتدال جلد ۱ ص ۴۶۲ سلسلہ نمبر ۱۷۵۶۔

حجاج بن یوسف

حجاج بن یوسف بن أبي عقيل الثقفي: تہذیب التہذیب جلد ۲ ص ۱۸۶ میں مذکور ہے کہ یہ ۴۵ ہجری میں پیدا ہوا اور اس کا باپ شیعیان معاویہ میں سے تھا۔ مروان کے ہمراہ اس نے مصعب ابن زبیر اور عبد اللہ ابن زبیر سے جنگ کی اور ان کا قاتل ہے۔ اسی کے حکم سے کعبہ پر منجنیق

سے پتھر پھینگے گئی اور کعبہ کی تاراجی ہوئی۔اس کے ظلم کے اور فساد کی کوئی انتہا نہیں۔بخاری نے اعمش کے حوالے سے اس کی روایت لی ہے اور مسلم نے بھی اس سے روایت لی ہے۔تقریب التہذیب جلد اول ص ۱۰۷ میں اس کو الظالم المبیر کے نام سے تعارف کیا گیا ہے۔میزان الاعتدال جلد اول ص ۴۶۶ سلسلہ ۱۷۵۳ میں نسائی کا قول ہے کہ لیس بثقة۔یہ ثقہ نہیں ہوسکتا۔ سنہ ۹۵ ھ میں واصل جہنم ہوا۔

حریز بن عثمان

حریز بن عثمان الرجی: یہ بھی راویان صحاح میں ہے تقریب التہذیب جلد اول ص ۱۱۱ سلسلہ ۱۲۳۸ میں مذکور ہے کہ ثقة رُمی بالنصب یہ ثقہ ہے مگر وہ ناصبی یعنی دشمن اہل بیتؑ ہونے سے نسبت دی گئی ہے۔تہذیب التہذیب جلد دوم ص ۲۱۹ تا ۲۲۲ میں اس کے حالات بیان کے گئے ہیں غور طلب یہ ہے کہ یہ حضرت علیؑ کی برائیاں کرتا تھا یتنقص علیا۔ و کان یحمل علی علی علیہ السلام

وقال الحسن بن علی الخلال سمعت عمران بن ایاس سمعت حریز بن عثمان یقول :لا أحبه قتل آبائی۔ یعنی علیا کہا کہ میں علیؑ سے محبت ہرگز نہیں کرسکتا اس لئے کہ اُنھوں نے میرے آباء کو قتل کیا تھا۔

قال الضحاك بن عبد الوهاب :وهو متروك متهم :ضحاک نے کہا یہ متروک ہے اور الزام سے بری نہیں ہے۔

حدثنا اسمعیل بن عیاش سمعت حریز بن عثمان یقول :هذا الذی یرویه الناس النبی ﷺ أنه لعلی :انت منی بمنزلة هارون من موسیٰ حق :ولکن أخطا السامع ,قلت فما هو؟ فقال :إنما هو أنت منی بمنزلة قارون من موسیٰ؛ قلت :عمن ترویه؟ قال: سمعت الولید بن عبد الملك یقوله وهو علی المنبر۔ یعنی مجھ سے اسماعیل بن عیاش کہا وہ کہتے ہیں کہ میں نے حریز بن عثمان سے یہ سُنا کہ یہ حدیث

جس کولوگ نبیؐ اکرم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا یا علی تم کو مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارون کو موسیٰ سے۔ یہ سچ ہے مگر سننے والوں کو دھوکا ہوا نبیؐ اکرم نے درحقیقت یہ فرمایا تھا (معاذ اللہ) یا علی تم کو مجھ سے وہی نسبت ہے جو قارون کو موسیٰ سے تھی۔ میں نے پوچھا کہ آپ نے یہ حدیث کس سے سُنی کہنے لگا میں نے منبر پر ولید بن عبدالملک کو کہتے ہوئے سُنا۔ اسی تہذیب التہذیب میں ص ۲۲۲ پر ہے کہ قال غنجار :قيل ليحيى بن صالح :لم تكتب عن حريز؟ فقال : كيف أكتب عن رجل صليت معه الفجر سبع سنين فكان لا يخرج من المسجد حتى يلعن عليا سبعين مرة: یعنی غنجار کہتے ہیں کہ کسی نے یحییٰ بن صالح سے پوچھا تم حریز بن عثمان سے روایت کیوں نہیں لیتے؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں کیسے اُس مرد کی حدیث لکھوں میں نے نماز صبح حریز کیساتھ سات سال پڑھی ہے جب تک وہ ۷۰ مرتبہ حضرت علیؑ پر لعنت نہیں کر لیتا تھا مسجد سے نہیں نکلتا تھا اور ابن حبان کہتے ہیں یہ ۷۰ مرتبہ صبح اور ۷۰ مرتبہ شام لعنت کرتا تھا۔ کہتا تھا کہ حضرت علی نے اُس کے آباء واجداد کے سر کاٹے تھے۔ اسی طرح کا ذکر میزان الاعتدال جلد اول ص ۴۷۵ سلسلہ ۱۷۹۲ میں ہے۔ یہ ۱۶۳ھ میں فوت ہوا

حسن بن ابی الحسن البصری

الحسن بن أبي الحسن البصري :طبقات المدلسين ص ۲۹ میں ابن حجر لکھتے ہیں وصفه بالتدليس الاسناد نسائی وغيره۔ یعنی امام نسائی نے اور دیگر نے ان میں تدلیس کرنے کا عیب بتلایا۔ تقریب التہذیب جلد ۱ ص ۱۱۵ سلسلہ ۱۲۸۳ اور تہذیب التہذیب جلد ۲ ص ۲۴۶ تا ۲۴۸ میں ہے وكان يرسل كثيرا ويدلس قال البزار كان يروي عن جماعة لم يسمع منهم فيتجوز ويقول :حدثنا وخطبنا يعني قومه الذين حدثوا وخطبوا بالبصرة: یعنی حسن بصری ارسال بہت کرتے تھے اور تدلیس بھی

بہت کرتے تھے بزار کہتے ہیں کہ جن لوگوں سے حسن بصری نے سُنا نہیں اُن سے روایت کرتے ہیں اور صرف اپنی روایت کو باوثوق کرنے کے لئے کہدیا کرتے تھے کہ خطبنا یا حدثنا یعنی اس سے مراد یہ لیتے تھے کہ جن لوگوں نے بصرہ میں حدیث بیان کی یا خطبہ پڑھا۔

دور جدید کے مشہور عالم علامہ شبلی نعمانی اپنی تصنیف سیرۃ النعمان ص ۱۸۱، طبع مدینہ پبلشنگ کراچی میں لکھتے ہیں : حسن بصری نے متعدد روایتوں میں کہا حدثنا ابو ھریرہ یعنی مجھ سے بیان کیا ابوہریرہ نے حالانکہ وہ ابوہریرہ سے کبھی نہیں ملے آگے تحریر کرتے ہیں کہ محدث بزار نے لکھا ہے کہ حسن بصری نے اُن لوگوں سے روایت کی ہے جن سے وہ کبھی نہیں ملے اور تاویل کرتے تھے کہ وہ حدیث اُن لوگوں سے سُنی ہے (بحوالہ فتح المغیث ص ۱۷۱)۔ چند سطور کے بعد لکھتے ہیں یہ امر اس لئے کہ یہ غلط بیانی تھی۔ حدیث کے اسناد کو مشتبہ کر دیتا تھا کیونکہ راوی نے جب خود حدیث نہیں سُنی تو درمیان میں کوئی واسطہ ضرور ہوگا اور چونکہ راوی نے اُس درمیان والے کا نام نہیں لیا اس لئے اِس کے ثقہ اور ثقہ ہونے کا حال معلوم نہیں ہوسکتا، صرف حُسن ظن پر دارومدار رہ گیا۔ امام ابوحنیفہ نے اس طریقہ کو ناجائز قرار دیا اور ان کے بعد اور ائمہ حدیث نے بھی ان کی متابعت کی۔

شرح نہج البلاغۃ ابن ابی الحدید معتزلی جلد ۴ ص ۹۵ : و مما قیل انہ یبغض علیا و یذمہ الحسن بن ابی الحسن البصری، ابو سعید روی عنہ حماد بن انہ سلمۃ قال لو کان علی یاکل الخشف بالمدینۃ لکان خیرا مما دخل فیہ و رواہ عنہ انہ کان من المخذولین عن نصرہ: یہ اُن لوگوں میں سے ہے جن کے متعلق کہا گیا ہے کہ وہ حضرت علی علیہ السلام سے بغض رکھتے تھے اور اُن کو بُرا کہتے تھے۔ حسن بصری سے حماد بن سلمہ نے روایت کی ہے کہ حسن بصری کہتے تھے کہ اگر حضرت علیؑ مدینہ میں قیام کرتے اور خشک روٹیوں پر قناعت کرتے تو بہتر تھا اس امر سے جس میں آپ نے مداخلت فرمائی۔ ان محدثوں نے یہ بھی روایت کی ہے حسن بصری اُن لوگوں میں تھے جنہوں نے حضرت علی کی مدد نہیں کی اور آپ کی رفاقت چھوڑ دی۔

اس کتاب اوراسی صفحہ پر خود حسن بصری سے روایت ہے کہ ایک دن حسن بصری نماز کے لئے وضو کر رہے تھے وسوسہ بہت تھا اس لئے اعضاء پر بہت پانی ڈال رہے تھے حضرت علیؑ نے بھی ان کی حالت دیکھی اور فرمایا اے حسن تم نے بہت سا پانی ضرورت سے زیادہ صرف کیا تو حسن بصری نے جواب دیا آپ نے مسلمانوں کا خون اس سے کہیں زیادہ بہا دیا ہے۔ حضرت علیؑ نے پوچھا کیا تجھ کو رنج پہنچا کہنے لگے کہ بیشک۔اس پر حضرت علی نے کہا تو ہمیشہ رنج میں رہے گا چنانچہ اس وجہ سے وہ ہمیشہ مکدر اور رنجیدہ رہا۔ یہ ۱۱۰ھ میں فوت ہوا۔

حصین بن نمیر

حصین بن نمیر الواسطی: تقریب التہذیب جلد ا ص ۱۲۸ سلسلہ ۱۴۴۶ میں ہے ان سے بخاری اور دیگر صحاح میں حدیثیں لی گئی ہیں کہ لا بأس به رمی بالنصب ان سے حدیث لینے میں کوئی حرج نہیں بے شک یہ ناصبی تھا۔تہذیب التہذیب جلد ۲ ص ۳۵۷ میں مذکور ہے کہ قال ابن ابی خیثمة :قلت لابی :لم لا تکتب عن ابی محصن؟ قال :أتیته فاذا هو یحل علی علی ابن ابی طالب فلم اعد إلیه :وقال حاکم أبو حمد :لیس بالقوی عندهم۔ یعنی ابن ابی خیثمة کہتے ہیں میں نے اپنے باپ سے پوچھا کہ آپ ابی محصن سے کوئی روایت کیوں نہیں لیتے انھوں نے جواب دیا میں ایک دن اس کے پاس گیا تو یہ حضرت علی کو نشانہ بنایا کرتا تھا (یعنی بُرا کہتا تھا) اس دن سے میں اس کے پاس نہیں گیا اور حاکم نے کہا یہ محدثین کے نزدیک قوی نہیں ہے
۔

میزان الاعتدال جلد اول ص ۵۵۴ سلسلہ ۲۰۹۸ میں مذکور ہے کہ عن ابن معین قال :لیس بشئی۔ یعنی ابن معین نے کہا کہ یہ کوئی وقعت نہیں رکھتے۔

حفص بن غیاث

حفص بن غیاث : علامہ ذہبی لکھتے ہیں کہ یہ کثیر الغلط یعنی کثرت سے غلطیاں کرتے تھے۔ میزان الاعتدال جلد ا ص ۵٦٨۔

حکیم بن ابی جبیر

حکیم بن ابن جبیر الاسدی : تہذیب التہذیب جلد دوم ص ۴۰٦ سلسلہ ۱۵۲۷ میں ہے کہ قال احمد ضعیف الحدیث مضطرب و قال ابن معین لیس بشئی، وقال معاذ قلت لشعبة حدثنی بحدیث حکیم بن جبیر قال : أخاف النار۔ وقال یعقوب بن شیبة : ضعیف الحدیث وقال أبو حاتم ضعیف الحدیث، منکر الحدیث، قال النسائی : لیس بالقوی : وقال الدار قطنی : متروك، وقال أبی داود : لیس بشئی۔ یعنی احمد کہتے ہیں یہ ضعیف الحدیث اور مضطرب ہے۔ ابن معین کہتے ہیں یہ کچھ بھی نہیں، معاذ بن معاذ کہتے ہیں میں نے شعبہ سے کہا کہ تم حکیم بن جبیر کی کوئی حدیث بیان کرو۔ انھوں نے کہا کہ مجھ کو جہنم کا خوف ہے۔ یعقوب بن شیبة نے کہا کہ یہ حدیث میں ضعیف ہیں، ابوحاتم نے بھی ایسا ہی کہا، اور اُن کے حدیثوں سے لینے سے انکار کیا۔ امام نسائی نے کہا کہ ان کی حدیثیں قوی نہیں دار قطنی نے ان کی حدیثیں متروک کر دیں۔

میزان الاعتدال جلد اول ص ۵۸۳ سلسلہ ۲۲۱۵ میں بھی ایسا ہی لکھا مزید یہ کہ الجوزجانی نے بھی انہیں کذاب کہا ہے۔ یہ ۱۸۳ھ میں فوت ہوئے۔

حمادبن ابی سلیمان

حماد بن أبی سلیمان مسلم الاشعری :طبقات المدلسین میں صفحہ ۳۰ سلسلہ ۴۵ پر ان کے بارے میں لکھا ہے کہ ذکر الشافعی ان شعبة حدث بحدیث عن حماد عن ابراهیم قال فقلت لحماد سمعته من ابراهیم قال لا اخبرنی به مغیرة بن مقسم عنه۔ امام شافعی کہتے ہیں کہ شعبہ نے ایک حدیث حماد سے روایت کی کہ وہ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں۔ میں نے حماد سے پوچھا کیا اس حدیث کو تم نے ابراہیم سے سُنا ؟ حماد نے جواب دیا میں نے ابراہیم سے نہیں سُنا بلکہ مغیرہ بن مقسم نے ابراہیم کی روایت کے ذریعہ مجھے خبر دی ،تقریب التہذیب جلد اول ص ۱۳۸ سلسلہ ۱۵۵۹ حماد بن ابی مسلمان فقیه صدوق له اوهام، ورمی بالارجاء۔ یہ ثقہ ہیں مگر وہمی ہے اور اس کو فرقہ مرجئہ سے نسبت دی گئی ہے۔ تہذیب التہذیب جلد ۲ ص ۴۲۵ میں بھی یہی مذکور ہے۔ میزان الاعتدال جلد اول ص ۵۹۵ میں اس اضافہ کے ساتھ کے بقول الاعمش یہ غیر ثقہ ہیں۔ یہ ۱۲۰ھ میں فوت ہوا۔

حمادبن سلمہ

حماد بن سلمہ: علامہ ابن حجر لکھتے ہیں کہ **تغیر حفظه بالاخر** اس کا خلل دماغ ہو گیا تھا۔ تہذیب التہذیب جلد ۳ ص ۱۱۔ میزان الاعتدال جلد اول ص ۵۹۱۔

خالد بن سلمة

خالد بن سلمة بن العاص المعروف بالفأفاء

:التہذیب التہذیب جلد دوم ص ۵۱۴ سلسلہ ۱۷۰۰ میں ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں:

وقال محمد بن حمید بن جریر :کان الفافا رأسا فی المرجئة وکان یبغض علیا۔ وذکر ابن عائشة أنه کان ینشد بنی مروان الاشعار التی هجی بها المصطفیٰ ﷺ۔ یعنی محمد ابن حمید جریر سے روایت کرتے ہیں کہ خالد بن سلمة فافاء رئیس تھا فرقہ مرجئہ کا اور حضرت علی سے بغض رکھتا تھا اور ابن عائشہ نے ذکر کیا کہ یہ اولاد مروان کو وہ اشعار سنایا کرتا تھا جن میں محمد مصطفی ﷺ کی ہجو کی گئی تھی۔

ظاہر ہے جو رسولؐ اکرم کی ہجو کرے وہ مسلمان کب رہا۔ ایسے لوگوں سے صحاح میں روایت لی گئی ہے۔ تقریب التہذیب میں جلد اول ص ۱۵۰ میں بھی یہی لکھا کہ مرجئہ فرقہ سے اس کا تعلق تھا اور وہ ناصبی تھا۔

میزان الاعتدال جلد اول ص ۶۳۱ سلسلہ ۲۴۲۶ میں ہے کہ کان مرجئا یبغض علیا۔ إن أبا جعفر قطع لسانه ثم قتله سنة ۱۳۲۔ یعنی یہ مرجئہ فرقہ کا تھا اور حضرت علیؑ سے بغض رکھتا تھا۔ پہلے اس کی زبان کاٹی گئی پھر اس کو ۱۳۲ھ میں قتل کیا گیا۔

خالد بن عبد اللہ

خالد بن عبد اللہ القسری۔ یہ بھی صحاح کے راویوں میں سے ہیں۔

تہذیب التہذیب جلد دوم ص ۵۲۰ سلسلہ ۱۷۰۸ میں ان کے بارے میں ابن حجر لکھتے ہیں کہ: قال یحیی الحمانی :قیل لسیار :تروی عن خالد؟ قال إنه کان أشرف من أن یکذب۔ وقال عبد اللہ بن أحمد بن حنبل: سمعت یحیی بن معین، قال :خالد بن عبد اللہ القسری کان والیا

لبني أمية وكان رجل سوء وكان يقع في علی ابن ابي طالب رضی الله عنه، قال عقيلي لا يتابع على حديثه، وله أخبار شهيرة وأقوال فظيعة ذكرها ابن جرير، وأبو الفرج الأصبهاني، والمبرد، وغير هم۔ یحییٰ حمانی کہتے ہیں کہ: سیار سے میں نے پوچھا کہ کیا تم خالد سے روایت کرتے ہو؟ اُنھوں نے جواب دیا کہ وہ وقت قریب ہے کہ وہ جھوٹا ثابت ہو۔ عبداللہ ابن احمد بن حنبل کہتے ہیں کہ میں نے یحییٰ بن معین سے سُنا کہ وہ بنی اُمیہ کے جانب سے گورنر تھا اور خراب لوگوں میں سے تھا اور حضرت علیؑ کو برا کہتا تھا۔ عقیلی نے کہا اس حدیثوں متابعت نہ کی جائے گی اس کے بُرے اقوال بہت شہرت رکھتے ہیں جن کا ذکر ابن جریر (طبری) ابو الفرج اصفہانی اور مبرد وغیرہ نے کیا ہے۔

النصائح الكافيه لمن يتولیٰ معاوية محمد بن عقیل متوفیٰ ۱۳۵۰ھ طبع دار الثقافة قم ص ۱۰۵ میں تحریر کرتے ہیں کہ واعجب من هذا ماذكره المبرد في الكامل قال خالد بن عبد الله القسري لما كان امير العراق كان يلعن عليا عليه السلام على المنبر فيقول اللهم ۔۔۔۔علی ابن ابي طالب بن عبد المطلب بن هاشم صهر رسول الله وابا الحسن والحسين ثم يقبل على الناس ويقول هل كنيت۔ یعنی اس سے زیادہ تعجب کی وہ بات ہے کہ جس کا ذکر مبرد نے کامل میں کیا ہے خالد بن عبد اللہ بن قسری جب عراق کا حاکم ہوا تو منبر پر حضرت علیؑ پر لعنت کرتا تھا اور یہ کہتا تھا کہ اے اللہ۔۔۔۔علی ابن ابی طالب بن عبد المطلب بن ہاشم جو رسول کے داماد اور حسن اور حسین کے باپ ہیں۔ پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہو کے کہنے لگا کہ کیوں میں نے صاف صاف بات کہی ہے کوئی اشارہ و کنایہ سے نہیں کہا۔ (یعنی کھلم کھلا لعنت کی) اس کو ۱۲۶ھ میں قتل کیا گیا۔

خالد بن مهران

خالد بن مہران ہے علامہ ابن حجر تہذیب التہذیب جلد ۳ ص ۱۰۴ میں اور علامہ ذہبی اپنی کتاب میزان الاعتدال جلد ا ص اور طبقات مدلسین ص ۲۰ میں مذکور ہے قال ابو حاتم یکتب حدیثه ولا یحتج۔ کہ اس کی احادیث قابل حجت نہیں اور اس سے استدلال نہیں کیا جا سکتا، اس کا حافظہ خراب ہو گیا تھا۔

خلاد بن یحییٰ

خلاد بن یحیی بن صفوان السلمی :ان سے بخاری ترمذی، ابو داؤد نے روایت لی ہے انکی تعریف میں تہذیب التہذیب جلد دوم ص ۵۹۳ سلسلہ ۱۸۲۹ میں ہے کہ قال أحمد ثقة أو صدوق، ولكن كا يرى شيئا من الارجاء یعنی امام احمد کہتے ہیں یہ ثقہ تھے مگر ان کا اعتقاد فرقہ مرجئہ کا سا تھا۔ اور قلت للدارقنی :فخلاد بن يحيى؟ قال إنما أخطا في حديث دارقطنی نے پوچھا اور خلاد بن یحیی کے بارے میں؟ تو جواب دیا اُس نے خطا کی حدیث میں۔ ان کا ذکر میزان الاعتدال جلد اول ص ۶۵۷ سلسلہ ۲۵۲۶ میں بھی ہے

خلف بن خليفة

خلف بن خليفة بن الصاعد: تقریب التہذیب میں جلد اول ص ۱۵۷ ہے صدوق اخلتلط فی الاخر وادعی رأی عمرو بن حریث الصحابی فأنكر عليه ذلك ابن عيينه و أحمد۔ یعنی پہلے یہ سچ کہتا تھا بعد میں بگڑ گیا۔ یہ دعویٰ کیا تھا کہ اس نے عمرو بن حریث صحابی کو دیکھا ہے مگر ابن عیینہ اور امام احمد نے اس دعوے کو غلط قرار دیا۔ تہذیب التہذیب جلد دوم ص ۵۷۱ سلسلہ ۱۷۹۱ میں بھی ایسا ہی مذکور ہے۔ مزید یہ و کان أبو داود لا يحدث عن خلف ابن دائود نے کہا خلف سے حدیث نہ لی جائے۔ میزان

الاعتدال جلداول ص ۲۶۰ میں ہے کہ قال ابن سعد :تغیر قبل موته واختلط۔ بعد میں یہ بدل گیا تھااور روایتوں میں اختلاط کرتا تھا۔ ۱۷۱ھ میں فوت ہوا۔

داؤد بن حصین

داؤد بن حصین الاموی :تقریب التھذیب جلد اول ص ۱۶۲ سلسلہ ۱۸۴۲ ثقة إلا فی عکرمة ورُمی برأی الخوارج

یعنی ثقہ ہے سوااس کے کہ جو روایت عکرمہ سے روایت کرتا ہے اور یہ خوارج مذہب رکھتا تھا۔اور تہذیب التہذیب جلد سوم ص ۴ سلسلہ ۱۸۴۲ میں ابن حجر سے ہے کہ یہ اپنے باپ سے روایت کرتا تھا،عکرمہ سے ابی سفیان غلام ابن ابی احمد سے،ام سعد بنت سعد بن الربیع سے اوراس سے روایت لینے والے ہیں،امام مالک،ابن ابی اسحاق،محمد بن عبید اللہ بن ابی رافع وابراہیم بن ابی حبیبۃ،وابراہیم بن ابی یحیٰی وزید بن جبیرۃ وغیرہ۔

ابن علی المدینی نے کہاکےاس کی روایتیں جوعکرمہ سے ہیں وہ انکار کے قابل ہیں۔ابوحاتم نے اسے قوی نہیں مانا،اوراس کے احادیث کوترک کردیا۔یہ ۱۳۵ھ میں فوت ہوا۔میزان الاعتدال جلد دوم ص ۵ سلسلہ ۲۶۰۰ میں بھی یہی لکھاہے اور یہ کہ عباس الدوری نے اس کے حدیثوں کوضعیف قرار دیا۔

کشف الاحوال فی نقد الرجال جلد اول ص ۱۲۹ داود بن حصین قال البیھقی ضعیف۔ یعنی بیھقی نے بھی اس ضعیف لکھا ہے۔

راشد بن سعد

راشد بن سعد المقرائی : تہذیب التہذیب جلد سوم ص ۵۱ سلسلہ ۱۹۱۶ میں ہے کہ وذکر الحاکم أن الدار قطنی ضعفه, و کذا

ضعفه ابن حزم وقد ذکر البخاری انه شهد صفین مع معاویة:
یعنی حاکم نے ذکر کیا ہے کہ دار قطنی نے انہیں ضعیف قرار دیا اور اسی طرح ابن حزم نے بھی ضعیف قرار دیا اور بخاری نے کہا کہ یہ معاویہ کے ہمراہ صفین میں لڑا تھا۔ ظاہر ہے جو معاویہ کے ساتھ صفین میں ہوگا وہ یقیناً باغی گروہ سے اُس کا تعلق ہوگا جیسا کہ حدیث رسولؐ اکرم ہے کہ **تقتل عمارا الفئة الباغیة** یعنی حضرت عمارؓ کو باغی لوگ قتل کریں گے۔ میزان الاعتدال جلد دوم ص ۳۵ سلسلہ ۲۰۶۷ میں بھی یہی لکھا ہے۔

زبیر بن عوام

زبیر بن عوام : داماد خلیفئہ اول انھوں نے اسماء بنت ابی بکر سے متعہ کیا جن سے عبداللہ ابن زبیر اور عروۃ ابن زبیر پیدا ہوئے۔
عبداللہ ابن عباس نے عبداللہ ابن زبیر کو متعہ کے بارے میں کہا کہ ''متعہ کی انگیٹھی تیرے باپ اور ماں نے گرم کی تھی''۔ یہ سن کر عبداللہ ابن زبیر اپنی ماں کے پاس گئے اور اُن باتوں کی اطلاع دی تو اُس نے کہا: یہ درست ہے۔ تاریخ مروج الذہب مسعودی جلد سوم ص ۱۱۲۔
ابن عباس نے کہا کہ ''یہ ابن زبیر کی ماں موجود ہے کہ جو روایت کرتی ہے کہ رسولؐ نے اجازت دی ہے سو تم انکے پاس جاؤ اور ان سے پوچھو متعہ کے بارے میں'' ۔تو پھر ہم انکے پاس گئے وہ ایک فربہ نابینا عورت تھیں سو انہوں نے کہا ''بے شک اجازت دی ہے متعہ کی رسولؐ نے''۔ یہ اسماء بنت ابی بکر تھیں۔ مروج الذہب مسعودی جلد سوم۔ص ۲۹۰۔
قتله سیف سلته عائشة و شهدة طلحه و سمه علی قلت فما حال الزبیر قال اشار بیده و صمت بلسانه۔
سعد ابن ابی وقاص نے کہا کہ حضرت عثمان کو اُس تلوار نے قتل کیا جس کو عائشہ نے

کھینچا تھا، طلحہ نے اُس تلوار کو تیز کیا اور علیؑ نے اُس کو زہر میں بجھایا۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے زبیر کا حال پوچھا تو انہوں اشارۃ کہا ہاں یہ بھی مگر منہ سے نہیں کہا۔

(سعد ابن ابی وقاص کو حضرت علیؑ سے اتنی عداوت تھی کہ کبھی بھی انہوں نے حضرت علیؑ کی بیعت نہیں کی اور اسی عداوت کا اظہار سعد ابن ابی وقاص کے بیٹے عمر ابن سعد نے کربلا میں کھلم کھلا کیا)۔ الامامۃ والسیاسۃ قتیبۃ دینوری متوفی ۲۷۶ھ جلد اول ص ۶۷۔ تاریخ المدینۃ المنورۃ عمیر بن شبۃ النمیری متوفی ۲۶۲ھ جلد ۴ ص ۱۱۷۳ طبع دار الفکر بیروت۔

قد قتلتما قتلۃ عثمان من اھل البصرۃ وانتم قبل قتلتھم اقرب الی الاستقاۃ منکم۔ تاریخ طبری جلد ۵ ص ۵۰۳۔

مزید یہ اسی کتاب ص ۵۲۰ میں ہے کہ علی :قال للزبیر أتطلب منی دم عثمان و أنت قتلتہ۔ حضرت علیؑ نے زبیر سے فرمایا کہ تم مجھ سے خون عثمان کا مطالبہ کرتے ہو حالانکہ عثمان کو تم نے قتل کیا۔

ان سے ثابت ہے کہ حضرت عثمان کے قتل کی سازش میں زبیر اور طلحہ ضرور تھے۔

دوران جنگ جمل حضرت علی نے اس طرح زبیر سے ہم کلام ہوئے۔ ھل یتذ کر یوما مررت ان و انت برسول اللہ ﷺ ویدی فی یدیك فقال لك رسول اللہ اتحبہ قلت نعم فقال لك اما انك تقاتلہ وانت لہ ظالم فقال الزبیر نعم اناذا کر لہ۔ حضرت علی نے زبیر سے کہا تم کو یاد ہے کہ میں بھی تھا اور تم بھی تھے اور رسولؐ اللہ ﷺ کے ساتھ جا رہے تھے میرا ہاتھ تمہارے ہاتھ میں تھا اُس وقت آنحضرتؐ نے پوچھا کیا تم علی کو دوست رکھتے ہو؟ تو تم نے کہا ہاں، اُس وقت آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا ایک وقت تم علیؑ سے جنگ کرو گے اور تم ظالم ہوں گے۔ زبیر نے یہ سُن کر اقرار کیا کہ ہاں یہ واقعہ ہوا تھا۔

مستدرك الصحیحین ذکر مقتل الزبیر ج ۳ ص ۴۱۲ تا ۴۱۳ طبع دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان اس حدیث کو مختلف روات کے ذریعہ لکھا اور ذہبی نے اس حدیث کے صحیح ہونے کی تصدیق کی اس کے علاوہ صواعق محرقہ ص ۴۰۸، تاریخ ابن خلدون اردو ترجمہ حصہ اول ص ۴۹۷۔ اور بھی کئی کتابوں میں اس کا

تذکرہ ہے۔ یاد رہے آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا ”تم ظالم ہوں گے“۔

خلیفہ ثانی نے جب مجلس شوریٰ طلب کی اور اُن لوگوں کو بلایا تو طلحہ ، زبیر، عثمان، عبدالرحمن بن عوف اور سعد ابن ابی وقاص سے مخاطب ہو کر کہا۔ هذا الرجل يكفي امور كم لو لا دعابة لها اى الخلافة۔ حضرت عمر نے کہا کیوں تم میں سے ہر ایک چاہتا ہے کہ خلافت تم کو ملے:۔جس پر زبیر نے جواب دیا اس منصب سے ہمیں کون ہٹا سکتا ہے جب کہ تم جیسے اس خلافت کے مالک بن بیٹھے درآنحالانکہ ہم تم سے کسی مرتبہ میں کم نہیں اور کسی حیثیت سے کم نہیں نہ سبقت اسلام سے اور نہ قرابت کے اعتبار (ابو عثمان جاحظ نے لکھا کہ چونکہ زبیر کو یقین تھا کہ حضرت عمر مر جائیں گے اس لئے اُنھیں اتنا کہنے کی جرأت ہوئی ورنہ ہیبت عمر کا خیال کچھ بھی نہ کہنے دیتا) اتنا سننے کے بعد حضرت عمر نے کہا اچھا سنو اب میں تم لوگوں کے بارے میں کیا رائے رکھتا ہوں۔

اچھا سُنو زبیر تم تو مومن الرضا اور کافر الغضب ہو راضی ہوئے تو یوں کہ کوئی انتہا نہیں اور غصہ کیا تو ایسا جس کی کوئی حد نہیں۔ ایک دن تم انسان رہتے ہو اور دوسرے دن شیطان ہو جاتے ہو کافر الغضب، یوما انسان و یوما شیطان، اگر تمہیں خلافت سپرد کی جائے تو تمہاری رعایا اور قوم میں تلاطم خیز طوفان برپا ہو جائے گا۔ اور تھوڑے سے جو پر تم جھگڑتے ہوئے دھائی دیں گے۔ تو یہ بتاؤ کہ جس دن تم شیطان ہو گے اس دن خلافت کون کرے گا اور تمہارے غصہ کے دن کون امام ہوگا، اللہ تمہیں خلافت نہ دے۔

پھر حضرت عمر مخاطب ہوئے طلحہ کی طرف اور چونکہ طلحہ نے بوقت وصیت ابوبکر عمر کی خلافت پر شدید نکتہ چینی کی تھی اس وجہ سے حضرت عمر طلحہ سے بیزار تھے۔ چنانچہ حضرت عمر نے طلحہ سے پوچھا: کچھ کہوں یا چپ رہوں؟۔ عمر نے کہا اچھا سُنو میں تمھیں اُس دن سے جانتا ہوں جس دن تمھاری انگلی اُحد میں کام آئی اور تمھارا ہاتھ شل ہو گیا۔ اور تمھاری ہوس پرستی اور قوت بہیمی سے بھی واقف ہوں اور رسولؐ اللہ ﷺ کی وفات ہوئی اور وہ تم سے ناراض گئے۔ (ابو عثمان جاحظ نے لکھا کہ جب آیت حجاب نازل ہوئی تو طلحہ نے کہا تھا اس آیت کے اُترنے سے کیا فائدہ جب رسول

اللہ ﷺ فوت ہو جائیں گے تو ہم عائشہ سے شادی کریں گے)۔
پھر حضرت عمر سعد بن ابی وقاص کو مخاطب کیا تم لوٹ مار کے عادی ہو تم کو خلافت سے کیا لگاؤ۔ إنما أنت صاحب مقنب من هذه المقانب تقاتل به والخلافة امور المسلمين۔
پھر حضرت عمر مخاطب ہوئے حضرت علی کی طرف اور کہا کتنا اچھا ہوتا اگر تم خلیفہ ہوتے تو تم لوگوں کو حق واضح اور دلیل روشن کے طرف لے جاتے أما والله لئن وليتهم لتحملنهم على الحق الواضح والمحجة البيضاء ۔ مگر یہ کہ طبیعت میں تمہاری ظرافت ہے۔
اس کے بعد حضرت عمر مخاطب ہوئے حضرت عثمان کی طرف اور کہا : تم عثمان! میں دیکھ رہا ہوں کہ گویا قریش نے خلافت تم کو سپرد کردی کیونکہ اِس کے لئے تم مر مٹے جا رہے ہو اور تم بنی اُمیہ اور بن ابی معیط کو سر پر چڑھا رکھا ہے اور لوگوں کے سروں پر سوار کر دیا، اور میں یہ بھی دیکھ رہا ہوں کہ تم اِن لوگوں کو بہت کچھ دے دیا اور عرب کے بھیڑیوں کا ایک گروہ تمہاری طرف بڑھ رہا ہے جس نے تمہیں تمہارے بستر پر ذبح کر دیا۔ واللہ اگر یہ شوریٰ نے اس خلافت کو تمہیں دیدیا تو تم ایسا ہی کرو گے اور جب تم ایسا کرو گے تو تمہیں ذبح کر ڈالیں گے، پھر حضرت عثمان کے بال کو پکڑا اور کہا دیکھو عثمان جب ایسا وقت آئے تو میری یہ پیشنگوئی کو ضرور یاد کرنا۔ یہ تمام واقعات فراست عمر پر:
ابو عثمان جاحظ نے اپنی "کتاب السفيانية" میں درج کئے ہیں جس کو ابن ابی الحدید معتزلی نے شرح نهج البلاغة جلد اول ص ۱۸۵ میں مذکور کیا ہے۔ واضح رہے کہ اس سے پہلے ہم ابن ابی الحدید کے مذہب اور اُن کے اعتقاد پر روشنی ڈال چکے ہیں۔
حضرت ابو بکر نے اپنے داماد زبیر بن العوام کو جاگیریں عطا فرمائی ہیں ابن زبیر سے منقول کہ ہم معاویہ کے پاس گئے تو ہم سے معاویہ نے پوچھا مسلول زمین کا کیا ہوا ؟ میں نے جواب دیا وہ میرے پاس ہے۔ اس پر معاویہ نے کہا کہ واللہ! میں نے

اِس ہبہ نامہ کو خود لکھا تھا جب حضرت ابوبکر نے زبیر بن العوم کے لئے دینا چاہا تو مجھ سے کہا کہ لکھ دو جب میں لکھنے بیٹھا تو اچانک حضرت عمر آ گئے۔ جیسے ہی انھوں نے ہم دونوں کو دیکھا تو حضرت عمر نے کہا معلوم ہوتا ہے کچھ راز کی بات ہو رہی ہے ۔حضرت ابوبکر نے کہا ہاں۔ جب حضرت عمر چلے گئے تو ہم نے جو کاغذ کو چھپا لیا تھا اس کو نکالا اور ہم نے جو لکھنا تھا وہ لکھ دیا۔ السنن الکبریٰ البھیقی ج ۶ ص ۱۴۵؛ کنز العمال جلد ۳ ص ۹۱۳ سلسلہ ۹۱۵۰۔

اسی حدیث میں مزید یہ کہ حضرت ابوبکر نے اپنے داماد زبیر ابن العوام کو الجرف کی پوری وادی عطا کردی تھی۔فتوح البلدان، البلاذری (اردو) جلد اول ص ۱۸؛ معجم البلدان، یاقوت حموی ج ۴ ص ۱۰۴۔

ابن جوزی اپنی کتاب تلبیس ابلیس طبع مکتبہ رحمانیہ لاہور ص ۲۸۲ میں لکھتے ہیں کہ زبیر کا مال پانچ کروڑ دو لاکھ تھا۔

زرعة بن عبد الرحمن

زرعة بن عبد الرحمن کے بارے میں لکھا ہے کہا کہ اس کی دروغ گوئی کی وجہ سے لوگ اس کی حدیثیں نہیں لیتے تھے۔ میزان الاعتدال جلد ۲ ص ۷۰ سلسلہ نمبر ۲۸۶۱۔تہذیب التہذیب جلد سوم ص ۱۵۱ سلسلہ ۲۰۸۲ میں ہے کہ روی لہ ابو داؤد حدیثا وضع الایدی وصف القدمین من السنة: یعنی اس سے ابوداؤد نے روایت لی ہے کہ نماز میں ہاتھ پر ہاتھ رکھنا سُنت رسولؐ ہے۔ یہ روایت قابل غور ہے واخرج ابن ابی الدنیا عن العباس بن ھاشم ابن محمد الکوفی عن ابیہ قال کان رجل یقال زرعة شھد قتل الحسین فرمی الحسین بسھم فاصاب حنکه۔ یعنی ابن ابی الدنیا نے عباس بن ہشام بن محمد کوفی وہ اپنے باپ وہ اُس کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرد جس کا نام زرعہ تھا وہ کربلا میں موجود تھا اُس نے امام حسینؑ کے طرف ایک

ایسا تیر چلایا جو امام حسینؑ کی تالو میں آ کے گڑ گیا۔ ذخائر العقبیٰ احمد بن عبداللہ الطبری متوفیٰ ۶۹۴ھ طبع مکتبۃ القدسیہ ص ۱۴۴؛ سبل الھدیٰ فی سیرۃ خیر العباد مصنف محمد بن یوسف الصالحی الشامی متوفی ۹۴۲ جلد ۱۱ ص ۷۹ طبع دار لکتب بیروت، تاریخ ابن عساکر متوفیٰ ۵۷۱ھ طبع دار الفکر بیروت جلد ۱۴ ص ۲۲۳۔

زھری (محمد بن مسلم ابن شہاب)

زھری : مکمل نام محمد بن مسلم ابن شہاب الزھری ہے ۔تاریخ ابن عساکر جلد ۴۸ ص ۸؛ اور ابن حجر تھذیب التھذیب ج ۱۲ ص ۲۶۷ میں ان کا نام اس طرح بتلایا ہے محمد بن مسلم بن عبداللہ بن عبید اللہ بن مھاجر بن الحارث بن زھرۃ المعروف الزھری مگر اکثر کتابوں میں الزہری یا ابن شہاب سے ان کا ذکر کیا گیا ہے ۔ اِن کی اکثر روایات عروہ ابن زبیر سے اور عروہ ابن زبیر حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں۔

محمد بن مسلم ابن شہاب الزہری کے بارے میں الذہبی نے اپنی کتاب الرجال المیزان الاعتدال جلد ۴ ص ۴۰ سلسلہ نمبر ۸۱۷۱ طبع دار المعرفۃ بیروت لبنان میں لکھا ہے کہ: کان یدلس فی النادر ۔ یہ جھوٹی باتیں گھڑتا تھا۔

طبقات المدلسین کے صفحہ ۷۵ سلسلہ ۱۰۲ میں ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں وصفہ الشافعی والدار قطنی وغیرہ بالتدلیس یعنی امام شافعی اور دار قطنی اور اِن کے علاوہ دیگر محدثین نے ان میں تدلیس کا عیب بتلایا ہے۔

امام الجرح والتعدیل امام یحییٰ بن معین کا کہنا ہے کہ ابن شہاب (زہری) کے مرسل احادیث دوسرے راویوں کے مرسل احادیث کے مقابل زیادہ کمزور ہوتی ہیں۔ ابن شہاب جب کسی راوی کو پسند نہیں کرتے تو روایت تو بیان کرتے تھے مگر راوی کا نام نہیں لیتے تھے ۔تذکرۃ الحفاظ امام ذہبی ج اول ص ۱۰۵ (اردو، طبع اسلامک پبلشنگ ہاوس لاہور) ۔علامہ سخاوی لکھتے ہیں و کذا کان الزھری یفسر الحدیث کثیرا و ربما اسقط رواۃ التفسیر: یعنی اس

طرح زہری اکثر حدیث کی تفسیر کرتے تھے اور جس سے یہ تفسیر ظاہر ہونا اُن راویوں کا نام نہیں بتلاتے تھے۔ سیرۃ النعمان علامہ شبلی طبع مدینہ پبلشنگ کراچی ص ۱۷۴۔ اسی کتاب کے صفحہ ۶۱ پر علامہ شبلی نعمانی تحریر فرماتے ہیں "امام زہری کی عادت تھی کہ روایت کے ساتھ الفاظ اور مطالب بھی (اپنی جانب سے) بیان کرتے تھے۔ چنانچہ انہیں ٹوکا گیا کہ حدیث نبویؐ میں آپ اپنے الفاظ نہ ملائیں"۔ زہری کے ناصبی ہونے کا اعلیٰ ثبوت یہ ہے کہ حضرت علیؑ اور حضرت عباس عم رسولؐ جن کی عظمت اور بزرگی سے کوئی مسلمان انکار کر ہی نہیں کرسکتا، عروہ بن زبیر کے حوالے سے روایت کرتے ہیں کہ :رسول اللہ إذ أقبل العباس و علی ،فقال :یا عائشة، هذين يموتان علیٰ غير ملتی ۔ أو قال دينی ۔ وروى عبد الرزاق عن معمر ،قال كان عند الزهری حديثان عن عروة عن عائشة فی علی عليه السلام، فسألته عنهما يوما فقال: ما تصنع بهما و بحديثهما ! الله أعلم بهما، إنی لا تهمهما فی بنی هاشم۔ قال :فأما الحديث الاول، فقد ذكرناه، وأما الحديث الثانی فهو أن عروة زعم أن عائشة حدثته، قالت :كنت عند النبی ﷺ إذ أقبل العباس و علی، فقال (يا عائشة، إن سرك أتنظرنی إلى رجلين من اهل النار فانظری إلى هذين قد طلعا)، فنظرت، فإذا العباس و علی ابن ابی طالب۔: یعنی عبد الرزاق نے معمر سے نقل کیا ہے کہ (معاذ اللہ) جب عباس اور علیؑ داخل ہوئے تو، تو رسولؐ اکرم نے فرمایا اے عائشہ! یہ دو جب مریں گے تو ملت غیر پر مریں گے اور دین سے ہٹ جائیں گے۔ پھر مزید فرمایا کہ دو مرد جہنم کو دیکھنا چاہتے ہو دیکھو وہ آتے ہی ہوں گے چنانچہ عباس اور علیؑ داخل ہوئے۔ شرح نہج البلاغۃ ابن ابی الحدید معتزلی جلد ۴ ص ۶۴ دار الحیاء الکتب العربیۃ۔ زہری کا ایک اور واقعہ بھی ملتا ہے اور وہ یہ کہ ایک شخص مدینہ کی مسجد میں آیا، کیا دیکھا کہ زہری اور عروہ بن زبیر، حضرت علیؑ کا تذکرہ کرر ہے ہیں اور حضرت علیؑ کی مذمت کرر ہے ہیں، اُس شخص نے اس بات کی اطلاع امام زین العابدینؑ کو دی۔ امام علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا اے عروہ! تو وہی

ہے جس کے باپ نے میرے والد سے مقابلہ کیا اور آخر کار ہار گیا (یعنی جمل) اور اے زہری ! اگر تو مکّہ میں ہوتا تو میں تجھے تیرے باپ کا گھر بھی دکھا دیتا۔ (نہیں معلوم اُس گھر کی کیا خصوصیت تھی اور وہ کس کام کے لئے تھا) شرح نهج البلاغة ج۴ ص ۱۰۲ ابن ابی الحدید معتزلی دار الحیاء الکتب العربیة۔

زہری کہتے ہیں کہ میں جس وقت شہر شام گیا عبد الملک کے سلام کو گیا، بہت سی باتیں ہوئیں اثنائے گفتگو میں ذکر شہادت حضرت علیؑ آیا کہ جس دن حضرت علی شہید ہوئے اُس دن جو پتھر اُٹھایا جاتا اُس کے نیچے سے خون اُبلتا تھا۔ عبد الملک نے کہا اس معجزے کی خبر سوائے میرے اور تمہارے کسی کو نہیں ہے۔ زہری کا بیان ہے کہ میں نے اس کا ذکر کسی سے نہیں کیا۔ ملاحظہ ہو صواعق محرقہ (اردو ترجمہ برق سوزاں) ص ۶۴۶ طبع SAS Press Lahore.

تاریخ دول الاسلام ذہبی جلد اول ص ۱۲۴ و کان وافر الحشمة وصله هشام مرةبسبعة الاف دينار و كان بزى الجند:

یعنی زہری بہت دولتمند تھے ایک مرتبہ ہشام نے انہیں سات ہزار دینار انعام دیا تھا۔ شرح مسلم نووی دار الکتب العربی بیروت کتاب المساجد والمواضع جلد ۵ ص ۷۲ میں ہے:

وذكر ان مسلم بن الحجاج غلط الزهری فی حدیثه۔ یعنی مسلم بن حجاج نے زہری کی حدیث کو غلط ٹھہرایا ہے: قال ابو عمر ولا اعلم احد من اهل العلم بالحديث المصنفين فيه عول الحديث الزهري في قصته ذی الیدین و کلهم ترکوه: یعنی کہ جو لوگ علم حدیث سے واقف ہیں اور وہ لوگ جو حدیث میں صاحب تصنیف ہیں اُنھوں نے زہری کی روایتوں کو ترک کر دیا ہے۔

مزید آگے مذکور ہے فقول الزهری انه قتل یوم بدر متروك لحققو غلط فیه: زہری کا یہ کہنا کہ ذی الیدین جنگ بدر مارا گیا متروک ہے اس لئے کہ اس کا (زہری کا) غلط ہونا ثابت ہے۔

چند احادیث زہری سے مروی ہیں ملاحظہ ہو۔

اول من یصافحه الحق عمر ۔ یعنی سب سے پہلے روز قیامت اللہ تعالی جس سے مصافحہ کرے گا وہ عمر ابن خطاب ہیں۔

اول من یاخذ بیدہ فید خله الجنة عمر ر۔ یعنی سب سے پہلے اللہ ہاتھ پکڑ کر جسے جنت میں داخل کرے گا وہ عمر ابن خطاب ہوں گے۔ میزان الاعتدال الذہبی جلد ۳ ص ۱۳۱۔ الذہبی نے اس حدیث سے انکار کیا۔

ایک روایت ہے کہ اللہ کی کرسی جو عرش پر ہوگی وہ یاقوت کی ہوگی۔ میزان الاعتدال جلد ۲ ص ۴۴۵۔

ابن وہب نے مالک سے بحوالہ زہری بیان کیا ہے کہ میں نے سعید بن المسیب سے رسولؐ اللہ کے اصحاب کے متعلق پوچھا تو سعید بن المسیب نے کہا زہری سنو جو شخص حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان اور حضرت علی کا محب ہونے کی حالت میں مرے گا اور عشرہ مبشرہ کے جنتی ہونے کی شہادت دے گا اور حضرت معاویہ کو رحمہ اللہ کہے گا اللہ اس پر حساب میں روز قیامت سختی نہیں کرے گا۔ تاریخ ابن کثیر البدایہ والنہایہ جلد ہشتم ص ۱۹۹۰ طبع نفیس اکیڈمی کراچی۔

زیاد بن زید

زیاد بن زید الاعسم : یہ مجہول تھے اور ضعیف روایتوں کے راوی ہیں۔ میزان الاعتدال جلد ۲ ص ۸۹ سلسلہ نمبر ۲۹۳۹۔ ابن حجر تہذیب التہذیب میں میں یہ لکھا ہے کہ بوحاتم نے ان کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ یہ ضعیف ہے اور یہ مجہول ہے۔ تہذیب التہذیب جلد ۳ ص ۳۱۸، تقریب التھذیب ج اول ص ۳۲۰۔

زید بن عیاش

زید بن عیاش، أبو عیاش الزرقی : تہذیب التہذیب جلد سوم ص ۲۳۶ سلسلہ ۲۲۲۶۔ انہوں نے سعد ابن ابی وقاص سے روایتیں کی ہیں

۔ابن عبدالبر نے کہا کہ یہ مجھول ہیں۔کسی نے انہیں صحابی بتلایا اور کسی نے انہیں تابعین میں سے بتلایا اور شیخین (یعنی مسلم اور بخاری) نے انکی جہالت کی وجہ سے ان سے کوئی حدیث نہیں لی۔ابوحنیفہ نے انہیں مجھول کہا ہے اور ابن حزم نے بھی انہیں مجھول بتلایا ہے۔میزان الاعتدال جلد دوم ص ۱۰۵ سلسلہ ۳۰۲۳ میں یہی لکھا ہے کہ بخاری اور مسلم نے ان سے کوئی روایت نہیں کی۔اور ابن حزم نے انہیں مجھول بتلایا، ان کے بارے میں امام ابوحنیفہ نے فرمایا وروی ان ابا حنیفة لما دخل بغداد قال فی مناظرة وقعت بینه و بین اهل بغداد ان زید بن عیاش ممن لا یقبل حدیثه واستحسن هذا الطعن منه اهل الحدیث۔ یعنی روایت کی گئی ہے کہ امام ابوحنیفہ جب شہر بغداد میں وارد ہوئے تو ان سے اور اہل بغداد سے مناظرہ ہوا اور اثنا گفتگو میں امام ابوحنیفہ نے کہا کہ زید بن عیاش اُن لوگوں میں سے ہے جس کی حدیث ناقابل قبول ہے تمام اہل حدیث نے ان کے اس طعن کو پسند کیا۔المبسوط شمس الدین السرخسی حنفی متوفی ۴۸۳ھ جلد ۱۲ ص ۱۸۵ طبع دار المعرف بیروت۔

سرّی بن إسماعیل الکوفی

السری: مورخ طبری نے اپنی تاریخ جلد ۳ ص ۲۹۳ پر سرّی کے باپ کا نام یحییٰ بیان کیا ہے سرّی نام کے بہت لوگ گزرے ہیں جن کے باپ کا نام بھی یحییٰ تھا اس لئے قطعیت کے ساتھ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ کون سرّی ہے جس نے عبداللہ بن سبا کے روایت کو بیان کیا ہے۔اس سلسلے میں ہم صرف دو سرّی کے مختصر حالات پیش کریں گے:

سری بن یحییٰ بن ایاس: ان کی وفات ۱۶۷ھ میں طبری کی پیدائش سے ۵۷ سال قبل ہوئی اس لئے طبری نے ان سے براہ راست کوئی روایت نہیں لی۔اگر ان کے اور طبری کے درمیان کوئی اور راوی ہوا ہوگا تو طبری نے اس کا ذکر نہیں

کیا۔لہذا یہ سرّی جس کا طبری نے ذکر کیا ہے کوئی اور ہے، اور اگر یہی ہیں تو میزان الاعتدال میں جلد ۲ ص ۱۱۸ سلسلہ ۳۰۹۳ ۔ابو الفتح الأذدی نے حدیثه منکر یعنی ان کی حدیثوں کا انکار کیا ہے۔۔ ایک دوسرا سرّی ہے۔

السری بن اسماعیل الکوفی

السری بن اسماعیل الکوفی: علامہ ذہبی نے میزان الاعتدال جلد ۲ ص ۱۱۷ سلسلہ ۳۰۸۷ میں، اور ابن حجر تہذیب التہذیب جلد ۳ ص ۱۷۲ سلسلہ ۲۲۹۵، نے لکھا کہ امام احمد نے کہا کہ لوگ ان کی حدیثوں کو ترک کریں، امام نسائی نے متروک کہا، عباس نے یحیٰی کے حوالے سے کہا کہ یہ کوئی حیثیت نہیں رکھتا ہے، ابن معین نے بھی یہی کہا ہے، اور کہا کہ اس کی حدیث ضعیف ہیں، أبی داود نے بھی انہیں ضعیف اور متروک کہا ہے۔ابن حبان نے کہا کہ یہ اسناد حدیث میں اُلٹ پلٹ کرتا تھا۔

سعید بن المسیب

مسیب بن حزن اپنے باپ حزن کے ساتھ فتح مکہ کے بعد مسلمان ہوئے۔ جب حزن مسلمان ہوئے تو رسولؐ اکرم نے ان سے اپنا نام بدلنے کے لئے کہا تو انہوں نے انکار کیا۔اور اسوقت مسیب بہت کم سن تھے۔سعید بن المسیب حضرت عمر کے فوت ہونے کے ۲ سال بعد پیدا ہوئے۔یعنی ۲۴ یا ۲۵ ہجری میں اس طرح سے یہ ناممکن ہے کہ انہوں نے یا ان کے باپ نے حضرت ابو طالب کو دیکھا بھی ہوگا۔جب ان کو کسی وجہ سے سزا دی جا رہی تھی تو مروان ابن حکم نے اپنی سفارش سے ان کو چھڑالیا تھا اور انھوں نے زندگی بھر کبھی بنی اُمیہ کی برائی میں کچھ نہیں کہا۔(طبقات ابن سعد جلد ۵ ص ۱۵۳، تذکرۃ الحفاظ جلد ۱ ص ۶۲)۔

سعید بن المسیب کے تعارف میں ایک بات قابل تحریر ہے کہ یہ ابوہریرہ مشہور حدیث ساز ہستی کے واحد داماد تھے۔حضرت علی اور خاندان حضرت علی سے ان کی دشمنی اور معاویہ کی اور بنی اُمیہ کی دوستی اور سرپرستی اظہر من الشّمس ہے۔

سعید ابن مسیب کے اعتقاد اور معاویہ پروری کا ثبوت ملاحظہ ہو۔

ابن وہب نے مالک سے بحوالہ زہری بیان کیا ہے کہ میں نے سعید بن المسیب سے رسولؐ اللہ کے اصحاب کے متعلق پوچھا تو سعید بن المسیب نے کہا زہری سنو جو شخص حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان اور حضرت علی کا محب ہونے کی حالت میں مرے گا اور عشرہ مبشرہ کے جنتی ہونے کی شہادت دے گا اور حضرت معاویہ کو رحمہ اللہ کہے گا اللہ اس پر حساب میں روزقیامت سختی نہیں کرے گا۔ تاریخ ابن کثیر البدایہ والنہایہ جلد ہشتم ص ۱۹۰ طبع نفیس اکیڈمی کراچی۔

عن حبیب بن هند الاسلمی قال قال لی سعید بن المسیب :انما الخلفاء ثلاثه، قلت :من؟ قال أبوبکر، عمر و عمر (ابن عبد العزیز)

۔حبیب بن ہند کہتے ہیں کہ سعید بن مسیب نے کہا خلفاء صرف تین ہی ہیں۔ میں نے پوچھا کون؟ تو کہا ابوبکر، عمر اور عمر (یعنی عمر ابن عبد العزیز) کنز العمال جلد ۱۴ ص ۲۷ سلسلہ ۳۷۸۴۹۔اور ۳۷۸۵۰، تاریخ ابن عساکر ج ۴۵ ص ۱۸۸۔

سعید بن المسیب کہتے ہیں "معاویہ کے تمام کام فی اللہ تھے اس لئے مجھے اُمید ہے کہ اللہ اس پر عذاب نہیں کرے گا" اعیان الشیعه جلد ۳۵ ص ۸۰۔

اس سلسلے میں ایک واقعہ جس کو ابن ابی الحدید معتزلی نے اپنی کتاب شرح النهج البلاغه جلد ۴ ص ۱۰۲ میں تحریر کیا ہے کہ:

عبدالرحمن بن الاسود نے ابوداؤد ہمدانی سے نقل کیا ہے وہ یہ کہتے ہیں کہ میں سعید ابن مسیب کے پاس بیٹھا تھا کہ عمر ابن علی ابن ابی طالب آگئے، سعید نے اُن سے کہا کہ: آپ اپنے بھائیوں کی طرح مسجد میں کیوں نہیں آتے آپ کے بھائیوں کی آمد ورفت مسجد میں زیادہ رہتی ہے، حضرت عمر ابن علی نے فرمایا" کیا یہ بھی ضروری ہے کہ "میں جب مسجد میں آوں تو تم کو اس کا گواہ بناؤں؟"۔ سعید نے کہا" ناراض نہ ہوں اس لئے کہ میں نے آپ کے والد سے سُنا کہ میرے لئے (حضرت علیؑ) اور اولاد عبدالمطلب کے لئے ایک ایسا مرتبہ ہے جو پوری کائنات میں سب سے افضل ہے"۔ حضرت عمر ابن علی نے فرمایا" میرے باپ نے یہ بھی کہا تھا "اگر کوئی کلمہ حق کسی منافق کے دل تک پہنچ گیا ہے تو وہ مرنے سے پہلے ہی اُس کو ظاہر کردے گا سعید بن المسیب نے یہ سُن کر کہا کہ" آپ نے مجھ کو منافق بنا دیا

''۔حضرت عمر ابن علی نے فرمایا''جو کچھ مجھ کو کہنا تھا وہ کہہ دیا''۔ یہ کہہ کر آپ وہاں سے چلے گئے۔

سعید بن مسیب سے ایک روایت ہے اللیث، عن یحی بن سعید عن سعید بن المسیب :وقعت الفتنة الأولی یعنی مقتل عثمان فلم تبق من اصحاب بدر أحدا ''پہلا فساد جو اسلام میں ہوا وہ قتل عثمان ہے جس کے بعد اہل بدر میں سے کوئی باقی نہیں رہا۔ صحیح بخاری کتاب المغازی باب غزوہ بدر حدیث ۳۵۸۔ علامہ وحید الزمان مترجم صحاح ستہ اس حدیث کے ذیل لکھتے ہیں یہ سعید بن المسیب کی صریح غلطی ہے اس لئے کہ اولاً عثمان غزوہ بدر میں شریک ہی نہیں تھے اس لئے اہل بدر میں یہ شمار بھی نہیں ہو سکتے دوسرے یہ کہ بعد قتل عثمان اُس وقت بدر کے نامور غازی حضرت علیؑ زندہ تھے اور اُن کے علاوہ زبیر، طلحہ، سعد ابن ابی وقاص بھی زندہ تھے۔ اس غلط بیانی کا مقصد صرف یہ تھا کہ کس طرح بنی اُمیہ کی وفاداری کا اظہار ہو جائے۔

سفیان بن عیینة

ابن أعین :اصلی نام **سفیان بن عیینة** ہے۔ان کے بارے یہ مذکور ہے کہ یہ احادیث میں تدلیس بھی کرتے تھے اور غلطیاں بھی کرتے تھے۔ میزان الاعتدال جلد ۲ ص ۱۷۰۔ سلسلہ نمبر ۳۳۲۷۔

سفیان ثوری

سفیان ثوری کا مکمل نام ابو بکر بن محمد بن مسلم سفیان بن سعید الکوفی ابو عبد اللہ بن مسروق متوفی ۱۶۲ھ۔

میزان الاعتدال میں ذہبی نے جب ان کے بارے میں لکھا تو سفیان بن سعید بن مسروق لکھا اور اس طرح ان کا تعارف کرایا ہے کان یدلس عن الضعفاء،

اور پھر لکھتا ہے کہ یدلس و یکتب عن الکذابین۔ یہ جعل ساز تھا اور الضعفاء میں شمار ہوتا تھا، اور جھوٹ لکھنے والوں میں تھا۔ میزان الاعتدال جلد ۲ ص ۱۶۹ سلسلہ نمبر ۳۳۲۲۔ طبع دارالفکر بیروت ۔

قال ابن المبارك حدث سفيان بحديث جئته و هو يدلسه فلما رآني استحي وقال نرويه عنك۔

ابن مبارک کہتے ہیں کہ ایک دن سفیان ایک روایت میں خرد برد کر رہا تھا دفعتاً مجھے دیکھا تو شرما گیا کہنے لگا میں اس حدیث کو آپ کی طرف منسوب کرتا ہوں۔

فریانی راوی ہیں کہ سفیان ثوری یہ کہتے تھے کہ: ہم نے جس طرح حدیث کو سُنا اور اسی طرح بیان کریں یا کرنا چاہیں تو ایک حدیث بھی بیان نہیں کر سکتے۔ تذکرۃ الحفاظ جلد اول ص ۱۷۴ (اردو) طبع اسلامک پبلشنگ ہاوس لاہور

ابن معین کا قول کہ سفیان کی روایتیں مثل ہوا کے ہیں۔ تھذیب التھذیب ج ۳ ص ۱۰۰ ابن حجر عسقلانی طبع دار الفکر بیروت لبنان۔

سلیمان بن موسیٰ

سلیمان بن موسیٰ الاسدی: ان کے بارے میں ہے کہ ان کے بیان کردہ احادیث میں اضطراب ہے اور نسائی نے انہیں ضعیف الاحادیث بتلایا ہے۔ میزان الاعتدال جلد ۲ ص ۲۲۵۔

سیف بن عمر الضبی

سیف بن عمر: ان کو ضبی اسدی بھی کہتے ہیں اور تمیمی برجمی سعدی کوفی بھی کہتے ہیں۔ علمائے حدیث اور علم رجال ہر ایک نے ان کے بارے میں لکھا ہے کہ یہ حدیثیں گھڑا کرتا تھا، کاذب اور زندیق تھا۔ یہ ۱۷۰ھ میں فوت ہوا۔ ان کا ذکر عبداللہ بن سبا کے سلسلہ روایت میں راوی سری کے ساتھ ساتھ مذکور ہے۔

تفصیل کے لئے علامہ ذہبی میزان الاعتدال جلد ۲ ص ۲۵۵ ؛ابن حجر تہذیب التہذیب جلد ۳ ص ۵۸۳ ملاحظہ ہو۔

طلحۃ بن عبید اللہ بن عثمان التیمی القرشی

طلحہ یہ بھی حضرت ابوبکر کے داماد تھے۔ ان کی زوجہ کا نام ام کلثوم بنت ابوبکر۔ طبقات ابن سعد حالات طلحۃ بن عبید اللہ جلد ۵ ص ۱۹۴ نفیس اکیڈمی پاکستان۔ کنز العمال ج ۱۲ ص ۵۱۲ سلسلہ ۳۵۶۶۰، الکامل عبداللہ بن عدی ج ۳۰ ص ۲۱ وغیرہ۔ ان کی ایک دختر کا نام بھی عائشہ تھا۔ ابن عساکر ج ۶۹ ص ۲۴۸، تہذیب التہذیب ج ۱۲ ص ۳۸۷۔ یہ حضرت عمر کی خلافت پر راضی نہیں تھے چنانچہ جب انہیں معلوم ہوا کہ ابوبکر نے حضرت عمر کے لئے وصیت کی ہے تو یہ حضرت ابوبکر کے پاس گئے۔ ابوبکر سے کہا کہ "آپ نے عمر کو خلیفہ مقرر کیا ہے حالانکہ آپ کی موجودگی میں لوگوں کو ان سے کیا کیا تکلیفیں پہنچتی رہی ہیں جب سب کچھ اُن کے ہاتھ میں ہوگا تو نہ جانے کیا کیفیت ہوگی۔ آپ خدا کے سامنے جارہے ہیں وہ آپ سے آپ کی رعایا کے حقوق کے متعلق بازپرس کرے گا"۔ طبری جلد دوم ص ۲۵۷ نفیس اکیڈمی پاکستان۔ طبری عربی جلد ۲ ص ۶۲۱۔ جب حضرت عمر ابن خطاب وقت آخر اپنی جانشینی کے لئے شوریٰ کا انتظام کررہے تھے تو حضرت عمر نے طلحہ سے پوچھا: کچھ کہوں یا چپ رہوں؟ عمر نے کہا اچھا سُنو میں تمھیں اُس دن سے جانتا ہوں جس دن تمھاری انگلی اُحد میں کام آئی اور تمھارا ہاتھ شل ہوگیا۔ اور تمھاری ہوس پرستی اور قوت بہیمی سے بھی واقف ہوں اور رسولؐ اللہ ﷺ کی وفات ہوئی اور وہ تم سے ناراض گئے۔ مفسرین نے لکھا ہے کہ جب آیت حجاب نازل ہوئی تو طلحہ نے کہا تھا اس آیت کے اُترنے سے کیا فائدہ جب رسول اللہ ﷺ فوت ہوجائیں گے تو ہم عائشہ سے شادی کریں گے۔ ملاحظہ ہو تفسیر جلالین سیوطی ص ۶۸۸ ؛ درمنثور جلد ۵ ص ۲۱۴ ؛ طبقات ابن سعد اردو جلد ۸ ص ۲۸۰ عربی جلد ۸ ص ۲۰۱)۔

حضرت عثمان نے اپنے قتل سے پہلے یہ کہا تھا کہ :اے اللہ مجھ کو طلحہ کے شر سے بچالے میرے قتل پر اس نے لوگوں کو امادہ کیا ہے اور اُبھارا ہے۔طبری اردو جلد سوم ص ۴۵۹؛ تاریخ کامل ابن اثیر ج ۳ ص ۱۰۸ طبع مصر۔

جب حضرت عائشہ جنگ جمل کے لئے روانہ ہوئیں تو راستے میں کتوں کے بھونکنے کی آوازیں سنیں تو اُنہوں نے پوچھا اس جگہ کا کیا نام ہے تو انہیں نے بتایا حوأب ہے۔اُنہیں فوراً آنحضرت ﷺ کی حدیث یاد آئی اور کہا کہ اونٹ کو یہیں بٹھاؤ میں آگے جانے والی نہیں۔

اسوقت زبیر اور طلحہ پچاس آدمیوں کو لے کر عائشہ کے پاس آئے اور اُن لوگوں نے ان کے سامنے شہادت دی کہ یہ حوأب نہیں ہے۔اور یہ کہ جس نے آپ کو یہ اطلاع دی وہ جھوٹا ہے۔علامہ شعبی کہتے ہیں اسلام میں یہ پہلی جھوٹی شہادت (گواہی) ہے۔(شرح نہج البلاغة ج۹ص ۳۱۱؛ الامامة والسیاسة ابن القتیبة دینوری متوفی ۲۶۷ھ ج ۱ ص ۸۳؛ البدایة والنھایة ابن کثیر ج ۷ ص ۲۵۹؛ مروج الذہب مسعودی ج ۲ ص ۲۹۵)؛ سیرۃ حلبیہ (اردو) جلد ۳ ص ۳۴۵۔

ورمیٰ مروان بن الحکم طلحة بسهم فقتله وكلاهما كانامع عائشة قيل انه طلب بذالك اخذ ثار عظمان لا نه نسبه الى انه اعان على قتل عثمان: مروان نے طلحہ کو ایسا تیر مارا کہ طلحہ مر گئے حالانکہ طلحہ اور مروان دونوں لشکر عائشہ میں ساتھ تھے کہا گیا ہے کہ سبب مروان کے قتل کرنے کا یہ تھا اُس نے خون عثمان کا طلحہ سے انتقام لیا تھا اس لئے طلحہ کی طرف یہ نسبت دی گئی کہ طلحہ نے اعانت کی قتل عثمان میں۔تاریخ ابن عساکر ج ۲۵ ص ۱۱۲،تاریخ ابو الفداج ۱ ص ۱۷۴ طبع مصر۔

لم يكن احد من اصحاب النبى اشد على عثمان من طلحه::ابن عوف ابن سرین سے روایت کرتے ہیں کہ اصحاب رسول میں عثمان پر سختی کرنے والوں

میں طلحہ سے زیادہ کوئی نہ تھا۔ عقد فرید ج ۳ ص ۸۶

تہذیب التہذیب حالات طلحہ ج ۵ ص ۲۲ میں نے عبدالملک بن مروان سے سنا وہ کہتے تھے کہ اگر مروان مجھ سے یہ نہ کہتے کہ میں نے طلحہ کو قتل کیا تو میں اولاد طلحہ مین سے کسی ایک کو بھی بعوض قتل عثمان زندہ نہیں رکھتا۔ اسی صفحہ پر آگے مذکور ہے کہ موسیٰ طلحہ کا بیٹا ولید کے پاس آیا تو ولید نے کہا کہ تمھارے باپ قاتل ہیں عثمان کے میں نے تمھارے قتل کا قصد کیا تھا اگر میرے باپ یہ خبر نہ دیتے ہوتے کہ مروان نے طلحہ کو قتل کیا تھا تو ضرور تم کو قتل کرتا۔

جب عثمان مارے گئے اور طلحہ زبیر اور عائشہ خون عثمان کا کا انتقام لینے بصرہ گئے تو مروان بھی اُن کے ساتھ ہو گیا، جب سب لوگ بھاگ رہے تھے تو مروان نے کو طلحہ دیکھا اور کہا "واللہ عثمان کے خون کا ذمہ دار یہی ہے یہی اُن پر سخت تھا میں آنکھ سے دیکھنے کے بعد اور کوئی شہادت کا طالب نہیں ہوں"۔ ایک تیر نکالا اور مارا اور وہ قتل ہو گئے۔ طبقات ابن سعد جلد ۵ ص ۵۵

ایک جوان نے محمد بن طلحہ (طلحہ کے بیٹے) سے سوال کیا کہ عثمان کے قتل کے ذمہ دار کون ہیں۔ اس پر محمد بن طلحہ نے کہا ایک تہائی اُس پر ہے جو ہودج پر بیٹھی ہے (عائشہ) اور ایک تہائی اس پر جو سرخ اونٹ پر بیٹھا ہے یعنی میرا باپ طلحہ۔ طبری جلد سوم ص ۸۹

ان تمام روایتوں سے یہ بالکل واضح ہے کہ قتل عثمان میں طلحہ ضرور شریک تھے۔ اب ایک طرف عثمان اور دوسری جانب قاتل عثمان طلحہ کیا دونوں رضی اللہ عنہ؟ کیا دونوں جنتی ہیں؟ فیصلہ آپ کریں۔

عائشہ بنت ابی بکر

حضرت عائشہ بنت ابو بکر : جنہیں اہلبیت رسولؐ سے اور خصوصاً حضرت علی سے عداوت تھی جس کا اظہار انہوں نے حکم خدا کے خلاف جمل میں کھلے میدان میں حضرت علیؑ کے مدمقابل ہو کر کیا۔

حدثنا موسى بن اسماعيل :حدثنا جويرة عن نافع عن عبد الله بن عمر قال :قام النبی ﷺ خطیبا فأشار نحو مسکن عائشة فقال :ھاھنا الفتنة، ثلاثا، من حیث یطلع قرن الشیطان: صحیح بخاری عربی جلد ۴ صفحہ ۴۶ طبع دار الفکر بیروت لبنان۔ ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا کہ ہم سے جویرہ نے انہوں نے نافع سے، انہوں نے عبداللہ ابن عمر سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ خطبہ دینے کھڑے ہوئے اور عائشہ کے گھر کی طرف اشارہ کیا اور تین بار فرمایا: ادھر سے فتنے (دین کے فساد) نکلیں گے۔ یہیں سے شیطان کے سر نمودار ہونگے۔ (مترجم علامہ وحید الزمان) تیسیر الباری ترجمہ و شرح صحیح بخاری اعتقاد پبلشنگ ہاوس نئی دہلی۔ جلد چہارم، صفحہ ۲۵۲۔ کتاب الجہاد والسیر باب ما جاء فی بیوت ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ کتاب المنجد لغت عربی اردو طبع دار الاشاعت لاھور جس کی ترجمہ دیوبند اور مصر کے ۱۱ علماء نے کی ہے صفحہ ۷۹۸، قرن الشیطان کے معنی "شیطان کے تابع لوگ" لکھا ہے۔ یہ ذہن نشین رہے کہ رسولؐ اکرم نے یہ خطبہ میں فرمایا ہے اور خطبہ سرکاری کام ہے اس کا ذاتیات سے کوئی تعلق نہیں ہے یہ کار رسالت ہے اور یہ وہ نبیؐ ہے کہ جس کے بارے میں قران گواہی دے رہا ہے کہ بغیر وحی کے یہ بات ہی نہیں کرتا۔ اس وقت آپؐ نے جو کچھ فرمایا وہ حکم خدا سے تھا۔

Volume 4, Book 53, Number 336:

Narrated 'Abdullah:

The Prophet stood up and delivered a sermon, and pointing to 'Aisha's house (i.e. eastwards), he said thrice, "Affliction (will appear from) here," and, "from where the side of the Satan's head comes out (i.e. from the East)."

عائشہ کا عقد رسولؐ اللہ سے پہلے جبیر بن مطعم کے ساتھ ہو چکا تھا (ترجمہ جو اردو میں کیا گیا وہ یہ کہ ''منسوب تھیں''۔ عربی کتاب میں یہ تحریر ہے عن عبد اللہ بن نمیر عن الاجلح عن عبد اللہ بن ابی ملیکۃ قال خطب رسول اللہ ﷺ عائشہ بنت ابی بکر فقال انی کنت اعطیتہا مطعما لابنہ قذعنی حتی اسلہا منہم فاستسلہا منہم **فطلقہا فتزوجہا** رسول اللہ ﷺ طبقات ابن سعد عربی ج ۸ ص ۵۹ مطبع دار صدر بیروت ۔فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ابوبکر سے عائشہ کے بارے میں (بات کی) تو ابوبکر نے کہا اس کو تو میں ابن مطعم جبیر کے حوالے کر چکا پھر جبیر نے طلاق دی اور وہ رسولؐ اللہ کے ساتھ بیاہی گئیں۔ طبقات ابن سعد اردو طبع نفیس اکیڈمی کراچی حصہ ہشتم ص ۸۳

مورخ یعقوبی اپنی تاریخ جلد ۲ ص ۱۷۵ طبع دار صادر بیروت میں لکھتے ہیں: وکان بین عثمان وعائشۃ منافرۃ وذلک انہ نقصہا مم کان یعطیہا عمر ابن الخطاب وصیرہا اسوۃ غیرہا من نساء رسول اللہ: یعنی عثمان اور عائشہ کے درمیان نفرت تھی اس لئے عمر ابن خطاب جو وظیفہ دیا کرتے تھے وہ عثمان نے کم کر دیا اور جتنا دوسری ازواج رسولؐ اللہ کو ملتا تھا اُتنا ہی انھیں دینے لگے۔ چنانچہ جب یہ قتل عثمان کا بدلہ لینے کے لئے نکلیں، تو عبید اللہ ابن ابی سلمہ نے تعجب سے حضرت عائشہ سے پوچھا کہ آپ تو عثمان کے بارے میں علانیہ بار بار کہا کرتی تھیں اس نعثل (ایک یہودی) کو قتل کر ڈالو یہ کافر ہو گیا اقتلوا نعثلاً فقد کفر۔ طبری واقعات ۳۶ھ ہجری ج ۳ ص ۴۷۷؛ الامامۃ والسیاسۃ ابن قتیبیہ دینوری ج ۱ ص ۵۱، ۷۲؛ ابن عساکر ترجمہ الامام الحسن ص ۱۹۷؛ النہایۃ فی غریب الحدیث ج ۵ ص ۸۰؛ لسان العرب ۱۴ الامام العلامۃ ابن منظور متوفی ۶۳۰ھ ص ۶۷۰؛ تاج العروس ج ۸ ص ۱۴۱؛ اُسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ ابن الاثیر جلد ۳ حالات صخر بن قیس طبع الشغب؛ المحصول فی علم اصول

الفقه فخر الدین رازی جلد۴ص۳۴۳ طبع موسسته الرسالته بیروت،؛ الفتنة وقعة الجمل ص ۱۱۵ سیف بن عمر الضبی متوفی ۲۰۰ھ طبع دار النفائس بیروت؛ انسان العیون فی سیرة الامین المامون تالیف علی بن برهان الدین الحلبی الشافعی متوفی ۹۷۵ھ جلد الثالث طبع مصطفی البابی الحبلی بمصر ص ۳۵۶؛ اعلام النساء فی عالمی العرب والاسلام ص ۱۳۲ الجز الثالث تالیف عمر رضا کحاله طبع الهاشمیة دمشق؛ الکامل فی التاریخ ابن الاثیر الجزری متوفی ۶۳۰ھ ص ۱۰۰ جلد ثالث طبع دار لکتب العلمیه بیروت لبنان؛ روضته الاحباب جلد سوم ص ۱۶؛ التمهید والبیان فی مقتل الشهید عثمان تالیف محمد بن یحیی بن ابی بکر الاشعری متوفی ۶۷۴ھ طبع دار الثقافة بیروت لبنان ص ۲۲۸۔

عائشہ سے مروی ہے کہ جس وقت عثمان قتل ہوئے تو انہوں نے کہا کہ تم لوگوں نے اُنہیں میل کچیل سے پاک صاف کپڑے کی طرح کر دیا (یعنی پہلے گندے تھے اور اب پاک صاف ہو گئے تھے) ان کو مینڈھے کی طرح ذبح کر دیا۔ مسروق نے کہا کہ یہ آپ ہی کا عمل ہے آپ نے لوگوں کو لکھ کر اُن پر خروج کرنے کا حکم دیا۔

طبقات ابن سعد (اردو) جلد دوم ص ۱۷۷۔ انساب الاشراف بلاذری جلد ۶ ص ۲۲۷

جب عثمان کے قتل کی اطلاع عائشہ کو ملی تو انہوں نے روتے ہوئے کہا عثمان پر اللہ رحم کرے وہ قتل ہو گئے۔ حضرت عمارؓ بن یاسرؓ نے کہا تم ہی لوگوں کو اُن کے (عثمان) کے خلاف ورغلاتی تھیں اور آج رو رہی ہو۔ فقال لها عمار یاسر :أنت بالأسس تحرضين عليه ثم أنت اليوم تبكينه۔ الاساۃ والسیاسة دینوری جلد اول ص ۴۷ اور ص ۶۶؛ انساب الاشراف البلاذری ج ۵ ص ۷۰، ۷۵، ۹۱؛

طبقات ابن سعد طبع لیدن ج ۵ ص ۲۵ ؛ طبری ص ۵: ۱۴۰، ۱۶۶، ۱۷۲، ۱۷۶۔ اور ایک روایت ہے کہ یہ حضرت ام المومنین ام سلمہ نے حضرت عائشہ سے فرمایا تھا ۔شرح نہج البلاغة جلد ص ۲۱۷۔

جب عثمان محصور ہو گئے تو عائشہ نے حج کا ارادہ کیا مروان، زید بن ثابت اور دیگر لوگ عائشہ کے پاس آئے اور کہا آپ (عائشہ) حج کا ارادہ ملتوی کر دیتیں تو بہتر ہوتا اس لئے کہ آپ دیکھ رہی ہیں امیر المومنین (عثمان) محصور ہیں اور آپ کی موجودگی میں ان سے محاصرہ دور ہو جائے گا۔ اس پر عائشہ نے کہا میں اپنی سواری میں بیٹھ چکی ہوں اب میں اُسے رکنے والی نہیں۔ اِن لوگوں نے پھر درخواست کی ،عائشہ نے وہی جواب دیا اس پر مروان نے کہا :**وحرق قيس على البلاد :: حتىٰ اذا ما استعرت اجذما** یعنی قیس نے شہروں کو آگ لگا دی یہاں تک کہ جب آگ بھڑک جائیگی تو اسے بجھا دے گا۔ (یعنی خود ہی آگ لگا یا اور خود ہی بجھائے گا)۔ اس پر عائشہ نے کہا اس شعر کو مجھ پر صادق کرنے والے اگر تمہارے اور تمہارے ان ساتھی (عثمان) کے جن کے معاملے نے تمہیں مشقت میں ڈالا ہے دونوں کے پاؤں میں اگر چکی بندھی ہو اور تم دونوں کو میں سمندر میں ڈوبتا ہوا دیکھوں تب بھی مجھے مکہ جانا پسند ہے۔ طبقات ابن سعد (ج ۵ ص ۵۴ اردو)؛ عربی ج ۵ ص ۳۷؛ تاریخ مدینہ عمر بن شبہ النمیری متوفی ۲۶۲ھ ص ۱۱۷۲؛

انك سدة بين رسول الله وامته: جب عائشہ بصرہ جانے لگیں تو حضرت ام سلمہؓ نے فرمایا کہ تم رکاوٹ ہو رسولؐ اللہ میں اور انکی امت میں۔ غریب الحدیث ابن قتیبة ج ۲ ص ۱۸۲، الاحتجاج طبرسی ج ۱ ص ۲۴۴، بلاغات النساء ابن طیفور متوفی ۳۸۰ھ ص ۷، تاج العروس ج ۲ ص ۳۷۴؛ لغات الحدیث علامہ وحید الزمان باب "س" ص ۶۹۔

سکن الله عقيراك فلا تصحيريها: اللہ نے تمہارے نفس کو پردہ میں رکھنے

کا حکم دیا اب اس کو جنگل جنگل میں مت نکالو۔
یہ حضرت ام سلمہؓ نے عائشہ سے کہا جب وہ بصرہ جانے کی تیاری کر رہی تھیں۔
النهاية في غريب الحديث ج ۳ ص ۱۲؛ غريب الحديث ابن قتيبة ص ۱۸۲۔ لغات الحديث علامہ وحید الزمان باب "س" ص ۱۵۷
قالت لعائشة ان رسول الله ﷺ نهاك عن الفرطة في الدين: حضرت ام سلمہؓ نے عائشہ سے کہا رسولؐ اللہ نے تمھیں دین کے کاموں میں حد سے زیادہ بڑھ جانے سے منع کیا (یعنی غلو اور افراط سے) النہایہ فی غریب الحدیث ابن الاثیر ج ۳ ص ۴۳۴؛ لسان العرب ج ۷، ص ۳۶۸۔ لغات الحدیث علامہ وحید الزمان ص ۵۳۔
حضرت عائشہ کا یہ اقرار کہ: مجھ میں اور علی میں ہمیشہ سے عداوت رہی ہے۔ ما كان بيني وبين علي الا كما يكون بين الاحماء فقال ابو جعفر (طبری) افلا تذكر ما كان في حديث الافك۔ تاریخ مدینہ و دمشق ابن عساکر ج ۶۲؛ تاریخ طبری جلد ۳ ص ۵۴۷ (عربی)، اردو جلد سوم ص ۲۰۶ طبع نفیس اکیڈمی کراچی؛ فتح الباری ابن حجر ج ۹ ص ۲۷۲؛ الفتنة و وقعة الجمل سيف بن عمر الحبي ص ۱۸۳؛ البدایہ والنہایہ ابن کثیر عربی ج ۷ ص ۲۴۷ (اردو ترجمہ سے یہ حدیث نکال دی گئی) الانوار العلوية الشيخ جعفر النقدي ص ۱۶۷۔
ایک اور واقعہ جس میں عائشہ نے بغض علیؑ کا اظہار کیا وہ یہ کہ حضرت عائشہ نے روایت بیان کی کہ رسولؐ اکرم مریض تھے نماز پڑھانے ابوبکر نکلے۔ آنحضرتؐ نے اپنا مزاج ہلکا پایا تو دو آدمیوں پر سہارا دیتے ہوئے باہر برآمد ہوئے۔ آپؐ کے پیر زمین پر لکیر دیتے جا رہے تھے اور آپؐ، عباسؓ اور ایک آدمی کے درمیان تھے۔ راوی نے کہا یہ روایت عائشہ کی میں نے عبداللہ ابن عباس سے بیان کی تو انھوں نے پوچھا تم جانتے دوسرا آدمی جس کا نام عائشہ نے نہیں لیا کون تھا؟ راوی کہا نہیں تو عبداللہ ابن عباس نے کہا وہ دوسرے آدمی علیؑ تھے جس کا نام عائشہ نے لینا تک گوارا نہیں کیا۔ صحيح بخاری كتاب الاذان باب حد المريض ان يشهد الجماعة باب ۴۲۹ حديث ۶۳۱ صحيح بخاری باب انما جعل

الادم لیو تم بہ باب ۴۴۱ حدیث ۶۵۲۔

چنانچہ طبقات ابن سعد جلد دوم ص ۲۸۰ نفیس اکیڈمی میں ہے کہ اس کے بعد عبداللہ ابن عباس نے کہا کہ۔ هو علی، ان عائشة لا تطیب له لنفسا بخیر۔ علیؑ ابن ابی طالب کے کسی عمل خیر سے عائشہ کا دل خوش نہیں ہوتا تھا۔ مسند احمد ابن حنبل جلد ۶ ص ۲۲۸؛ المصنف عبدالرزاق الصنائی متوفی ۲۱۱ھ جلد ۵ ص ۴۳۰۔

آنحضرتؐ نے دیکھا کہ عائشہ، حضرت فاطمہؑ سے جھگڑ رہی ہیں تو ارشاد فرمایا" حمیرا! تو میری بیٹی فاطمہؑ کا پیچھا نہیں چھوڑتی؟"۔ تیسیر الباری تفسیر صحیح بخاری جلد ۷ باب کتاب النکاح حدیث حسن معشرہ ص ۱۰۷۔ مترجم کا نوٹ قابل ملاحظہ ہے۔ حضرت عائشہ کا خود اقرار کہ وہ کسی عورت پر اتنا حسد نہیں کرتی تھیں جتنا حضرت خدیجہ سے۔ چنانچہ یہ کہتی تھیں" وہ بڈھی جس کے منہ دانت نہیں، سرخ مسوڑے والی"۔ صحیح بخاری جلد ۲ باب ۳۴۴ حدیث ۱۰۰۵، ۱۰۰۷۔

جب حضرت علی کی شہادت کی خبر سُنی تو عائشہ نے یہ شعر پڑھا: فالقت عصاها واستقرت بها النوی :: کما عینا بالایاب المسافر (اُس نے اپنی لاٹھی ٹیک دی اور جدائی کو قرار مل گیا جس طرح مسافر کی آنکھیں ٹھنڈی ہوتی ہیں اس پر زینب بنت ابی سلمہ نے کہا آپ علی کے بارے میں ایسا کہہ رہی ہیں اس پر عائشہ نے جواب دیا میں جب بھول جایا کروں تو تم یاد دلایا کرو۔ تاریخ طبری اردو جلد ۳ ص ۴۴۵۔ طبقات ابن سعد جلد سوم ص ۱۵۹ اردو نفیس اکیڈمی کراچی۔

مسروق کی روایت ہے کہ پھر ایک غلام داخل ہوا جس کا نام عبدالرحمن تھا۔ میں نے پوچھا آپ نے اس کا یہ نام کیوں رکھا؟ تو عائشہ نے جواب دیا علیؑ کے قاتل عبدالرحمن ابن ملجم کی محبت میں۔ الجمل ضامر بن الشد قم مدنیص ۲۷؛ الجمل شیخ مفیدؒ ص ۸۴۔ جب حضرت امام حسن مجتبیٰؑ کو روضہ رسولؐ اکرم میں دفن کرنا چاہا تو عائشہ نے کہا یہ میرا گھر ہے اور یہاں دفن نہیں کر سکتے۔ کتاب المختصر فی اخبار البشر تالیف ابی الفداء جزو ثانی ص ۹۷ طبع دار لفکر بیروت چنانچہ جب یہ خچر پر بیٹھ کر باہر آئیں تو عبداللہ ابن عباسؓ

نے یہ شعر پڑھے۔

تجملتِ، تبغّلتِ ولو عشتِ تفیلتِ

لك التسع من الثمن، وبالکل تصرفت

ایک وقت اونٹ پر نکل آئیں (جمل میں) آج خچر پر اور اب آیندہ ہاتھی پر نکلنا باقی ہے۔وضو النبی شہرستانی جلد۱ص ۲۳۶۔الایضاح فضل بن شاذان رضی اللہ عنہ ص ۲۶۲ متوفی ۲۶۰ھ۔

حضرت عائشہ کو پسند نہیں تھا کہ امام حسنؑ اور امام حسینؑ سامنے آئیں چنانچہ وہ ان سرداران جنت سے پردہ کرتیں تھیں۔ عبداللہ ابن عباسؓ نے کہا کہ یہ پردہ صحیح نہیں ہے۔طبقات ابن سعد جلد ۸ ص ۹۹ نفیس اکیڈمی کراچی۔

یہ وہی زوجہ رسولؐ اکرم ہے جن کے بارے سورہ تحریم میں کھلم کھلا یہ اعلان ہے کہ تمہارے دل ٹیڑھے ہو گئے ہیں جس کا ذکر تمام تفسیر اور سیر کی کتابوں میں موجود ہے مثلاً صحیح بخاری باب ۸۷۹ حدیث ۲۰۱۵۔بھلا جس انسان کا دل باجود قربت رسولؐ کے ٹیڑھا ہوسکتا ہے تو بعد رسولؐ اکرم اُس نے جو بھی کیا اُس پر تعجب نہیں ہونا چاہئے۔چند مثالیں حسب ذیل ہیں فیصلہ آپ کے ذمہ ہے۔

ابوموسیٰ سے روایت ہے کہ یہ حضرت عائشہ کے پاس آئے اور اُن سے پوچھا کہ : ہماری اماں غسل کس سے واجب ہوتا ہے۔تو حضرت عائشہ نے بجائے اُس کو کسی مرد صحابی کے پاس رجوع کرواتیں، فرمایا اچھا کیا تو نے اچھے واقف کار سے پوچھا ۔ اور جو جواب دیا ہم اُس کو تحریر کرنا بھی مناسب نہیں سمجھتے۔ ملاحظہ ہو صحیح مسلم شرح نووی جلد اول باب بیان ان الجماع کان فی اول الاسلام ص ۴۴۸۔

فاغتسلت وبیننا وبینہا ستر :ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے روایت ہے کہ میں اور میرا بھائی حضرت عائشہ کے پاس گئے اور غسل جنابت کے بارے میں پوچھا کہ رسولؐ اللہ کس طرح غسل کرتے تھے؟ اُنہوں نے ایک برتن منگوایا جس میں ایک صاع بھر پانی تھا اور نہا کر بتلایا اور ہمارے اور اُن کے درمیان پردہ تھا۔

صحیح مسلم شرح نووی جلد اول باب القدر المستحب من

الماء فی غسل الجنابۃ ص ۲۴۸؛ تیسیر الباری شرح صحیح بخاری جلد اول ص ۱۸۴۔ مسند امام احمد ابن حنبل جلد ٦ ص ۷۲۔ کیا یہ پردہ برائے نمود تھا See (Through)، اور دکھا یا کیا جارہا تھا؟۔

کیا ایک شریف گھرانے کی خاتون سے ایسے سوال کرنا اور نامحرم کو غسل کر کے بتلانا درست ہے جبکہ اُس دور میں ہزاروں مرد صحابہ کرام موجود ہوں۔ کیا کوئی یہ گوارا کرسکتا ہے کسی کی زوجہ، ماں، بہن، یا بیٹی سے اس قسم کے سوالات کرے یا کسی کو وہ غسل کر کے بتلائے؟۔

حضرت عائشہ کا عمل تھا کہ وہ جب کسی مرد سے پردہ نہیں کرنا چاہتی تھیں تو وہ اُس مرد کو اپنی بھتیجیوں اور بھانجیوں کے پاس روانہ کرتیں اور اُن سے کہتیں کہ اُس مرد کو پانچ بار دودھ چوسا دیں۔ حالانکہ وہ مرد بڑی عمر کا ہوتا تھا۔ پھر وہ شخص حضرت عائشہ کے پاس آتا جاتا رہتا۔ آنحضرتؐ کی دوسری ازواج خصوصاً حضرت ام سلمہؓ نے اس پر عمل نہیں کیا اس لئے کہ رضاعت کا تعلق بچپن سے ہے۔ تیسیر الباری شرح بخاری جلد ۵ ص ۲۷٦ باب بدر حدیث ۳۳۵۔ تعجب اُن بھتیجیوں اور بھانجیوں پر ہے جو ایک غیر مرد کو جو کم از کم اس وقت تو اُن کے لئے تو محرم نہیں ہے کیسے اپنا دودھ اُس کے منہ میں دیدیا۔ پھر اُن مردوں کے آمنے سامنے ہوتے رہنے کی خواہش حضرت عائشہ کو کیوں رہتی تھی؟۔

حضرت عائشہؓ نے خود ایک نوجوان کو اپنے پستان کو منہ میں دیا۔ ملاحظہ ہو کتاب فتح المنعم شرح صحیح مسلم الجزالخامس طبع دار الشروق صفحہ ۲۲٦ و كانت عائشة رضى الله عنها۔ ترى أن ارضاع الكبير يحرمه۔ وأرضعت غلاما فعلا كتاب بدیع الفوائد جلد ۴ ص ۱۴۷۱۔ ۱۴۷۲

ان عائشة شرفت جارية و قالت لعلنا نصيد بها بعض فتيان قريش: عائشہ نے ایک لڑکی پالی تھی اس کو آراستہ کیا اور کہا کہ قریش کے نوجوانوں کو اس لڑکی کے ذریعہ شکار کروں گی۔ النهاية في غريب الحديث ابن اثیر ج ۲ ص ۵۰۹۔

۷ھ میں حضرت ماریہ کو مقوقس بادشاہ نے رسولؐ اللہ کی خدمت میں روانہ کیا جو

انتہائی حسین تھیں۔ عائشہ سے روایت ہے کہ ئی ئی حضرت ماریہ کی خوبصورتی سے جتنا حسد ہوتا تھا کسی اور پر نہیں ہوتا تھا رسولؐ اللہ عموماً اپنا وقت وہیں گذارتے تھے۔ چنانچہ ہم ماریہ کو تنگ اور پریشان کرنے لگے جس کی وجہ سے رسولؐ اللہ نے ماریہ کو دوسری جگہ منتقل کردیا اور اکثر اپنا وقت وہیں گذارتے تھے جو ہم کو اور شاق گذرا پھر اللہ نے ماریہ سے رسولؐ اللہ کو بیٹا دیا اور ہم اس عطا سے محروم رہے''۔

طبقات ابن سعد جلد ۸ ص ۲۹۵۔ جب حضرت ابراہیم (فرزند رسولؐ اکرم) کی ولادت ہوئی تو عائشہ نے یہ الزام لگایا کہ یہ تو اُس قبطی کی اولاد تھی جو اُن (ماریہؓ) کے پاس آتا جاتا ہے رسولؐ اللہ نے حضرت علیؑ کو تحقیق کے لئے بھیجا اور وہ شخص ایک درخت پر ڈر کر چڑھ گیا جب اُس نے حضرت علیؑ کے غصہ کی حالت دیکھی گھبرا کر درخت سے گرا اور اور اُسکا ستر کھل گیا جس سے پتہ چلا کہ وہ شخص مرد ہی نہیں تھا۔ اسی پر آیت افک اُتری تھی جو سورہ نور کی آیت ۱۲ ہے جہاں اور آیتوں کو لوگ نے اپنے سے منسوب کرلیا اس آیت کو بھی عائشہ سے منسوب کردیا۔ واقعہ افک جو ۶ ہجری کا بتلایا جاتا ہے۔ اس میں جو نام صفائی میں پیش کئے گئے ہیں اس میں سعد بن معاذ اور عائشہ کی کنیز بریرہ ہیں۔ یہ حدیث جس نے بنائی اُس کو اتنا بھی علم نہیں تھا کہ سعد ابن معاذ ۴ ہجری میں فوت ہوگئے تھے اور بریرہ کنیز کو عائشہ نے فتح مکہ کے بعد ۸ ہجری میں خریدا تھا چنانچہ **إنما اشترت بريرة بعد الفتح** **فتح الباری** ج۸ ص ۳۵۸ میں ہے۔ اس طرح سیرۃ حلبیہ (اردو) ج ۴ ص ۳۳۱۔ **كانت تخدم عائشة إما قبل شرائها لها أو بعده وقبل عتقها لها كان بعد الفتح**۔ تفصیل کے لئے دیکھئے تیسیر الباری شرح صحیح البخاری جلد ۶ باب افک حدیث ۲۷۳ ص ۲۵۸ تا ۲۷۰ حاشیہ غور طلب ہے۔ حضرت ماریہؓ کے واقعہ کی تفصیل دیکھنا ہو تو علامہ مجلسیؒ کی '' حیات القلوب، جلد دوم صفحہ ۸۷۹، اس واقعہ کے بعد سورۂ حجرات کی آیت ۶ نازل ہوئی)۔ طبقات ابن سعد جلد ۸ ص ۲۹۷۔

مستعذہ جن کا اصلی نام اسماء تھا اور ایک بادشاہ کی بیٹی تھی اور بہت خوبصورت تھیں

جب حضورؐ نے ان سے عقد کیا اور تمام لوگ ان کی خوبصورتی کو دیکھ کر رشک کرنے لگے چنانچہ خلوت میں آنے سے قبل عائشہ اور حفصہ مہندی لگانے کے بہانے ان کے حجرہ میں گئیں اور کہا کہ جب رسولؐ اللہ تجھ سے خلوت فرمائیں تو تم کہنا "اعوذ باالله منك" شوہر تجھے بہت چاہے گا"۔ چنانچہ جب حضورؐ نے شرف قرب چاہا تو اس عورت نے وہی کہا جو عائشہ اور حفصہ نے سکھایا تھا۔ حضورؐ اکرم اس سے دور ہو گئے اور فرمایا تو نے بڑی پناہ مانگی ہے اُٹھ اور اپنے لوگوں میں چلی جا۔ جب حضورؐ کو پوری کیفیت معلوم تو آپؐ نے عائشہ اور حفصہ سے کہا کہ تم عورتیں یوسف والیاں ہیں اور بڑی مکر کرنے والیاں ہیں۔ طبقات ابن سعد جلد ۸ ص ۱۹۶ نفیس اکیڈمی؛ المستدرك الصحيحين حاکم جلد ۴ ص ۳۷ طبع دار العرفة بيروت لبنان؛ مدارج النبوت شاہ عبدالحق محدث دہلوی جلد دوم ص ۵۷۲ طبع ضیاء القرآن لاہور۔

جب رسولؐ اکرم نے ملیکہ بنت کعب سے عقد فرمایا جو حسن و جمال میں بے مثال تھیں عائشہ کو یہ بات ناگوار گزری۔ ملیکہ کا باپ فتح مکہ کے وقت خالد بن ولید کے ہاتھوں قتل ہو چکا تھا اور ملیکہ کو اپنے باپ کے قاتل علم نہیں تھا۔ چنانچہ عائشہ نے اس سے ملاقات کی اور کہا کہ تمہیں اپنے باپ کے قاتل سے نکاح کرتے ہوئے شرم نہیں آئی۔ ألا تستحين أن تنكحي قاتل أبيك؟ ملیکہ نے کہا اب کیا ہوسکتا میرا عقد تو ہو چکا۔ عائشہ نے کہا کہ ایک صورت ہوسکتی ہے کہ جب آنحضرتؐ تمہارے ساتھ خلوت نشین ہوں تو اُن سے کہنا کہ میں آپ سے اللہ کی پناہ چاہتی ہوں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور رسولؐ اکرم نے اسے طلاق دے دی۔ طبقات ابن سعد جلد ۸ ص ۱۴۸ حالات ملیکہ بنت کعب؛ تاریخ ابن کثیر البداية والنهاية جلد ۵ ص ۳۲۰؛ اصابہ ابن حجر جلد ۸ ص ۳۲۰؛ تاریخ ابن عساکر ج ۳ ص ۳۰۹؛۔ کیا یہ جھوٹ اور بہتان نہیں تھی؟۔ جب یہ ایک بار ہی صحیح جھوٹ کہہ سکتی ہیں تو ان کے قول کا کیا اعتبار۔ (اور اس جھوٹ کے

باوجود صدیقہ کہلاتی ہیں۔

استاذن ابوبکر علی رسول الکریم ﷺ فسمع صوت عائشۃ عالیا وھی تقول واللہ لقد عرفت ان علیاً أحب الیك من أبی و منی۔ یعنی ایک روز ابوبکر حاضر ہوئے رسول ؐ کی خدمت میں حاضر ہونے سے قبل سُنا کہ عائشہ بلند آواز سے یعنی چیخ چیخ کے (صوت عالیا) سے آنحضرتؐ کہہ رہی تھیں واللہ مجھ کو معلوم ہے کہ آپؐ علیؑ کو مجھ سے اور میرے باپ سے زیادہ چاہتے ہیں۔

مسند احمد بن حنبل جلد۴ ص ۲۷۵؛ مجمع الزوائد الھیثمی جلد۹ ص ۱۲۷؛ فتح الباری جلد۷ ص۱۹؛ السنن الکبری النسائی جلد۵ ص۱۳۹۔ اب اس روایت کے بعد قرآن مجید کی یہ آیت کریمہ پڑھئے:

سورۃ الحجرات آیت ۲ ۔ یآیھا الذین اٰمنوا لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی ولا تجھروا لہ بالقول کجھر بعضکم لبعض ان تحبط اعمالکم وانتم لا تشعرون۔ اے مومنو! نبی کی آواز پر اپنی آوازیں اونچی نہ کرو اور نہ زور سے بولو جیسے تم ایک دوسرے سے گفتگو کرتے ہو، ایسا نہ ہو کہ کہیں تمہارے اعمال اکارت نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر بھی نہ رہے۔

حضرت عائشہ سے اُس زمانے کی حدیثیں مروی ہیں جبکہ وہ آنحضرتؐ کی زوجہ بھی نہیں تھیں۔ معراج کے بارے میں فرماتی ہیں مافقد یافقدت جسد محمد رضی اللہ عنہا ولکن اللہ اسریٰ بروحہ: یہ عائشہ نے کہا کے معراج رسولؐ اکرم جسمانی نہیں تھی بلکہ روح کی تھی۔ فتح الباری ابن حجر ج ۸ ص ۶۸ ۴؛ البدایۃ والنھایۃ ابن کثیر ج ۳ ص ۱۴۱؛ سیرت النبی ابن ہشام ج ۲ ص ۲۷۱؛ درمنثور جلال الدین سیوطی ج ۴ ص ۱۵۷۔

حدیثِ شق صدر کی راوی بھی یہی ہیں اور ایسا بیان کیا کہ جیسے یہ واقعہ ان کے سامنے ہوا حالانکہ جب وحی کا سلسلہ شروع ہوا تو اُس وقت ان کا وجود بھی نہیں تھا۔ اگر یہ کہتیں کہ مجھ سے رسولؐ اکرم نے فرمایا کہ وحی کا سلسلہ یوں شروع ہوا تو ہم اس کو

مان لیتے۔

حضرت عائشہ سے رسولؐ اکرم نے ہجرت کے دوسال بعد عقد کیا اور اس طرح وہ ۹ سال رسولؐ کی زوجہ رہیں۔ رسولؐ اکرم کی ۹ بیبیاں تھیں اور رسولؐ اکرم ہر ایک کے پاس باری باری جاتے تھے چنانچہ حضرت عائشہ کے حصے میں ۹ برس میں صرف ایک سال آتا ہے پھر اس ۹ سال کے دوران کئی غزوات بھی ہیں کار رسالت بھی ہے۔ مگر جو تعداد احادیث ان سے منسوب ہیں وہ کل (۲۲۰۰) اور حضرت خدیجہؑ جو ۲۵ سال رسولؐ کی بی بی رہیں اُن سے صرف (۳) احادیث مروی ہیں۔

حضرت عائشہ کا انجام: مروان نے حضرت عائشہ سے تنگ آ کر اُنھیں قتل کر دیا۔

۹۵ھ کے حالات تحت لکھا ہے کہ "عائشہ کی مخالفت کی وجہ سے مروان نے دعوت کے بہانے انہیں اپنے گھر بلایا اور پہلے سے ایک گڑھا عمیق کھودا گیا جس میں تلواریں اور چھریاں وغیرہ رکھ دی گئیں تھیں اوپر سے ایک فرش بچھایا گیا تھا۔ ام المومنین جب تشریف لائیں تو اُن کو وہیں بٹھلایا گیا بیٹھنا تھا کے وہ نیچے گر پڑیں، معمر اور کمزور تھیں ایسی چوٹ آئی کے پھر جانبر نہ ہوئیں۔ اردو ترجمہ تاریخ ابن خلدون حصہ دوم ص ۶۷ نفیس اکیڈمی کراچی۔ تاریخ حبیب السیر جلد اول ص ۱۸ اس میں مورخ نے مروان کے بجائے معاویہ کا نام لکھا ہے کہ اُس نے اپنے گھر بلایا اور کرسی ایک گڑھے پر رکھی تھی جس میں یہ گر کر ہلاک ہوگئیں۔

عباس بن الحسین

عباس بن الحسین القنطری۔ ابن ابی حاتم کہتے ہیں کہ یہ مجھول

ہے تہذیب التہذیب ابن حجر جلد ۵ ص ۱۰۲ سلسلہ ۱۹۹

میزان الاعتدال جلد ۲ ص ۳۸۳ سلسلہ ۴۱۶۵ میں ہے کہا یزید بن ہارون نے کے یہ لا اعرفہ انھیں میں نہیں جانتا۔

عبد الرحمن بن ابی اسحاق

عبد الرحمن بن ابی اسحاق:۔ انہیں ہر ایک نے غیر معتبر کہا ہے ، امام احمد ابن حنبل کہتے ہیں کہ یہ کچھ نہیں تھے اِن کی حدیثیں بیہودہ ہوتی تھیں ، ان کے غیر معتبر ہونے پر سب نے اتفاق کیا ہے ۔ میزان الاعتدال جلد ۲ ص ۵۸۲ ۔

عبد الرحمن بن عبد الملك ابو بكر بن شيبه

عبد الرحمن بن عبد الملك مشهور ابو بكر بن شيبه: علامہ ذہبی میزان الاعتدال جلد ۲ ص ۵۷۸ سلسلہ ۴۹۱۴ لکھتے ہیں کہ ابو حاتم کہتے ہیں کہ یہ اُن کے نزدیک قوی نہیں ہے ۔ ابی داؤد کا قول ہے کہ یہ ضعیف ہے ۔ ابن حبان "الثقات" میں کہتے ہیں کہ یہ غلطیاں کرتا تھا ۔

عبد الرحمن بن مل ابو عثمان

أبو عثمان النهدی اصل نام عبد الرحمن بن مل ہے ۔ انس صحابی نے ان کے بارے میں کہا کہ میں ان سے واقف نہیں ہوں اور ابن المدینی نے کہا کہ **سلیمان التیمی** کے علاوہ اور کسی نے ان سے حدیث نہیں لی ۔ ابن حجر تہذیب التہذیب لکھتے ہیں کہ ابن جریح نے انہیں مجهول بتلایا ہے تہذیب التہذیب جلد ۱۲ ص ۱۴۶ ۔

عبد الملك بن عبد العزيز موسوم به ابن جريح

عبد الملك بن عبد العزيز موسوم به ابن جريح متوفی ۱۵۰ھ ۔ ذہبی تذکرۃ الحفاظ جلد اول ص ۱۴۹ میں لکھتے ہیں کہ یہ نصرانی تھے اور حدیثیں گھڑتے تھے انہوں نے نوّے (۹۰) عورتوں سے متعہ کیا تھا (ایک بات کا علم تو ہوا کہ ۱۵۰ھ میں بھی متعہ کیا جاتا تھا) میزان الاعتدال جلد دوم ص ۶۵۹ سلسلہ ۵۲۲۷ ذہبی لکھتے

ہیں یہ تدلیس یعنی حدیثیں گھڑ تے تھے عبداللہ بن احمد ابن حنبل نے کہا کہ ان سے مروی جو احادیث ہیں وہ گھڑی ہوئی ہیں اور یہ جب بھی کوئی حدیث روایت کرتے تھے تو کسی کا بھی نام لے کر کہہ دیتے تھے کہ فلاں نے فلاں نے مجھ سے کہا۔ اور تہذیب التہذیب جلد ۵ ص ۴۰۶ میں ابن حجر لکھتے ہیں یتجنب ابن جریح فانه قبیح التدلیس ۔یعنی ابن جریح سے اجتناب کرو اس لئے کہ یہ قبیح تر حدیثیں گھڑتا ہے۔ اور ایک خاص بات یہ کہ یہ ہر روز حقنہ لیتا تھا۔

عبد الملك بن عمير القبطي

عبد الملك بن عمير مشهور القبطي ان کے متعلق علامہ ذہبی نے میزان الاعتدال جلد ص ۶۶۰ تا ۶۶۱ میں لکھتے ہیں یہ شعبی کے بعد کوفہ کا قاضی مقرر ہوا، عمر طویل پائی اور اس کا حافظہ خراب ہو گیا تھا، اس کے بارے میں ابو حاتم نے کہا کہ یہ حافظ حدیث نہیں تھا، اس کی یادداشت میں فرق آ گیا تھا۔ امام احمد نے کہا ہے یہ ضعیف ہے اور غلطیاں کیا کرتا تھا۔ ابن معین کا قول ہے یہ مخبوط الحواس تھا۔ ابن خراش کا قول ہے کہ و کان شعبة لا یرضه اور شعبی ان سے راضی نہیں تھے۔ یہ ۱۳۶ھ میں ایکسو سال کی عمر میں فوت ہوا۔ ابن حجر اپنی کتاب طبقات المدلسین ص ۱۴ سلسلہ ۸۴ میں اس کو تدلیس کرنے والوں میں شامل کیا ہے۔

عبد الله بن دينار

عبداللہ بن دینار: یہ عبداللہ ابن عمر ابن خطاب کے غلام تھے۔ تہذیب التہذیب جلد ۴ ص ۲۸۶ میں ابن حجر لکھتے ہیں وقال العقیلی :فی روایة المشائخ عنه اضطراب۔ یعنی ان کی روایتوں میں اضطراب تھا۔ میزان الاعتدال جلد ۲ ص ۴۱۷ میں ذہبی لکھتے ہیں :فذ کرہ لذلك العقیلی فی الضعفاء، وقال فی روایة المشایخ عنه اضطراب. ثم ساق له حدیثین مضطربی

الاسناد۔

عبداللہ بن زید ابو قلابہ

أبو قلابة ہے جس کا نام عبداللہ بن زید ہے۔ تہذیب التہذیب ج ۵ ص ۱۹۸ طبع دارلفکر بیروت ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں۔ وکان یحمل علی علی ولم یرو عنه شئیاً۔ یہ دشمن علی تھا اور حضرت علی سے ایک بھی حدیث اس نے روایت نہیں کی۔

علامہ ذہبی اپنی کتاب رجال میزان الاعتدال طبع دارلفکر بیروت لبنان جلد ۲ ص ۴۲۵ سلسلہ نمبر ۴۳۳۴۔ انه یدلس عمن لحقهم و عمن لم یلحقهم و کان له صحف یحدث منها و یدلس۔ یہ تدلیس کرتا تھا جس سے کوئی سروکار ہو یا نہ ہو ہر چیز میں تدلیس کرتا تھا اس کے پاس چند کتابیں تھیں اُنھیں حدیثوں میں سے تدلیس کرتا اور وہ حدیثیں بیان کرتا تھا۔

اسی ابو قلابہ کے بارے میں مزید یہ ہے کہ وہ احمق بھی تھا ابوالحسن علی بن محمد قابسی مالکی کہتے ہیں کہ ابو قلابہ فقہاء تابعین سے نہ تھا بلکہ وہ تو ان فقہاء کے نزدیک احمقوں میں شمار کیا جاتا تھا۔ تہذیب التہذیب جلد ۵ صفحہ ۱۹۸۔ میزان الاعتدال کے حاشیہ پر مذکور ہے کہ ابوقلابہ جذام میں مبتلا ہو کر فوت ہوا اس کے ہاتھ اور پیر آنکھیں سب غائب ہو چکی تھیں۔

عبداللہ بن محمد

عبداللہ بن محمد بن سنان۔ یہ باطل احادیث کو روح بن القاسم کی نسبت سے بیان کرتا تھا۔ اور یہ حدیثیں چُراتا تھا۔ جیسا کہ ابن عدی نے کہا ہے دار قطنی وعبدالغنی الازدی کہتے ہیں یہ متروک ہے، اور یہ جھوٹی احادیث وضع کیا کرتا تھا حافظ ابونعیم کہتے ہیں کہ جھوٹی احادیث گھڑا کرتا تھا۔ ابن حبان کتاب المجروحین جلد ۲ ص ۱۴۵؛ میزان الاعتدال جلد ۲ ص ۴۸۹۔

عبدالرزاق بن عمر الثقفی

عبدالرزاق۔ یہ عبدالرزاق بن عمر الثقفی ہے جوضعیف، غیر معتبر، منکر الحدیث اور بقول دارقطنی اور مسہری کے جب زہری کی روایات کی کتاب گم ہوگئی تو اس نے اپنے پاس سے دوسری روایتیں بنانا شروع کر دیا۔ امام مسلم نے انہیں ضعیف لکھا، امام نسائی نے انہیں ثقہ نہیں ہے کہا، بخاری نے ان سے احادیث لینے سے انکار کیا۔ میزان الاعتدال جلد ۲ ص ۶۰۸ سلسلہ نمبر ۱ ۵۰۴۔

عبدالاعلی بن عبدالاعلی

عبدالاعلی بن عبدالاعلی السامی۔ محمد بن سعد کہتے ہیں کہ یہ قوی نہیں تھا۔ امام احمد کہتے ہیں کہ یہ فرقہ قدریہ کے عقائد رکھتا تھا۔ بزار کہتے تھے کہ واللہ وہ یہ بھی نہیں جانتا تھا کہ کون سا پیر بڑا ہے۔ ذہبی میزان الاعتدال جلد ۲ ص ۵۳۱ سلسلہ ۴۷۲۸۔

عبدالقدوس بن حبیب الکلاعی الشامی الدمشقی

عبدالقدوس بن حبیب : ان کے بارے علامہ ذہبی میزان الاعتدال جلد ۲ ص ۶۴۳ میں مذکور ہے: مارأيت ابن المبارك يفصح بقوله كذاب إلا لعبد القدوس عبدالرزاق کہتے تھے کہ میں نے ابن مبارک کو کسی کے متعلق اتنا بظاہر کذاب کہتے نہیں سُنا جتنا عبدالقدوس کو۔ فلاس کہتے ہیں علماء کا اتفاق ہے کہ اس کی حدیثوں کو ترک کیا جائے، امام نسائی کہتے ہیں کہ یہ ثقہ نہیں ہے، ابن عدی کا کہنا ہے کہ اس کی حدیثین سند اور متن کے اعتبار سے قابل انکار ہیں۔ تہذیب التہذیب جلد ۶ ص ۳۰۵، حالات العلاء بن کثیر میں ابوحاتم کا یہ قول ہے کہ العلاء بن کثیر، منکر حدیث ہے اور ضعیف ہے جیسا کہ عبدالقدوس بن حبیب ہے۔

عبدالواحد بن زیاد

عبدالواحد بن زیاد: یہ حدیثوں میں تدلیس کرتے تھے یعنی اپنی جانب اضافہ یا کمی کرتے تھے۔ یحییٰ کہتے ہیں کہ یہ کچھ نہیں یعنی بے وقعت ہیں۔ میزان الاعتدال جلد ۲ ص ۶۷۱۔

عبداللہ ابن عمر ابن خطاب

عبداللہ ابن عمر ابن خطاب بعثت کے چھ برس کے بعد پیدا ہوئے اور ہجرت کے وقت اُن کی عمر دس سال سے کم تھی۔ اس لئے کہ ۴ ہ غزوہ خندق میں اُن کی عمر ۱۴ یا ۱۵ سال تھی اس لئے فوج میں شامل کرلیا گیا تھا۔

(طبقات ابن سعد جلد چہارم ص ۲۸۴)۔ اس طرح سے وقت وفات حضرت ابو طالب یہ ۶ برس کے ہوسکتے ہیں۔ وقت وفات حضرت ابو طالب جو واقعہ بیان کیا جاتا ہے جس کے یہ راوی ہیں کہ رسولؐ اکرم نے حضرت ابوطالب کو کلمہ پڑھنے کے لئے کہا تھا اور حضرت ابوطالب نے انکار کیا تو اس وقت یہ ۵ یا ۶ برس کے ہوں گے۔

مالک ابن انس سے روایت ہے کہ اُن سے ابوجعفر نے پوچھا کہ تم لوگ ابن عمر سے کیوں روایت کرتے ہو تو مالک ابن انس نے کہا اس لئے کہ اُنہوں نے اپنے پیش روؤں کو دیکھا اور ان سے علم حاصل کیا تو ابوجعفر نے کہا "پھر اُنہیں کا قول اختیار کرو اگرچہ وہ حضرت علیؑ اور عباسؓ کے مخالف ہوں"۔ اس سے صاف ظاہر ہوگیا کہ عبداللہ ابن عمر کا قول اور فعل حضرت علیؑ کے خلاف رہتا تھا۔ (طبقات ابن سعد جلد چہارم ص ۲۸۹ نفیس اکیڈمی کراچی) میمون کہتا ہے کہ لوگ اُن کو بخیل کہتے تھے۔ واللہ وہ اس چیز میں بخیل نہیں تھے جس میں عبداللہ ابن عمر کو نفع نہ ہو۔

(طبقات ابن سعد جلد چہارم ص ۲۸۴) سیف المازنی سے روایت ہے کہ ابن عمر کہا کرتے تھے کہ "میں فتنے میں قتال نہیں کروں گا اور جو بھی غالب ہوگا اس کے پیچھے نماز پڑھوں گا" (طبقات ابن سعد جلد چہارم ص ۲۹۰) نافع سے روایت

ہے کہ عبداللہ ابن عمر مکہ میں بعد قتل عبداللہ ابن زبیر اور تاراجی مکہ، حجاج جیسے ملعون کے پیچھے نماز پڑھتے تھے۔ جب کبھی عبداللہ ابن عمر سفر کو جاتے تو ہم سفر سے یہ عہد لیتے تھے کہ دوران سفر اذان کے بارے میں جھگڑا نہ کرو گے اور نہ ہماری اجازت کے بغیر روزہ رکھو گے''۔ (طبقات ابن سعد جلد چہارم ص ۲۹۰) اذان کے بارے میں جھگڑا کس بات پر ہو سکتا ہے؟ یا تو ذکر اذان میں یا وقت اذان میں۔ عبداللہ ابن عمر کی غذا مرغیاں اور چوزے اور حلوہ ہوتا تھا۔ ہمیشہ زاد راہ کو خوش ذائقہ کرنا پسند کرتے تھے۔ نافع (یہ ان کا غلام تھا) سے روایت ہے کہ عبداللہ ابن عمر کو جو کوئی مال بھیجتا تھا اُسے وہ قبول کرتے تھے۔ میمون بن مہران سے مروی ہے کہ ابن عمر نے عبدالملک بن مروان کو اُس کے خلیفہ بن جانے کے بعد خط لکھا کہ ''مجھے معلوم ہوا ہے کہ مسلمان آپ کی بیعت پر متفق ہو گئے ہیں۔ میں بھی اسی میں داخل ہوں جس میں مسلمان داخل ہیں''۔ اور لکھا کہ امابعد! میں نے اللہ کے بندے امیر المومنین عبدالملک سے اللہ کی سنت اور اس کے رسول کی سنت پر اُن امور میں سمع و اطاعت کی اور بیعت کی جو میں کر سکوں گا اور میرے لڑکوں نے بھی اس کا اقرار کیا۔ (چنانچہ طبقات ابن سعد جلد چہارم ص ۳۱۸)

واضح رہے یہ عبدالملک بن مروان وہ شخص ہے کہ جب اسکو خلیفہ بننے کی اطلاع ملی تو یہ قرآن پڑھ رہا تھا۔ اطلاع ملتے ہی اُس نے قرآن یہ کہہ کر بند کر دیا کہ ''اب تیرا اور میرا ساتھ قیامت تک نہ ہوگا''۔ احمد بن عبداللہ عجلی کا بیان ہے کہ عبدالملک گندے ذہن کا مالک تھا ایک دن ام درداء صحابیہ رسولؐ اکرم نے عبدالملک سے پوچھا ''تم جیسا انسان اب شراب نوشی کرتا ہے؟'' تو عبدالملک نے اثبات میں جواب دیا اور کہا ''واللہ میں خون خواری بھی کرتا ہوں''۔ (تاریخ الخلفاء جلال الدین سیوطی ص ۲۹۲) عبداللہ ابن عمر ایسے شخص کے بارے کیا کہتے ہیں ملاحظہ ہو۔

عبداللہ ابن عمر کہتے ہیں ''لوگ بیٹے پیدا کرتے ہیں لیکن مروان نے باپ پیدا کیا''۔

عبادہ بن نسی کا بیان ہے کہ کسی نے عبداللہ ابن عمر سے پوچھا ''آپ کے بعد ہم مسائل دینی کس سے پوچھیں؟'' تو ابن عمر نے جواب دیا ''مروان کا بیٹا عبدالملک عالم ہے اُس سے پوچھنا''۔ ابن عمر کو بچھو کاٹنے کی وجہ سے جھاڑا گیا (واضح رہے

بچھو کو جھاڑنے کا طریقہ جوتے سے ہوتا ہے) اور عبداللہ ابن عمر کو جب لقوہ ہو گیا تو ان کو داغا گیا۔ (طبقات ابن سعد جلد چہارم ص ۲۹۷؛ موطا امام مالک باب المرض ص ۶۵۵)۔ عبداللہ ابن عمر کو اُن کے والد نے خیبر کی طرف بھیجا تھا ۔ یہودیوں نے ان پر جادو کر دیا تھا تو اُن کی انگلیاں ٹیڑھی ہوگئیں النھایۃ فی غریب الحدیث ابن اثیر ج ۴ ص ۲۰۹ ، غریب الحدیث ج ۲ ص ۷۸۔ ایک اور روایت میں ہے کہ ہاتھ ٹیڑھے ہو گئے تھے۔ ابوعبدالملک غلام ام مسکین بنت عاصم سے روایت ہے کہ ایک دن عبداللہ ابن عمر برآمد ہوئے سب کو سلام کیا ایک آراستہ لڑکی ان کو دیکھ رہی تھی تو کہنے لگے ''بڈھے کی طرف کیا دیکھتی ہو جس کو لقوہ نے مارا ہے اور جس سے دونوں اچھی چیزیں جا چکی''۔ (طبقات ابن سعد جلد چہارم ص ۲۹۹)۔

نافع سے روایت ہے کہ بسا اوقات عبداللہ ابن عمر پر پانچ سو درہم کی قیمتی چادر دیکھی گئی۔ (طبقات ابن سعد جلد چہارم ص ۳۱۰)

ابن حصین، سے مروی ہے کہ جب معاویہ نے کہا کہ اس خلافت کا ہم سے زیادہ کون مستحق ہے؟ عبداللہ ابن عمر نے کہا کہ میں نے یہ کہنے کا ارادہ کیا کہ وہ شخص تم سے زیادہ مستحق ہے جس نے تم پر اور تمہارے باپ پر ضرب لگائی (حضرت علیؑ) پھر مجھے اندیشہ ہوا کہ اس کے کہنے سے فساد ہوگا اس لئے خاموش رہا۔ ایسی ہی روایت زہری سے ہے کہ عبداللہ ابن عمر نے کہا میں نے ارادہ کیا کہ کہوں وہ شخص (حضرت علیؑ) مستحق ہے جس نے تم کو اور تمہارے باپ کو بر بنائے اسلام مارا تھا اور اتنا مارا تھا کہ تم دونوں اسلام میں داخل ہو گئے۔ (طبقات ابن سعد جلد چہارم ص ۳۱۷)۔

نافع سے روایت ہے کہ معاویہ نے عبداللہ ابن عمر کو بیعت یزید کے لئے ایک لاکھ درہم بھیجے تو انہوں نے قبول کرتے وقت کہا: میرا خیال ہے کہ معاویہ سمجھتے ہیں ابن عمر کا دین اس قدر ارزاں ہے''۔ (طبقات ابن سعد جلد چہارم ص ۳۱۷، البدایہ والنہایہ تاریخ ابن کثیر جلد ۹ ص ۲ ۳ نفیس اکڈیمی کراچی)۔ جب یزید کی بیعت کی تو عبداللہ ابن عمر نے کہا اگر یہ خیر پر رہا تو ٹھیک ہے ورنہ صبر کریں گے۔

(طبقات ابن سعد جلد چہارم ص ۳۱۷۔ تاریخ الخلفاء جلال الدین سیوطی ص ۱۹۹۔)
نافع سے روایت ہے کہ جب اہل مدینہ، یزید کے خلاف بعد قتل امام حسین اُٹھ کھڑے ہوئے تو عبداللہ ابن عمر نے لوگوں کو جمع کیا اور کہا کہ ہم اللہ اور رسول کے حکم کے موافق یزید کی بیعت کر چکے اب اس سے بغاوت نہیں کر سکتے اگر کوئی بیعت کر کے توڑ ڈالے گا تو اُس کے اور میرے درمیان یہ تلوار ہے۔ (طبقات ابن سعد جلد چہارم ص ۳۱۷) اور صحیح بخاری باب **خرج فقال بخلافه** حدیث ۵۴ جلد ۹ ص ۱۷۱۔

اس کے برخلاف جب لوگ حضرت علیؑ کی بیعت کر چکے تو عبداللہ ابن عمر، سعد ابن ابی وقاص (عمر ابن سعد قاتل امام حسینؑ کا باپ)، حسان بن ثابت، ابو سعید خدری، زید بن ثابت، عبداللہ ابن سلام ، اُسامہ بن زید، مغیرہ بن شعبہ اور نعمان بن بشیر نے حضرت علی کی بیعت نہیں کی اور علحدہ رہے۔ تیسیر بخاری جلد ۹ ص ۱۵۸ تا ۱۵۹، تاریخ ابن خلدون، ج اول ص ۴۷۵، نفیس اکیڈیمی کراچی، **الملل والنحل شهرستانی** انگریزی ترجمہ:

Muslim Sects and Division .... Translated by A.K. Kazi & J.G, Flynn page 118

ایک وقت جب حجاج نے خطبہ دیا اور کہا کہ ''عبداللہ ابن زبیر نے کتاب اللہ میں تحریف کردی اور اسے بدل دیا (عبداللہ ابن عمر احتجاجاً کھڑے ہوگئے تو حجاج نے کہا ''خاموش رہ تو بڈھا ہوگیا ہے اور بے ہودہ باتیں کرتا ہے اور تیری عقل جاتی رہی ہے قریب ہے کہ تو گرفتار کیا جائے اور تیری گردن ماری جائے اور تیری لاش کو اس طرح گھسیٹا جائے کے دونوں خصیے پھولے ہوئے ہوں اور اہل بقیع کے لڑکے گھماتے ہوں)۔ (طبقات ابن سعد جلد چہارم ص ۳۱۹)۔

جب عبداللہ ابن عمر کی وفات وقت آیا تو انھوں نے فرمایا کہ میں اپنے دل میں دنیا کی کسی آرزو کو نہیں پاتا ہاں اس کا افسوس ہے کہ میں نے گروہ باغی سے قتال کیوں نہیں کیا اس حدیث کو ابو عمر نے بھی لکھا اور انھوں نے اتنی بات زیادہ روایت کی ہے کہ علیؑ کے ساتھ ہو کر میں نے باغی گروہ سے قتال کیوں نہیں کیا۔ **مجمع الزوائد**

الھیثمی جلد۷س ۲۴۲؛ اُسد الغابۃ (عربی) ج۳ص ۲۲۹، (اردو) ج۶ ص ۴؛ طبقات ابن سعد (عربی) حالات عبداللہ ابن عمر ج۴ص ۲۲۹؛ انساب الاشراف بلاذری جلد۱۰ ص ۴۴۸؛ تاریخ جرجان حمزۃ بن یوسف اسھمی ص ۲۸۲۔

عبداللہ ابن عمر کی وفات ۷۴ھ میں چوراسی ۸۴ سن کے تھے۔اس سے پتہ چلتا ہے کے ہجرت کے وقت ۹ یا دس سال کے تھے اور حضرت ابوطالب کی وفات کے وقت ۶ یا ۷ سال کے تھے۔

ذیل میں وہ احادیث یا روایتیں ہیں جو عبداللہ ابن عمر سے منسوب ہیں:۔

۱۔عبداللہ ابن عمر بغیر کسی عذر کے نماز مغرب وعشاء دونوں ملا کر پڑھا کرتے تھے۔ صحیح بخاری باب ۱۱۳۳ حدیث ۱۶۹۰۔

۲۔عبداللہ ابن عمر کے نزدیک جہاد رکن دین نہیں تھا چنانچہ نافع سے روایت ہے کہ ایک شخص عبداللہ ابن عمر کے پاس آیا (حکیم) اور کہا:

ابو عبدالرحمن تم کو کیا ہو گیا ایک سال حج کرتے ہو دوسرے سال عمرہ اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنا تم نے بالکل چھوڑ دیا اور تم جانتے ہو کہ اللہ تعالی نے جہاد کی کیسی فضیلتیں بیان کیں اور رغبت دلایا۔عبداللہ ابن عمر نے کہا ’’میرے بھتیجے! اسلام کی بنا پانچ چیزوں پر ہے۔اللہ اور رسول پر ایمان، پانچ وقتوں کی نماز، رمضان کے روزے ،زکواۃ، خانہ کعبہ کا حج کرنا۔ بخاری کتاب التفسیر باب ۵۹۱،حدیث ۱۶۲۴۔

۳۔عبدالصمد بن عبدالوارث سے روایت ہے کہ مجھ سے میرے باپ نے کہا مجھ سے ایوب نے اور انہوں نے نافع سے سُنا کہ عبداللہ ابن عمر نے کہا کہ آیتنسائکم حرث لکم فأتوا حرثکم (سورۃ بقرہ) سے مراد ہے کہ مرد عورت کے ساتھ دبر میں جماع کرسکتا ہے۔بخاری کتاب التفسیر باب ۶۰۰ حدیث ۱۶۳۴۔تمام علماء کے نزدیک یہ حرام ہے۔چنانچہ درمختار جلد ص ۴۷۴ کتاب الحدود باب الوطی میں ہے کہ لواطت کو حلال جاننے والا اکثر علماء کے نزدیک کافر ہے۔

۳۔عبداللہ ابن عمر ایک دن عائشہ کے حجرہ کے پاس بیٹھے تھے عروہ نے اُن سے

پوچھا آنحضرتؐ نے کتنے عمرے کئے؟۔ عبداللہ ابن عمر نے کہا چار عمرے کئے اور ایک عمرہ رجب میں کیا تھا۔ عروہ نے للکار کر عائشہ سے پوچھا: اے اُم المومنین یہ ابو عبدالرحمن (عبداللہ ابن عمر) کیا کہہ رہے ہیں عائشہ نے کہا: آنحضرتؐ نے جو عمرہ کئے میں اُن میں شریک تھی مگر رجب میں کوئی عمرہ نہیں کیا۔ صحیح بخاری باب عمرہ ۵۵۵، حدیث ۴۴۳۔

۴۔ عبداللہ ابن عمر نے خواب دیکھا کے دو فرشتے ان کو پکڑ کر جہنم کی طرف لے گئے تو انہیں جہنم میں کچھ لوگ جانے پہچانے نظر آئے۔ صحیح بخاری باب قیام لیل ج ۲ ص ۱۵۶۔

۵۔ جب معاویہ خلیفہ بن گیا تو عبداللہ ابن عمر اپنی بہن حفصہ کے پاس آئے اور اُن سے کہا کہ تم دیکھتی ہو لوگوں نے کیا کیا اور مجھے تو کچھ بھی حصہ حکومت میں نہیں ملا۔ حفصہ نے کہا تم جاؤ اور لوگوں سے ملو (تا کہ لوگ تمہاری طرف راغب ہوسکیں) آخر عبداللہ ابن عمر گئے اور دیکھا کہ معاویہ خطبہ دے رہا ہے اور مطالبہ کیا کہ اگر خلافت کے سلسلے میں کسی کو کچھ کہنا تو اپنا سر اُٹھائے۔ ہم اُس سے اور اُس کے باپ (عبداللہ ابن عمر اور عمر ابن خطاب) سے زیادہ حق دار خلافت ہیں۔ حبیب بن ابی سلمہ نے پوچھا تم نے جواب کیوں نہ دیا؟ تو عبداللہ ابن عمر نے کہا ”میں جواب دینے اُٹھ رہا تھا اور کہنے والا تھا کہ تم سے زیادہ حق دار خلافت وہ ہے جو تم سے اور تمہارے باپ سے دین کے لئے لڑتا رہا (اس سے مراد حضرت علیؑ ہیں جو ابوسفیان اور معاویہ سے اسوقت لڑتے رہے جب یہ دونوں کافر تھے)۔ پھر میں ڈرا کے کہیں جھگڑا نہ ہو جائے میں خاموش رہا“۔ یہ سُن کر حبیب بن ابی مسلمہ نے کہا اچھا کیا تم آفت میں نہیں پڑے“ تیسیر بخاری جلد ۵ باب خندق ص ۳۵۰۔

۶۔ عائشہ کے سامنے عبداللہ ابن عمر کے اس قول کا ذکر کیا گیا کہ مرجانے والے پر رونے سے مردہ پر عذاب ہوتا ہے۔ عائشہ نے کہا: ابو عبدالرحمن (عبداللہ ابن عمر) پر رحم کرے اُنہوں نے سنا کچھ اور یاد کچھ نہ رہا۔ حقیقت اِس کی یہ ہے کہ ایک یہودی کا جنازہ رسولؐ اکرم کے آگے آیا اور لوگ اُس پر روتے تھے تو آپؐ نے فرمایا کہ تم روتے ہو اور اُس پر عذاب ہو رہا ہے۔ چنانچہ عبداللہ ابن عمر نے اس کے قبل بھی

ایسی غلطی کی۔ سُنا کچھ یا سمجھنے میں غلطی کی یا بھول گئے۔ جیسا کہ رسولؐ اللہ نے بدر کے کنویں پر جس میں بدر کے مقتول تھے کھڑے ہو کر جو فرمایا اور عبداللہ ابن عمر نے یوں روایت کی کہ فرمایا رسولؐ اللہ نے وہ لوگ (مقتول کافرین) سُنتے ہیں جو میں کہتا ہوں۔ حالانکہ عبداللہ ابن عمر بھول گئے رسولؐ اللہ نے فرمایا کہ یہ مقتولین کفار اب جان گئے جو میں کہتا تھا"۔ پھر عائشہ نے آیت قرآن پڑھ کر سُنائی۔ صحیح مسلم کتاب الجنائز جلد ۲ ص ۳۷۵۔ نعمانی کتب خانہ لاہور۔

۷۔ ابوہریرہ نے کہا رسولؐ اللہ نے فرمایا جو جنازہ کے ساتھ جائے اس کو ایک قیراط ثواب ہے۔ اس پر عبداللہ ابن عمر نے کہا ابوہریرہ کثرت سے روایتیں کرتے ہیں (یعنی ان کی روایتیں مشکوک ہیں) جب ابوہریرہ کو معلوم ہوا تو انہوں نے عبداللہ ابن عمر کو عائشہ کے پاس تصدیق کے لئے گئے۔ عائشہ نے ابوہریرہ والی حدیث کی تصدیق کی تو عبداللہ ابن عمر کہا ہم نے کئی قیراط ضائع کر دیئے۔ صحیح مسلم کتاب الجنائز جلد ۲ ص ۳۷۸۔

۸۔ کسی شخص نے عبداللہ ابن عمر سے پوچھا حج تمتع جائز ہے یعنی حج کے ساتھ عمرہ ادا کرنا تو عبداللہ ابن عمر نے کہا حلال ہے تو اُس شخص نے کہا مگر تمہارے باپ تو منع کیا کرتے تھے۔ ابن عمر نے کہا اگر ہمارے باپ منع کریں اور رسولؐ اللہ اجازت دیں تو کس کا حکم مانو گے، تو اُس شخص نے کہا رسولؐ اللہ کا۔ اِس پر عبداللہ ابن عمر نے کہا "بس رسولؐ اللہ نے ایسا ہی کہا ہے" (ترمذی جلد اول ص ۳۰۳)۔

۹۔ حضرت عمر اپنے بیٹے عبداللہ ابن عمر کی قابلیت سے بخوبی واقف تھے۔ چنانچہ چند خوشامدی لوگوں نے وقت وفات حضرت عمر کو خلافت کے لئے عبداللہ ابن عمر کا نام پیش کیا جس کو سُن کر حضرت عمر نے کہا "خدا تجھے قتل کرے تجھ پر خدا کی لعنت ہو تو نے یہ کلمہ رضائے خدا کے لئے نہیں کہا بلکہ رضائے عمر کے لئے کہا ہے۔ کیونکہ ہم اُسے کیسے خلیفہ بنائیں جو اتنا بھی نہیں جانتا کہ اپنی زوجہ کو کیونکر طلاق دیجائے" ۔ (تاریخ الخلفاء جلال الدین سیوطی ص ۱۴۹۔ نفیس اکیڈیمی کراچی، صواعق محرقہ، ابن حجر)۔

۱۰۔ عبداللہ ابن عمر سے روایت ہے کہ جب حضرت عمر نے وقت وفات شوریٰ بنایا

تو اہل شوریٰ سے کہا عن عبد اللہ ابن عمر قال قال عمر لاهل شوریٰ اللہ درهمه لو ولّوها الاصلع کیف یحملهم علی الحق ولو کان السیف علیٰ عنقه۔ فقلت اتعلم ذالك منه ولو تولیه۔ قال ان لم استخلف واترکهم فقد ترکهم من هو خیر منّی یعنی کس قدر بہتر ہوتا اگر یہ لوگ اصلع کو خلیفہ بناتے کہ کسی طرح وہ ان کو حق پر لے چلے گا اگرچہ تلوار بھی اُس کی گردن پر رکھ دی جائے۔ عبداللہ ابن عمر نے کہا پھر آپ اتنا جانتے ہوئے بھی کیوں اُن کو خلیفہ نہیں کرتے تو عمر ابن خطاب نے کہا اگر ہم نے اُنھیں خلیفہ نہیں بنایا اور نظر انداز کر دیا تو اُسنے بھی اِن کو خلیفہ نہیں بنایا جو ہم سے بہتر تھا (یہ حضرت ابوبکر کی طرف اشارہ تھا) حضرت علیؑ کو لوگ اسلئے اصلع کہا کرتے تھے کہ آپ کے سر پر پیشانی کے اوپر بال نہیں تھے۔ (طبقات ابن سعد جلد سوم ص ۱۲۵، مستدرك الصحیحین امام حاکم، ج ۳ ص ۹۵، کنز العمال ج ۵ ص ۴۳۳۔

علامہ سبط ابن الجوزی اپنی کتاب تذکرۃ خواص الامہ میں لکھتے ہیں قال الزهری والعجب ان عبد اللہ ابن عمر و سعد ابن ابی وقاص لم یبیایعا علیا و بایعا یزید بن معاویه۔ اُمام زہری کہا: نے تعجب ہے کہ عبداللہ ابن عمر اور سعد ابن ابی وقاص نے علیؑ کی تو بیعت نہ کی مگر یزید کی بیعت کر لی۔

۱۱۔ حضرت علیؑ کی بیعت کے وقت جب عبداللہ ابن عمر لائے گئے تو عبداللہ ابن عمر نے کہا جب سب بیعت کریں گے تو ہم بھی بیعت کریں گے تو حضرت علی نے کہا کہ اس بات کیا ضمانت دیتے ہو تو عبداللہ ابن عمر نے کہا میں کوئی ضمانت دینے سے قاصر ہوں اس پر حضرت مالک اُشتر نے کہا اگر حکم دیں تو ابھی اسکی گردن اڑا دیں۔ تو حضرت علیؑ نے کہا "اس کو چھوڑ دو یہ بچپن سے بد خلق رہا ہے "تاریخ طبری جلد سوم ص ۵۵ نفیس اکیڈیمی کراچی)

۱۲۔ دور خلاافت عبدالملک بن مروان میں جب حجاج ابن یوسف حجاز آیا تو اُس رات کو عبداللہ ابن عمر حجاج کے پاس آئے حجاج اُسوقت کچھ لکھ رہا تھا اس نے بڑی حقارت سے پوچھا کیوں آئے ہو تو جواب دیا آپ کے ہاتھ پر امیر المومنین

عبدالملک کی بیعت کرنے کے لئے۔حجاج نے پوچھا اتنی رات کو تو عبداللہ ابن عمر نے کہا ہاں اس لئے کہ میں نے رسولؐ اکرم سے سُنا من مات ولا امام له مات ميتة جاهلية اگر کوئی بغیر امام کے مرجائے تو اس کی موت جاہلیت کی موت ہوگی۔حجاج نے کہا میں اس وقت مصروف ہوں اور بجائے ہاتھ کہ اس نے اپنا پیر آگے بڑھا دیا۔عبداللہ ابن عمر نے حجاج بن یوسف کے پیر ہی پر عبدالملک کی بیعت کرلی۔جب یہ جانے لگے تو حجاج نے کہا ''ذرا اس احمق کو دیکھنا اس نے علیؑ ابن ابی طالب کی بیعت تو نہ کی اور اتنی رات کو میرے ہاں بیعت کے لئے آیا ہے۔الایضاح،الفضل بن شاذان متوفی ۲۶۰ھ ص ۷۵(فضل بن شاذان ایسی نامور ہستی تھی کہ ذہبی نے اپنی کتاب تذکرۃ الحفاظ ج ۳ ص ۵۷۵ حالات شیخ الاسلام امام ابن ابی حاتم رازی میں فخراً لکھا کہ یہ فضل بن شاذان کے شاگرد تھے اور اسی جلد میں ص ۶۰۹ حالات امام قاضی عسال اصبہانی میں لکھا کہ یہ شاگرد تھے فضل بن شاذان کے شاگرد نافع کے ان سے ابن سہل کی احادیث پڑھیں۔ شرح نہج البلاغة جلد ۱۳ ص ۲۴۲۔متوفی ۶۵۶ھ طبع داراحیاء الکتب العربیۃ، قاموس الرجال للتستری جلد ۶ ص ۱۵۴،و تنقیح المقال للمامقانی جلد ۲،ص ۲۰۱۔

۱۳۔ عبداللہ ابن عمر کو بنی اُمیہ سے کتنی محبت اور وفاداری تھی اس کا اندازہ صرف ایک اس حدیث سے ظاہر ہوگا۔عن زهری عن حمزة بن عبد الله بن عمر عن ابيه فی قصة الذی سأله عن قول الله تعالى و ان طائفتان من المئومنين اقتتلوا الآية ان ابن عمر قال ما وجدت فی نفسی فی شئی من امر هذا الامة ما وجدت فی نفسی انی لم اقاتل هذه الفئة الباغية كما امر الله زاد يعقوب بن سفيان فی تاريخه من وجه آخر عن زهری قال حمزة فقلنا له ومن ترى الفئة الباغية قال بن الزبير يعنی على هئولاء القوم يعنی بنی امية فاخرجهم من ديارهم و نكث عهدهم. عبداللہ ابن عمر نے عبداللہ ابن زبیر کے سانحہ کے بعد یہ حسرت ناک جملہ کہا،''ہم کو اسی کی حسرت رہ گئی کہ ہم نے باغیوں سے قتال

نہیں کہا جس کا حکم خدا نے دیا تھا۔ تو حمزہ نے کہا تم کس کو باغی قرار دیتے ہو؟ تو کہا یہی ابن زبیر جس نے بغاوت کی اس قوم بنی اُمیہ پر کہ اُن کو اُن کے گھروں سے نکالا اور عہد کو توڑا۔

(فتح الباری ج ۱۳ ص ۶۲ ابن حجر عسقلانی باب اذا قال عند قوم شیا ثم خرج فقال بخلافة طبع الثانی طبع دار المعرفة للباعة النشر بیروت لبنان)۔

۱۴۔ عبداللہ ابن عمر فسبه سبا سئیا ما سمعته سبه مثلهع بداللہ ابن عمر نے اتنی بُری گالی دی جو ابھی تک کسی نے سُنی نہیں تھی۔ شرح مسلم نووی جلد ۲ ص ۵۴ باب امر النساء الصلیات۔ صحیح ابن حبان جلد ۳ ص ۱۳۰ اور جلد ۴ ص ۱۹۷؛ فتح الباری ابن حجر جلد ۲ ص ۸۹۲

۱۵۔ عبداللہ ابن عمر ابن خطاب کی روایت ہے کہ اگر کوئی باوضو سو جائے اور پھر جاگے تو اس کا وضو نہیں ٹوٹتا دوبارہ وضو کی ضرورت نہیں۔ (سنن ابوداؤد جلد اول ص ۱۱۵ تا ۱۱۶)۔

۱۶۔ عبداللہ ابن عمر حالت نماز میں جوئیں مار دیا کرتے تھے بعض اوقات جوؤں کے خون کے نشانات اُن کی انگلیوں پر ہوتے تھے۔ (احیا العلوم الدین الغزالی جلد اول ص ۳۴۳۔ دار الاشاعت کراچی)۔

۱۷۔ عبداللہ ابن عمر چھ ماہ تک آذربائجان میں مقیم رہے اور وہاں چھ ماہ تک نماز قصر کر کے پڑھتے رہے۔ غنیتہ الطالبین مصنف "غوث اعظم "عبد القادر جیلانی ص ۶۲۰ مکتبہ ابراہیمیہ لاہور)

۱۸۔ عبداللہ ابن عمر نے امام حسینؑ سے جب وہ سفر عراق کے لئے جا رہے تھے کہا" آپ جگر گوشہ رسولؐ ہیں آپ کے سوا کوئی والی نہیں ہے۔ اللہ نے آپ پر شر کے دروازے بند رکھے ہیں صرف خیر کے دروازے کھلے ہیں"۔ اس وقت دس ہزار صحابہ موجود تھے جس میں صرف چالیس صحابہ کرام نے امام حسینؑ کا ساتھ دیا (احیاء العلوم الدین الغزالی جلد ۲ ص ۴۷ ۳ دار الاشاعت کراچی)۔

۱۹۔ سئل عن جنب اغترف بکوز من جب فاصابت یدہ الماء فقال غابرہ نجس: عبداللہ ابن عمر سے پوچھا گیا کہ ایک شخص جنب تھا اُس نے کوزہ کے ذریعہ گھڑے سے پانی نکالا اس کا ہاتھ گھڑے کے پانی سے لگ گیا۔ عبداللہ ابن عمر نے کہا گھڑے کا پانی نجس ہو گیا۔ (مگر علماء کے نزدیک اگر جنب کے ہاتھ پر کوئی ظاہری نجاست نہ ہو تو پانی نجس نہ ہوگا)۔ النہایۃ فی غریب الحدیث ج۳ ص۳۳۸؛ لسان العرب ج۵ ص۳؛ میزان الاعتدال ج۴ ص۳۴۱، سلسلہ نمبر ۹۳۸۵۔

عروۃ بن زبیر

عروۃ بن زبیر یہ زبیر بن عوام کے اور حضرت عائشہ کی بہن اسماء بنت ابوبکر کے فرزند عبداللہ ابن زبیر کے بھائی ہیں۔ جمل میں عائشہ کے پہلو بہ پہلو تھے چونکہ سن بلوغ کو نہیں پہنچے تھے اس لئے جنگ کرنے کی اجازت نہیں ملی۔ ان کی ایک زوجہ کا نام سودہ جو عبداللہ ابن عمر ابن خطاب کی بیٹی تھیں۔

ان معاویۃ وضع قوما من الصحابۃ و قوما من التابعین علی روایۃ اخبار قبیحۃ فی علی علیہ السلام، تقضی الطعن فیہ والبراءۃ منہ ،وجعل لھم علی ذلك جعلا یرغب فی مثلہ، فختلفوا ما ارضاہ، منھم ابو ھریرۃ، و عمر ابن العاص، والمغیرۃ بن شعبۃ، ومن التابعین عروۃ بن الزبیر، روی الزھری ان عروۃ بن الزبیر حدثہ، قال حدثتنی عائشۃ : کہ معاویہ نے ایک کمیٹی بنائی صحابہ اور تابعین کی جو جھوٹی احادیث بنایا کریں جس کی وجہ سے حضرت علیؑ کی طرف سے لوگ نفرت کرنے لگیں اس کمیٹی میں تابعین میں سے عروہ بن زبیر تھے اور زہری کا کہنا ہے کہ یہ جب بھی کوئی حدیث بیان کرتے تھے تو کہتے کہ: عائشہ نے یہ کہا۔۔۔ شرح ابن ابی الحدید جلد۴ ص۶۳ مطبع دار الحیاء الکتب العربیۃ۔

ایک دن علیؑ ابن حسینؑ زین العابدین سے گفتگو کے دوران امامؑ نے بنی اُمیہ کے

مظالم اور وہ لوگ جنہوں نے اُن کا ساتھ دیا اُن کا تذکرہ کیا اور فرمایا کہ جو لوگ اُن کا ساتھ دیں گے عذاب الٰہی سے وہ محفوظ نہیں (شائد امامؑ کا اشارہ مذکورہ کمیٹی کی جانب ہو)۔ یہ سُن کر عروہ بن زبیر نے کہا کہ یہ غلط ہے اس لئے کہ اللہ جانتا ہے کہ جو لوگ ظالم سے میل جول رکھتے ہیں اگروہ ظالم کی حرکتوں سے ناخوش ہیں تو وہ عذاب سے محفوظ رہیں گے۔ اور اُٹھ کر چلے گئے۔ طبقات ابن سعد جلد ۵ ص ۱۸۹ تا ۱۹۲ نفیس اکیڈمی کراچی۔

عروہ بن زبیر سے کئی ایسی روایات مروی ہیں جن کو محققین نے ضعیف ہونے کی بنا پر مسترد کردیا جس کا تذکرہ کتاب "ضعیف سنن ترمذی" تالیف محمد ناصر الالبانی مکتبہ اسلامی الریاض ص ۳۲۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۴۵۲۔ چنانچہ ایک روایت جو عروہ بن زبیر سے مروی ہے وہ قابل ذکر ہے کہ "عائشہ نے کہا کہ ایک دن زید بن حارثہ مدینہ آئے اور رسولؐ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں تھے۔ اور زید بن حارثہ نے میرے گھر کے دروازہ پر دستک دی، رسولؐ اکرم کھڑے ہو گئے جب کہ وہ بالکل برہنہ تھے اور خدا کی قسم میں نے اس سے قبل اور نہ اس کے بعد آنحضرتؐ کو کبھی برہنہ نہیں دیکھا اور اسی حالت میں (برہنہ ہی) آپؐ باہر تشریف لے آئے اور زید ابن حارثہ کو گلے لگایا اور بوسہ دیا"۔ **جامع ترمذی اردو جلد دوم ص ۲۳۹۔ طبع نعمانی کتب خانہ۔ باب ماجآء فی المعانقة والقبلة۔ عربی سنن ترمذی جلد۴ ص۱۷۳ طبع دار الفکر بیروت** میں راویوں کے سلسلے کے ساتھ ذکر ہے۔

مسعودی مروج الذہب جلد ۲ ص ۱۴۶ میں ہے کہ "عروہ بن زبیر اپنے چچا عبد الملک بن مروان کا ہمنوا تھا اور حجاج کو مسلسل عبد الملک کے خطوط آرہے تھے کہ وہ عروہ بن زبیر کا خیال رکھے اور اُس کے مال وجان کو تکلیف نہ دے۔ یہ خطوط اسوقت آئے جب کہ حجاج، عروہ بن زبیر کے حقیقی بھائی عبداللہ ابن زبیر کا محاصرہ کر چکا تھا"۔ عبداللہ ابن زبیر کو امان نہ تھی مگر عروہ ابن زبیر کی جانب خاص التفات تھا جو معاویہ کے دور سے چلا آرہا تھا۔ ابن خلدون حصہ دوم باب خلافت معاویہ وآل مروان ص ۱۷۳ طبع نفیس اکیڈمی میں ہے کہ "عبداللہ ابن زبیر کی

شہادت کے بعد اُن کے بھائی عروہ حجاج کے پہنچنے سے پہلے عبدالملک کے پاس جا پہنچا، عبدالملک نے اس کو کمال عزت سے تخت پر بٹھایا، باتوں باتوں میں عبد اللہ ابن زبیر کا ذکر آیا تو عروہ نے بے پروائی سے کہا" وہ ایک شخص تھا"، عبدالملک بولا اس کا کیا ہوا؟ جواب دیا" مارا گیا"، عبدالملک یہ سنتے ہی سجدے میں چلا گیا جب سر اُٹھایا تو عروہ نے کہا" حجاج نے اُس کی لاش کو صلیب پر چڑھادی ہے، دفن نہیں کرنے دیا"۔ یہ ایسے تھے کہ اپنے سگے بھائی کے ساتھ بھی بے اعتنائی کی۔ (لفظ بہ لفظ کتاب سے تحریر کیا گیا ہے)۔

عفان بن مسلم الصفار

عفان بن مسلم: میزان الاعتدال جلد ۳ ص ۸۱ علامہ ذہبی لکھتے ہیں ذکر ابن عدی قول سلیمان بن حرب :واللہ لوجهد جهده ان يضبط فی شعبة حديثا واحداً ما قدر، كان بطيئا ردی الحفظ بطئ الفهم: واللہ! اگر یہ شعبہ کی ایک حدیث بھی یاد کرنے کی پوری کوشش کرتا تب بھی وہ اس پر قادر نہیں ہوسکتا تھا اس لئے کہ اس کا حافظہ ردی اور اس کی سمجھ بوجھ بالکل ناکارہ ہے۔ تہذیب التہذیب جلد ۷ ص ۲۰۵ میں ابن حجر نے بھی یہی لکھا ہے۔ اور مزید یہ کہ ان کی حدیثیں لکھنے کے قابل نہیں ہیں۔ قابل اعتبار نہیں ہے۔ ابن معین نے کہا کہ یہ اکثر غلطیاں کرتا تھا۔

عُقیل بن خالد الأبلی

عقیل : میزان الاعتدال ج ۳ ص ۸۹ سلسلہ نمبر ۵۷۰۶۔ امام الذہبی نے لکھا۔ قال أحمد بن حنبل ذكر عند يحيىٰ القطان إبراهيم بن سعد وعُقيل فجعل كأنه يضعفها۔ یعنی امام احمد بن حنبل نے کہا کہ جب یحییٰ بن قطان کے سامنے ابراہیم بن سعد اور عُقیل کا ذکر کیا گیا تو انھوں نے نے کہا کہ یہ ضعیف راویان میں ہیں۔

عکرمہ

عکرمہ یہ وہ ہستی ہے کہ ان کے بارے میں جتنا بھی کہا جائے وہ کم ہے۔ یہ عبداللہ ابن عباس کے غلام تھے اور علی بن عبداللہ ابن عباس نے ان سے عاجز ہو کر پیروں میں زنجیر ڈال کر رکھا تھا اور تنگ آ کر اس کو خالد بن یزید بن معاویہ (یزید ملعون کا بیٹا) کو فروخت کر دیا تھا (طبقات بن سعد جلد ۵ ص ۲۸۰ نفیس اکیڈمی کراچی)۔

عکرمہ اس بات کا شدید مخالف تھا کہ آیت تطہیر صرف عترت طاہرہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے اور یہ بات اس سے منسوب کی جاتی تھی کہ یہ بازاروں میں آوازیں لگاتا پھرتا تھا کہ اس آیت کا نزول فقط ازواج نبیؐ کے بارے میں ہوا ہے اور یہ کہا کرتا تھا "جو بھی چاہے مجھ سے مباہلہ کر لے کہ یہ آیت فقط نبیؐ کی بیویوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے"۔ تفسیر ابن کثیر جلد ۳ ص ۴۱۵، اسباب النزول: ۲۶۸، الدر المنثور جلد ۵ ص ۱۹۸۔

عکرمہ کے حالات زندگی: عکرمہ بربری اُن مشہور ترین منکرین دین لوگوں میں سے تھا جنہوں نے اسلام کو مجروح کرنے کے لئے احادیث وضع کی ہیں اور معتبرہ مشہور کتابوں سے اس کے حالات حسب ذیل ہیں:

عکرمہ کی دینی حیثیت: لوگوں کا بیان ہے کہ یہ شخص اسلام میں طعن و تشنیع کیا کرتا تھا، دین کا مذاق اُڑاتا تھا وہ گمراہ ترین شخص تھا اور برائیوں کی دعوت کرتا تھا۔

اس سے (عکرمہ) یہ بات نقل ہوتی ہے کہ اس نے کہا کہ (معاذ اللہ) "اللہ تعالی نے متشابہ آیات اس لئے نازل فرمائیں تا کہ اُن سے گمراہ کرے"۔

اس نے حج کے موقع پر کہا کہ ئی ئی میری خواہش تھی کہ میں حج کے دنوں اپنے ہاتھ میں ہتھیار لے کر دائیں بائیں سے حج میں آنے والوں کو روکتا"۔

وہ مسجد نبیؐ کے دروازہ پر کھڑا ہو کر کہہ رہا تھا کہ "مسجد میں تو سب کافر ہیں"۔ یہ بھی کہا گیا کہ وہ (عکرمہ) بے نمازی تھا اور اُس کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی تھی اور وہ شطرنج کھیلا کرتا تھا اور گانا سنتا تھا۔

عکرمہ خارجیوں کا داعی تھا: افریقہ کے باشندوں نے صفریہ کی رائے کو (صفریہ جو خوارج غالیوں کا ایک فرقہ ہے) اس سے سن کر اختیار کیا تھا۔ اور لوگوں نے بیان کیا کہ اس نے اس رائے کی نسبت ابن عباس کی طرف دی تھی۔ یحییٰ بن معین سے روایت ہے کہ امام مالک عکرمہ کا ذکر نہیں کرتے تھے اس لئے کہ اُس نے صفریہ کی رائے کو اپنا لیا تھا (کتاب الملل و النّحل شہرستانی جلد اول ص ۱۲۳)۔

عکرمہ جھوٹا تھا۔ اس نے اپنے آقا عبداللہ ابن عباس کی طرف جھوٹی حدیثیں منسوب کیں جس کی بنا پر عبداللہ ابن عباس کے فرزند علی نے اس کو گھر کے احاطہ میں دروازہ سے باندھ دیا تھا۔ جب لوگوں نے اُن سے سوال کیا آپ اپنے غلام سے ایسا سلوک کرتے ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا ''یہ خبیث میرے باپ سے جھوٹی باتیں منسوب کرتا ہے''۔

سعید بن مسیب سے مروی کہ انہوں نے اپنے غلام سے کہا اے بُرد! خبردار مجھ سے جھوٹی باتیں منسوب نہ کرنا جس طرح عکرمہ نے ابن عباس کی طرف منسوب کی ہیں۔ (طبقات ابن سعد جلد ۵ ص ۱۵۳ طبع نفیس اکیڈمی کراچی)۔

عبداللہ ابن عمر سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے خادم سے کہا اللہ سے ڈرو۔ وائے ہو تم پر اے نافع! مجھ سے جھوٹی باتیں منسوب نہ کرنا جس طرح عکرمہ نے ابن عباس سے منسوب کی ہیں۔

قاسم سے مروی ہے کہ عکرمہ جھوٹا تھا۔ ابن سیرین، یحیٰ بن معین اور امام مالک کہتے ہیں کہ عکرمہ جھوٹا تھا۔ ابن ذویب سے مروی ہے کہ عکرمہ غیر معتبر تھا۔ امام مالک نے اس سے روایت کو ممنوع اور حرام قرار دیا تھا۔ امام مسلم بن حجاج (صحیح مسلم) نے اس سے روگردانی کی تھی۔

محمد بن سعد فرماتے ہیں اس کی حدیث حجت کے قابل نہیں۔ ان تمام وجوہات کی بنا پر لوگوں نے اس کا جنازہ چھوڑ دیا۔ کہا گیا ہے کہ کوئی بھی جنازہ اُٹھانے پر تیار نہ ہوا یہاں تک کہ سوڈان کے چار افراد کرائے پر حاصل کئے گئے جنہوں نے اس کا جنازہ اُٹھایا۔

(تذکرۃ الحفاظ ج۳ص ۱۳ ذھبی، وفیات الاعیان ابن خلکان جلد اول ص ۹۴ تا ۹۵ نفیس اکیڈمی کراچی، کتاب الملل والنحل جلد اول ص ۱۳ شہرستانی مکتبہ الانجلو المصر القاھرہ، طبقات ابن سعد جلد ۵ ص ۲۸۰، الضعفاء الکبیر جلد ۳ ص ۳۷۳، تہذیب الکمال جلد ۲۰ ص ۲۶۴، وفیات الاعیان جلد اول ص ۳۱۹، میزان الاعتدال جلد سوم ص ۹۳، المغنی فی الضعفاء جلد ۲ ص ۸۴، سیر اعلام النبلاء جلد ۵ ص ۹، تہذیب التہذیب جلد ۷، ۲۶۳۔۲۷۳)۔

علی بن الجند مسدد

مسدد: ہے جن کا مکمل نام علی بن الجند ہے ذہبی ان کے لئے اختصار سے لکھا کہ حدیثوں کے بارے میں یہ غیر محتاط تھے۔ میزان الاعتدال جلد ۳ ص ۱۶۴۔

علی بن عبد اللہ

علی بن عبد اللہ بصری متوفیٰ ۲۲۵ھ ہے۔ اور اس کی روایتیں اس لئے قابل قبول نہیں کہ یہ سمرہ بن حبیب اموی کا آزاد کردہ غلام تھا (معجم الادباء جلد ۱۴ ص ۱۲۴) اس کا رجحان ومیلان اپنے آقا کی جانب تھا چنانچہ اس نے ایک حدیث روایت کی ہے کہ فرمایا رسولؐ اللہ نے کہ الامناء عند اللہ ثلاثہ: انا و جبریل و معاویہ اللہ تعالی کے نزدیک صرف تین امین ہیں، ایک میں (رسولؐ اللہ) دوسرے جبرئیل اور تیسرے معاویہ۔ ابن عدی کا اس کے بارے میں یہ قول ملتا ہے کہ یہ حدیث میں قوی نہیں ہے۔ میزان الاعتدال ذہبی جلد ۳ ص ۱۴۲، اور لسان المیزان ابن حجر جلد ۴ ص ۲۵۳۔

عمران بن حطان

عمران بن حطان ۔ان سے بخاری نے ابوداؤد نے اور نسائی نے حدیث لی ہے اس نے جو ابن ملجم ملعون قاتل حضرتِ علیؑ کی مدح میں شعر لکھا اس سے اس کی ناصبیت کا اور خارجیت کا علم ہوجائے گا (نعوذ باللہ)
لکھتا ہے:

یا ضربة من تقی ما أردا بها = إلاّ لیبلغ ذی العرش رضوانا
إنی لاذکره یوما فأحسبه = أوفی البریة عند الله میزانا

یہ ایک متقی کی ضرب تھی جس کا مقصد صاحب عرش کی خوشنودی کے سوا کچھ نہ تھا میں جب کبھی اس دن کو یاد کرتا تو اس کو مخلوق میں عہد کا پکا اور اللہ کے نزدیک بھرپور عمل کا حقدار سمجھتا ہوں۔

تاریخ ابن عساکر ج۹ص ۶۴ دار الفکر بیروت؛ الاصابة ابن حجر حالات عمران بن حطان ج۵ص ۲۳۲ دار الکتب بیروت؛ سیر اعلام النبلاء ذھبی ج۴ص ۲۱۵ موسسة الرسالة بیروت؛ البدایة والنهایة ابن کثیر نفیس اکیڈمی ج۷،ص ۶۴۵۔ابن کثیر لکھتے ہیں "بعض متاخرین تابعین میں ابن ملجم کی مدح کی ہے اور مدح کرنے والا خارجی عمران بن حطان ان لوگوں میں سے ایک ہے جو صحیح بخاری میں حضرت عائشہ سے روایت کرتا ہے"۔جلد نہم ۱۱۱ نفیس اکیڈمی کراچی۔حالات ایوب بن القریه کے ذیل میں لکھتے ہیں یہ ابتداء میں اہل سنت والجماعت میں تھا انہوں نے ایک حسین وجمیل عورت سے نکاح کیا جس کو یہ بہت چاہتا تھا حالانکہ یہ خود کریہہ المنظر تھا۔اس نے بہت چاہا کہ اپنی زوجہ کو راہ راست پر لے آئیں مگر جب وہ اہل سنت والجماعت میں داخل نہ ہوئی تو خود اُس کے مذہب پر چل کر مرتد ہو گئے۔
چنانچہ انھوں نے وہ اشعار کہے جس کا ذکر ہو چکا۔اس سے یہ ثابت ہے کہ یہ خارجی اور مرتد کہلایا جاتا تھا۔

تهذیب التهذیب جلد ۶ ص ۲۳۵ سلسلہ ۵۳۳۸ میں ابن حجر لکھتے ہیں کہ یہ حضرت

عائشہ سے اور آبوموسی الاشعری، ابن عباس اور عبداللہ ابن عمر سے روایت کرتا تھا۔ ابوداؤد نے کہا یہ خوارج سے تھا۔ قتادۃ سے سوال کیا تو کہا کہ اس کے احادیث تو ہمات سے بھر پور ہیں۔ یعقوب بن شیبہ نے کہا یہ خوارج کا عقیدہ رکھتا تھا۔ اس طرح سے عقیلی نے کہا کہ اس کی حدیثین قابل قبول نہیں وہ ایک خارجی تھا۔ دار قطنی نے کہا متروك لسوء اعتقاده وخبث مذهبه: یہ متروک ہے اس لئے کہ اس کا اعتقاد بد ہے اور خبیث مذہب سے تھا۔

یہ ۸۴ھ میں فوت ہوا۔

میزان الاعتدال جلد ۳ ص ۲۳۵ سلسلہ ۶۲۷۷ میں اس کا تعارف اس طرح ہے۔

عمران بن حطان السدوسی البصری الخارجی۔ عن عائشة (یعنی عائشہ سے یہ روایت کرتے تھے) قال صالح بن سرج لا يتابع على حديثه؛ قالى العقيلي وكان خارجيا، وروى يعقوب بن شيبة أنه بلغه أن عمران بن حطان كانت له بنت عم كانت ترى رأي الخوارج فتزوجها ليردها عن ذلك فصرفته إلى مذهبيا۔ صالح بن سرج نے کہا اس کی روایتیں قابل قبول نہیں اور عقیلی نے کہا کہ یہ خارجی تھا۔ یعقوب بن شبیۃ نے کہا کہ اس نے اپنے چچا کی بیٹی سے شادی کی جو خارجی تھی اُس کو درست تو نہ کر سکا خود اُس کا مذہب اختیار کر لیا۔

عمرو بن بکیر

عمرو بن بکیر بن سابور الناقد: علامہ ابن حجر لکھتے ہیں هذا كذّاب یہ صریحاً جھوٹا ہے۔ تہذیب التہذیب جلد ۸ ص ۸۶۔

فلیح بن سلیمان

فلیح بن سلیمان۔ ابن معین وابوحاتم اور نسائی کہتے ہیں کہ فلیح بن سلیمان

قوی نہیں ہے ابوحاتم کہتے ہیں کہ میں نے معاویہ بن صالح کو کہتے سُنا کہ یحیٰ بن معین کہا کرتے تھے کہ فلیح بن سلیمان ثقہ نہیں ہے اور نہ اُس کا بیٹا۔ عثمان بن سعید نے یحیٰ سے روایت کی ہے کہ فلیح بن سلیمان ضعیف ہے۔ عباس روایت کرتے ہیں یحییٰ سے کے فلیح بن سلیمان کی حدیث سے استدلال نہ کرنا چاہیئے۔

امام احمد بن حنبل کے صاحبزادے عبداللہ ابن احمد کہتے ہیں میں نے ابن معین کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ تین آدمیوں کی بیان کردہ احادیث سے پرہیز کرنا چاہیئے وہ تین یہ ہیں **محمد بن طلحہ بن مصرف ،ایوب بن عتبہ، اور فلیح بن سلیمان**۔ میں نے پوچھا کہ یہ تم نے کس سے سُنا اُنہوں نے جواب دیا کہ مظفر بن مدرک سے۔ معاویہ بن صالح یحییٰ سے روایت کی ہے کہ فلیح ضعیف ہے۔ میزان الاعتدال جلد ۳ ص ۳۶۵۔ امام نووی نے ایک حدیث کے ذیل میں جو شرح کی ہے اُس میں اُنہوں نے اس کو رد کیا ہے۔ (**صحیح بخاری کتاب الصلوٰۃ باب الخوخہ والممر فی المسجد حدیث ۳۵۵ جلد اول ص ۲۵۳** طبع اعتقاد پبلشنگ ھاوس نئی دہلی)۔ ابوداوٗد کہا کرتے تھے کہ **لا یحتج بفلیح** **فلیح** کی حدیثوں سے کوئی کام نہیں لیا جائے گا۔ تذکرۃ الحفاظ جلد اول ص ۱۸۵۔

للیث بن سعد الفھمی

اللیث بن سعد الفھمی :علامہ ذہبی میزان الاعتدال جلد ۳ ص ۴۲۳ سلسلہ ۶۹۹۸ میں ان کے بارے میں لکھتے ہیں کہ یحییٰ بن معین نے ان کے بارے میں کہا کہ یہ شیوخ اور سمع میں سہل نگاری سے کام لیتے تھے یعنی کسی روایت کو راوی کے نام سے متاثر ہو کر بغیر تحقیق کے قبول کرلیا کرتے تھے۔ **کان یتساھل فی الشیوخ والسماع**۔ شعبان ۱۷۵ھ میں فوت ہوئے۔

محمد بن بشار بندار

محمد بن بشار ہیں جو **بندار** کے نام سے مشہور ہیں۔ ان کے متعلق علامہ

ذہبی میزان الاعتدال میں لکھتے ہیں کذبہ الفلاس۔ فلاس نے اُس کو جھوٹا کہا ہے۔اس کے بعد لکھتے ہیں کہ عبداللہ دورقی کا بیان ہے کہ ہم لوگ یحییٰ بن معین کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ بندار کا ذکر چھڑ گیا۔ میں نے یحییٰ کو دیکھا کہ انھوں نے بندار کو کوئی اہمیت نہ دی اور وہ اُس کو ضعیف قرار دیتے تھے۔ میزان الاعتدال جلد ۳ ص ۴۹۰ سلسلہ ۷۳۶۹۔

علامہ ابن حجر نے بھی تقریباً وہی عبارت لکھی ہے جو ذہبی نے میزان الاعتدال میں لکھی ہے مزید وہ لکھتے ہیں۔

عمر بن علی حلفاً کہتے تھے کی بندار نے یحییٰ سے جتنی روایتیں کی ہیں وہ سب جھوٹ ہیں۔ عبداللہ بن علی مدینی کہتے ہیں کہ میں نے اپنے باپ سے بندار کی اُس حدیث کے متعلق جو اُس نے بسلسلہ اسناد پیغمبرؐ سے روایت ہے کہ تسحروا فان فی السحور برکۃ سحری کھاؤ کہ سحری میں برکت ہے دریافت کیا۔ تو میرے باپ نے کہا جھوٹ ہے اور انھوں نے سخت انکار کیا۔ یحییٰ بن معین کے سامنے اس کا تذکرہ ہوا تو انھوں نے کوئی اہمیت نہ دی اسی طرح قواریری بھی اس کو پسند نہیں کرتے تھے اور کہتے تھے کہ کان صاحب حمام۔ امام عجلی کہتے ہیں کہ وہ حائك تھا یعنی جلاہا تھا۔ اور لوگوں کو حمام کرانے، حجامت بنانے کا پیشہ کرتا تھا(واضح رہے کہ اس قسم کے پیشہ ور ہمیشہ اُلٹی سیدھی باتیں صرف اپنے گاہکوں کو خوش رکھنے کے لئے پہلے بھی کرتے تھے اور آج بھی کرتے ہیں) تہذیب التہذیب جلد ۹ ص ۶۲۔۶۱ سلسلہ ۸۷۔

محمد بن بکار

محمد بن بکار : علامہ ذہبی لکھتے ہیں یہ مجھول تھا بالاجماع ضعیف حدیثیں روایت کرتا تھا اسلئے لوگوں نے اس کو ترک کر دیا۔ میزان الاعتدال جلد ۳ ص ۴۹۲ سلسلہ نمبر ۷۲۷۶۔

محمد بن جعفر الواسطی

محمد بن جعفر الواسطی بلقب شعبہ (شعبة):

لسان المیزان علامہ ابن حجر ج ۵ ص ۱۰۸ سلسلہ ۳۶۶ اور میزان الاعتدال علامہ ذہبی جلد ۳ ص ۵۰۱ سلسلہ ۷۳۲۳ میں لکھتے ہیں کہ ضعفه جماعة من اهل بلدنا۔ ہمارے اہل شہر کی ایک جماعت نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

محمد بن جعفر منذر

محمد بن جعفر منذر: علامہ ذہبی میزان الاعتدال جلد ۳ ص ۵۰۲ سلسلہ ۷۳۲۴ میں لکھتے ہیں کہ ابن حاتم کا کہنا ہے کہ اس کی احادیث حجت نہیں رکھتیں حدیثه لا یحتج به اور ابن مبارک نے اس کی روایتوں سے انکار کیا اور کہا کان مغفلا یعنی وہ احمق تھا۔

علامہ ابن حجر نے بھی تہذیب التہذیب جلد ۹ ص ۸۴ میں بھی اس کا تذکرہ کیا ہے۔

محمد بن سنان

محمد بن سنان۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ محمد بن سنان کاذب تھا اور ابن خراش کہتے ہیں کہ وہ ثقہ نہیں تھا۔ میزان الاعتدال جلد ۳ ص ۵۷۵۔

محمد بن محبوب

محمد بن محبوب البنانی: جس کے بارے میں علامہ ذہبی لکھتے ہیں یہ قدری مذہب پر تھا اور اس کو محدثین نے ضعیف القول قرار دیا ہے میزان الاعتدال جلد ۱ ص ۶۲۴ سلسلہ نمبر ۸۱۱۹۔

محمد بن یحییٰ موسوم بہ ابن حبان

محمد بن یحییٰ بن حبان المعروف ابن حبان: یہ خارجی اور ناصبی دشمن اہل بیت تھا چنانچہ میزان الاعتدال ج ۳ ص ۱۵۸ میں حالات علی ابن موسیٰ رضا علیہ السلام میں ابن حبان کے قول کو نقل کیا ہے: قال ابو الحسن الدار قطنی فی کتابہ حدثنا ابن حبان فی کتابہ قال علی ابن موسیٰ الرضا یروی عن ابیہ عجائب یھم و یخطی۔ یعنی ابوالحسن دارقطنی اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ ابن حبان اپنی کتاب میں لکھتا ہے کہ علی ابن موسیٰ رضا (علیہ السلام) اپنے والد کے حوالے سے عجیب روایتیں بیان کرتے ہیں جن میں وہم اور خطا ہیں۔ اسی طرح تہذیب التہذیب جلد ۷ ص ۳۳۹ حالات امام علی ابن موسیٰ میں ابن حجر نے بھی ابن حبان کے اس قول کو لکھا ہے۔ اس صفحہ پر ابن حجر لکھتے ہیں کہ علی ابن موسیٰ رضا (علیہ السلام) اتنے بڑے عالم تھے کہ بیس سال کے سن میں مسجد رسولؐ میں فتوے دیتے تھے۔ آئمہ حدیث میں سے آدم بن ابی ایاس، نصر بن علی الجھیضمی، اور محمد بن رافع القشیری ان کے علاوہ دوسرے محدثین نے علی ابن موسیٰ رضا (علیہ السلام) سے روایت لی ہے۔

معمر ابن راشد

معمر ابن راشد: اس کے بارے میں ہے کہ یہ کذاب، مجہول اور منکر روایات تھا۔ ذہبی کا قول ہے کہ اس کے اوہام مشہور ہیں اور ابو حاتم کا قول ہے کہ بصرہ کے اس کے تمام روایات غلط اور مشکوک ہیں، ثابت نے اسے ضعیف قرار دیا ہے میزان الاعتدال جلد ۴ ص ۱۵۴۔ ہشام بن عروہ نے کہا کہ: اس کے روایات اکثر اوہام (یعنی وہم اور شبہ) سے بھرپور ہیں۔ تہذیب التہذیب ابن حجر ج ۸ ص ۲۸۳۔ ۲۸۴۔

موسیٰ بن طارق أبو قرۃ الزبیدی

موسیٰ بن طارق: میزان الاعتدال جلد ۴ ص ۲۰۷ میں علامہ ذہبی لکھتے ہیں

کہ ابوحاتم کا ان کے بارے میں یہ قول ہے کہ ان کی حدیثیں قابل حجت نہیں ہے محلہ الصدق۔

موسیٰ بن عبیدہ الربذی

موسیٰ بن عبیدہ: میزان الاعتدال جلد ۴ ص ۲۱۳ میں علامہ ذہبی لکھتے ہیں کہ ان سے ترمذی، ابن ماجہ نے روایتیں لی ہیں۔ امام احمد ابن حنبل کا ان کے بارے میں یہ قول ہے کہ: ان کے بیان کردہ حدیث قابل تحریر ہی نہیں ہے۔ امام نسائی کہتے ہیں یہ ضعیف ہیں، ابن عدی کہتے ہیں کہ ان کی حدیثوں میں کھلے طور پر ضعف پایا جاتا ہے۔ ابن معین نے ان کے بارے میں کہا کہ ان کی حیثیت کچھ بھی نہیں ہے۔ مرّہ کہتے ہیں کہ ان کی حدیث کو بطور حجت نہیں پیش کیا جاسکتا۔ یحییٰ بن سعید کا قول ہے کہ ہم ان کی حدیث سے دور رہتے تھے۔ یعقوب بن شیبہ کا بیان کہ یہ حدیث میں ضعیف ہیں۔ تہذیب التہذیب جلد ۸ ص ۴۱۱ تا ۴۱۴ میں ابن حجر نے بھی ایسا ہی لکھا ہے مزید ابن خثیمۃ کے حوالے سے کہ ابن معین نے کہا کہ ان کی ضعیف ترین حدیثیں وہ ہے جو انھوں نے عبداللہ بن دینار سے روایت کی ہے۔

وکیع بن الجراح

فن حدیث کے ارکان میں شمار کئے جاتے ہیں اور ابوحنیفہ کے خاص شاگرد تھے اکثر مسائل میں انہیں کی تقلید کرتے تھے۔ تہذیب التہذیب جلد ۹ ص ۱۴۰، میزان الاعتدال ج ۴ ص ۳۳۵۔ میں مذکور ہے کہ ۵۰۰ سے زائد احادیث میں انہوں نے غلطیاں کئی ہیں یہ قول احمد ابن حنبل کا ہے: أخطأ وکیع فی خمسمائة حدیث۔ ابن مھدی کہتے ہیں کہ اس نے اکثر روایتوں میں غلطیاں کی ہیں۔ علی ابن عثمان کہتے ہیں احمد بن حنبل نے کہا کہ اس نے اہل صادق کے بارے میں

جھوٹ کہا ، اور یہ جھوٹے تھے من کذب بأهل الصدق فهو الكذاب۔
ایسا ہی ابن عسا کر نے تاریخ بغداد جلد ۱۲ ص ۳۴۸ طبع دار لکتب العلمیۃ بیروت ۔المستفاد ابن النجار بغدادی متوفی ۶۳۴ھ طبع دار لکتب العلمیۃ بیروت ج ۲ ص ۱۰۵ اور بحر الام فیمن تکلم فیہ الامام احمد بمدح أولم ابو المحاسن تالیف یوسف ابن المبرد ص ۱۶۸ طبع دار لکتب العلمیۃ بیروت میں ہے۔ وکیع اکثر حدیثوں میں اُن راویوں کا نام نہیں بتلاتے تھے جن سے انہوں نے حدیث لی ہے جس سے سامعین کو اشتباہ ہوتا تھا۔ سیرۃ النعمان ص ۱۷۵ علامہ شبلی نعمانی طبع مدینہ پبلشنگ کراچی۔ ۱۹۷ھ میں وفات پائی۔

ولید بن شجاع ابی بدر

الولید بن شجاع، ابو ہمام بن ابی بدر۔ ابن معین نے کہا کہ لا باس بہ اور ابو حاتم نے کہا کہ ان کی احادیث قابل بھروسہ نہیں ہیں۔ میزان الاعتدال جلد ۴ ص ۳۴۰۔ سلسلہ نمبر ۹۳۷۴۔

هشیم بن بشیر

هشیم بن بشیر السلمی: ان کے متعلق یہ لکھا گیا ہے کہ یہ حدیثوں میں تدلیس کرتے تھے، سفیان ثوری نے ان سے حدیثیں لینے سے منع کیا ہے۔ یہ لوگوں کی طرف غلط نسبت دے کر حدیثیں بیان کرتے تھے۔ میزان الاعتدال جلد ۴ ص ۳۰۶ سلسلہ نمبر ۹۲۵۰۔

همام بن نافع

همام بن نافع الحمیری الصناعی: محمد بن عمر المعروف العقیلی المکی متوفی ۳۲۲ھ اپنی کتاب الضعفاء العقیلی دار الکتب العلمیۃ بیروت ج ۴ ص ۳۷۱ لکھتے ہیں۔ حدیثہ غیر محفوظ ایسا ہی میزان الاعتدال جلد ۴ ص ۳۰۸ میں ذہبی نے اور ابن حجر تہذیب التہذیب جلد ۱۱ ص ۵۹ نے بھی لکھا ہے

ھیثم بن حمید ھیثم

: الھیثم بن حمید الدمشقی: ابوداؤد نے انہیں قدری مذہب کا کہا ہے۔ اور ابو مسھر غسانی نے انہیں قدری اور غیر معتبر کہا ہے۔ میزان الاعتدال جلد ۴ ص ۳۱۹ سلسلہ نمبر ۹۲۹۸۔ یہ غیر معتبر اور جھوٹے تھے اور حدیثوں میں تصرف کیا کرتے تھے اور حدیثیں چرایا کرتے تھے ان سے بڑھ کر جھوٹا کسی کو نہیں پایا۔ تقریب التہذیب ابن حجر ج ۲ ص ۶۹۔

یحییٰ بن سعید القطان

یحییٰ بن سعید معروف بہ القطان: علامہ ذہبی نے میزان الاعتدال جلد ۱ ص ۱۴۴ حالات امام جعفر صادق علیہ السلام میں لکھتے ہیں امام جعفرؑ آئمہ اعلام میں سے ایک بزرگ ہیں بڑے نیک، صادق القول اور کبیر الشان۔ مگر ان کے بارے میں یحییٰ بن سعید القطان کا یہ قول ہے مجالد أحب منه. فی نفسی منه شئ مجھے امام جعفر سے زیادہ مجالد سے محبت ہے اس لئے کہ امام جعفر کی طرف سے میرے دل میں خلش ہے۔ الکامل میں عبداللہ بن عدی متوفی ۳۶۵ھ طبع دار الفکر بیروت ج ۲ ص ۱۳۱ نے بھی یہی لکھا ہے۔ تہذیب الکمال ابو الحجاج یوسف المزی متوفی ۷۴۲ھ طبع موسسۃ الرسالۃ ج ۵ ص ۷۷ میں یحییٰ بن

سعید القطان کا یہ قول ہے کہ وذکر جعفر بن محمد فقال: ما کان کذوباء۔ ابن تیمیہ نے منہاج السنۃ میں لکھا ہے کہ بخاری نے امام جعفر سے اسی لئے کوئی حدیث نہیں لی کہ اُنہیں یحییٰ بن سعید کا یہ قول ملا۔

م۔میزان الاعتدال؛ت۔تزکرۃالموضوعات؛لی۔الالئ المصنوعہ؛؛یب۔۔تہذیب التہذیب؛
ط۔۔تاریخ بغداد؛صہ۔خلاصہ التہذیب؛لم۔لسان المیزان؛ھب۔شذرات الذہب؛کر۔
ابن عساکر؛ج۔الجواہر المضیۃ؛نص،نصب الرایہ

بسمہ سبحانہ وبذکر ولیہ

سلسلة الكذابين والوضاعين

(حرف الألف)

1أبان [اباء] بن جعفر أبو سعيد البصري،

2 كذاب كان يضع الحديث على رسول الله صلى الله عليه وسلم.

وقد وضع على أبي حنيفة أكثر من ثلثمائة حديث ما حدث بها أبو حنيفة قط "م 1ص10،ت120،لی 2ص 13".

م -أبان بن فيروز أبي عياش مولى عبد القيس أبو إسماعيل البصري المتوفى 138،

قال شعبة ردائي وخماري في المساكين صدقة إن لم يكن ابن أبي عياش يكذب في الحديث. وقال :لا يحل الكف عنه أنه يكذب على رسول الله صلى الله عليه وسلم.

وقال أحمد إمام الحنابلة ليحيى بن معين وهو يكتب عن أبان نسخة :تكتب هذه وأنت تعلم أن أبان كذاب؟

وقال شعبة :لإن يزني الرجل خير من أن يروي عن أبان. وقال :لإن أشرب من بول حماري أحب إلي من أن أقول حدثني أبان. لعله حدث عن أنس بأكثر من ألف و خمسمائة حديث ما لكثير شئ منها أصل. يب 1ص99

].

إبراهيم بن أبي حية.

كذاب "ت ص 30".

م ـ میزان الاعتدال؛ ت ـ تزکرۃ الموضوعات؛ لی ـ الالئی المصنوعہ؛ یب ـ تہذیب التہذیب؛ ط ـ تاریخ بغداد؛ صہ ـ خلاصہ التہذیب؛ لم ـ لسان المیزان؛ ھب ـ شذرات الذہب؛ کر ـ ابن عساکر؛ ج ـ الجواہر المضیۃ؛ نص، نصب الرایہ

إبراهيم بن أبي الليث المتوفى 234 صاحب الأشجعي، كذاب وضاع متروك الحديث "طب 6ص196، م 1 ص 27".

5 إبراهيم بن أبي يحيى أبو إسحاق المدني المتوفى 184، كذاب يضع، عده النسائي من الكذابين المعروفين بوضع الحديث على رسول الله "طب 13ص168، صه 18".

إبراهيم بن أحمد الحراني الضرير، كان يضع الحديث "م 1ص 10".

إبراهيم بن أحمد العجلي المتوفى 331، كان ممن يضع الحديث، ذكره ابن الجوزي وقال :وضع أحاديث فافتضح "م 1ص10، لم 1ص 28".

إبراهيم بن إسحاق بن عيسى البغدادي، كذاب "ت 78".

إبراهيم بن البراء الأنصاري المتوفى 224/ 5حفيد أنس بن مالك، كذاب يحدث عن الثقات بالموضوعات لا يجوز ذكره إلا على سبيل القدح فيه، قال ابن عدي، أحاديثه موضوعة "م 1ص12، 26، ت 87".

10م إبراهيم بن بكر الشيباني أبو إسحاق الأعور نزيل بغداد، أحاديثه موضوعة. كان يسرق الحديث. طب 6ص46،

لم 1ص 40].
إبراهيم بن الحرات السمات معاصر الترمذى،
كذاب، قال :ربما وضعت أحاديث "م 1ص 36".
إبراهيم بن زكريا أبو إسحاق العجلي البصرى،
حديثه منكر حدث بالبواطيل ويأتى عن مالك بأحاديث موضوعة "م 1ص 16".
إبراهيم بن صرمة الأنصارى،
كذاب خبيث يكذب على الله وعلى رسوله "طب 6ص 104،م 1ص 19".
إبراهيم بن عبد الله بن خالد المصيصى،
رجل كذاب يسرق الحديث أحاديثه موضوعة "م 1ص 20".
15إبراهيم بن عبد الله السفرقع المتوفى 361،
كذاب يضع الحديث "م 1ص 21لم 1ص 74".
إبراهيم بن عبد الله المخزومى المتوفى .304
ليس بثقة حدث عن الثقات بأحاديث باطلة "م 1ص 20".
إبراهيم بن عبد الله بن همام الصنعائى.
كذاب وضاع "م 1ص21،ت113،لى 2ص 190".
إبراهيم بن على الآمدى المتوفى .575
كان يكذب فى حكاياته ويضع، وكان فقيها فاضلا "م 1ص24،لم 1ص 86".

م۔میزان الاعتدال؛ت۔تزکرۃ الموضوعات؛لی۔الالئی المصنوعہ؛؛یب۔۔تہذیب التہذیب؛ ط۔۔تاریخ بغداد؛صہ۔خلاصہ التہذیب؛لم۔لسان المیز ان؛ھب۔شذرات الذہب؛کر۔ ابن عساکر؛ج۔الجواہر المضیۃ؛نص،نصب الرایہ

إبراهيم بن الفضل الاصبهانى أبو منصور البآر المتوفى 530
.أحد الحفاظ كذاب. كان يقف فى سوق أصفهان ويروى من حفظه بسنده وكان يضع فى الحال، قال معمر :رأيته فى السوق وقد روى مناكير بأسانيد الصحاح وكنت أتأمله مفرطا أظن أن الشيطان تبدى على صورته" م 1ص 25، هب 4ص 95، لم 1ص 89".
20 م إبراهيم بن مجشر أبو إسحاق البغدادى المتوفى 254،
كذبه الفضل بن سهل وقال ابن عدى :يسرق الحديث. طب 6ص 185].
إبراهيم بن محمد العكاشى.
كان كذابا" م 1ص 29".
إبراهيم بن منقوش الزبيدى.
قال الأزدى :كان يضع الحديث" م 1ص 31، لى 1ص 165".
إبراهيم المهاجر المدنى.
كذاب[ت ص 18 إبراهيم بن مهدى الابلى (بالضم) أبو إسحاق البصرى المتوفى. 208
قال الأزدى كان يضع الحديث مشهور بذالك[م 1ص 32، صه ص 29 يب 1ص 170] 25 م إبراهيم بن نافع الجلاب. بصرى كذاب. يب 1ص 175، لم 1ص 117]

م۔میزان الاعتدال؛ت۔تزکرۃ الموضوعات؛لی۔الالئی المصنوعہ؛؛یب۔۔تہذیب التہذیب؛ ط۔۔تاریخ بغداد؛صہ۔خلاصہ التہذیب؛لم۔لسان المیزان؛ھب۔شذرات الذہب؛کر۔ ابن عساکر؛ج۔الجواہر المضیۃ؛نص،نصب الرایہ

إبراهيم بن هدبة أبو هدبة البصري.
كذاب خبيث حدث بالأباطيل، ووضع على أنس، كان رقاصا بالبصرة يدعى إلى العرائس فيرقص لهم وكان يشرب المسكر، بقي إلى سنة مائتين [طب 6ص 201، م 1ص 33، ت ص 69، 73، لي 2ص 58، 102، 233، 245، لم 1ص 120].

إبراهيم بن هراسة الشيباني الكوفي.
ليس بثقة ولا يكتب حديثه، متروك كذاب "لم 1ص 121".

إبراهيم بن هشام الغسائي المتوفى 237.
كذاب" كر 307 : 2، لم 1ص 122".

إبراهيم بن يحيى بن زهير المصري.
كان يكذب ويركب الأسانيد "لم 1ص 124" 30

أبرد بن أشرس. كذاب وضاع "م 1ص 36، لي 1ص 129".

أحمد بن إبراهيم المزني.
كان يضع الحديث ويدور بالساحل، له نسخة موضوعة "م 1ص 38، ت ص 36".

أحمد بن إبراهيم بن موسى. كذاب لا تحل الرواية عنه" ت 55".

أحمد بن أبي عمران الجرجاني المتوفى بعد 360. كان يضع الحديث" م 1ص 58".

م۔میزان الاعتدال؛ت۔تزکرۃ الموضوعات؛لی۔الالئی المصنوعہ؛؛یب۔۔تہذیب التہذیب؛
ط۔۔تاریخ بغداد؛صہ۔خلاصہ التہذیب؛لم۔لسان المیزان؛هب۔شذرات الذہب؛کر۔
ابن عساکر؛ج۔الجواہر المضیۃ؛نص،نصب الرایہ

أحمد بن أبي يحيى الأنماطي.
كذاب له غير حديث منكر عن الثقات "م 1ص 76"
35
م أحمد بن أحمد أبو العباس البغدادى الحنبلى المتوفى
615
حافظ مكثر كذبه ابن الأخضر. هب 5ص 62].
أحمد بن إسماعيل أبو خذافة السهمى المتوفى 259
صاحب مالك بن أنس. كذاب كل شئ تقول له يقول،
حدث عن مالك وعن غيره بالبواطيل "طب 4ص 23،
م 1ص 39، يب 1ص 16".
أحمد بن بكر البالسى أبو سعيد ابن بكرويه.
كان يضع الحديث "م 1ص 40" أحمد بن ثابت الرازى
فرخويه. لا يشكون أنه كذاب" 1ص 143".
أحمد بن جعفر بن عبد الله السمسار
أحد مشايخ الحافظ أبي نعيم مشهور بالوضع "
م 1ص 41، هب 2ص 372".
40 أحمد بن جعفر بن عبد الله بن يونس.
مشهور بالوضع ليس بشئ "م 1ص 41".
أحمد بن حامد السمرقندى.
كان يكذب ويحدث عمن لم يلحقه مات بعد الستين
وثلاثمائة "م 1ص 42".
أحمد بن الحسن بن أبان المصرى

من كبار شيوخ الطبراني. كان كذابا دجالا يضع الحديث على الثقات"م 1ص42،ت65، 108لى 295 : 1".

أحمد بن الحسن بن القاسم الكوفي المتوفى 262.

كذاب يضع الحديث على الثقات"م 1ص42،ت9، 114،ظم 5ص 34".ظهر كذبه فتركه الناس"م 1 ص44،لم 1ص 158".

45أحمد بن الحسين أبو الحسين بن السماك الواعظ المتوفى 424.

قال أبو الفتح المصري :لم اكتب ببغداد عمن أطلق عليه الكذب من المشايخ غير أربعة أحدهم أبو الحسين ابن السماك. وكذبه ابن أبي الفوارس"طب 4ص111، ظم 8ص76،م 1ص 43".

أحمد بن خليل النوفلي القومسي المتوفى 310.

كذاب يروى عمن لم يخلق"لم 1ص 167".

أحمد بن داود ابن أخت عبد الرزاق.

من أكذب الناس،عامة أحاديثه مناكير"م 1ص45 ".

أحمد بن داود بن عبد الغفار الحراني

.كان كذابا يضع الحديث"ت2، 30م 1ص45،لى2 ص22، 174".

أحمد بن سليمان القرشي.

متروك كذاب"م 1ص48،لى 2ص 74".

م۔میزان الاعتدال؛ت۔تزکرۃ الموضوعات؛لی۔الالئی المصنوعہ؛یب۔۔تہذیب التہذیب؛
ط۔۔تاریخ بغداد؛صہ۔خلاصہ التہذیب؛لم۔لسان المیزان؛ھب۔شذرات الذہب؛کر۔
ابن عساکر؛ج۔الجواہر المضیۃ؛نص،نصب الرایہ

50م أحمد بن سليمان-أبي سليمان-أبو جعفر القواريرى البغدادى.
قال أبو الفتح الحافظ : كذاب يكذب على حماد بن سلمة. وقال الخطيب : كذب هذا الشيخ ظاهر يغني عن تعديل روايته بجواز دخول السهو عليه وإلحاق الوهم به. ثم ذكر شواهد على كذبه فيقول :وفى بعض ما ذكرنا دلالة كافية على بيان حاله وظهور اختلاطه. طب 4ص 174-177].
أحمد بن صالح أبو جعفر الشمومى المصرى
نزيل مكة. كذاب وضاع صلف "يب 1ص42،لم 1 ص 186".
أحمد بن طاهر بن حرملة المصرى المتوفى .292
كذاب حدث عن جده عن الشافعى بحكايات بواطيل، كان أكذب البرية يكذب فى حديث رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا روى، ويكذب فى حديث الناس إذا حدث عنهم "م 1ص 50لم 1ص 189".
أحمد بن عبد الجبار الكوفى 2./271
كذاب "يب 1ص51،م 1ص 53".
أحمد بن عبد الرحمن ابن الجارود الرقى
. كذاب وضاع. طب 2ص247،م 1ص55،لى 2ص 172.
55أحمد بن عبد الله الشاشى. كذاب "م 1ص 52".

م۔میزان الاعتدال؛ت۔تزکرۃ الموضوعات؛لی۔الالئی المصنوعہ؛؛یب۔۔تہذیب التہذیب؛ ط۔۔تاریخ بغداد؛صہ۔خلاصہ التہذیب؛لم۔لسان المیزان؛ھب۔شذرات الذہب؛کر۔ ابن عساکر؛ج۔الجواہر المضیۃ؛نص،نصب الرایہ

أحمد بن عبد الله الهيثمي المؤدب أبو جعفر المتوفى .271 كان يضع الحديث. طب 4ص220،م 1ص 51". أحمد بن عبد الله الشيباني أبو على الجويباري. كذاب يضع الحديث دجال، قال البيهقي :فإني أعرفه حق المعرفة بوضع الأحاديث على رسول الله صلى الله عليه وسلم فقد وضع عليه أكثر من ألف حديث وسمعت الحاكم يقول: هذا كذاب خبيث وضع كثيرا في فضائل الاعمار، لا تحل رواية حديثه بوجه.

وقال السيوطي :وضع ألوف أحاديث للكرامية، وقال ابن حبان :دجال من الدجاجلة، روى عن الأئمة ألوف أحاديث ما حدثوا بشئ منها وعن الحافظ السري :إنه ومحمد بن تميم ومحمد بن عكاشة وضعوا عشرة آلاف حديث "طب 3ص295، التذكار ص155، م 1ص51، ت ص38، لب ص213، لم 1ص193، ج 5ص188، لى 1ص 21".

م -أحمد بن عبد الله أبو بكر الضرير.

أخرج الخطيب في تاريخ بغداد 4ص 232 بإسناده عن أنس رفعه :أتاني جبرئيل وعليه قباء أسود وخف أسود ومنطقة وقال :يا محمد هذا زى بنى عمك من بعدك. فقال :هذا حديث باطل إسناده كلهم ثقات غير الضرير والحمل فيه عليه.

أحمد بن عبد الله بن محمد أبو الحسن البكري،

كذاب دجال واضع القصص التي لم تكن قط، فما أجهله وأقل حياءه؟ "م 1ص 53" 60أحمد بن عبد الله أبو عبد الرحمن الفاريانانى. كان وضاعا مشهورا بالوضع "لم 1ص 194لى 1ص359، ج 2ص 44".

أحمد بن عبيد الله أبو العز بن كادش المتوفى.556
مشهور من الشيوخ كان مخلطا كذابا لا يحتج بمثله، وللأئمة فيه مقال. قال ابن عساكر :قال لى أبو العز وسمع رجلا قد وضع فى حق على حديثا :ووضعت أنا فى حق أبي بكر حديثا، بالله أليس فعلت جيدا؟ لم 1ص 218

أحمد بن عصمة النيسابورى.
متهم هالك روى خبرا موضوعا هو آفته "م 1ص 56".
قال الأمينى :يأتي خبره الموضوع فى الموضوعات.
أحمد بن على بن أحمد بن صبيح،
كان يكذب كثيرا كان فى حدود 520"م 1ص58، لم 1 ص 234".

أحمد بن على بن الحسن بن شقيق أبو بكر المروزى.
كان يضع الحديث "لى 1ص 129".
65م أحمد بن على بن الحسن بن منصور الأسد آباذى المقرى.
قدم دمشق وحدث بها، كان شيخا كذابا يدعى ما لم

يسمع.
م أحمد بن علی بن سلمان (1) المروزی.
متروك يضع الحديث "طب 303 : 4".
أحمد بن عيسى العسكری المتوفى 243.
كذاب "يب 1ص 65".
أحمد بن عيسى اللخمی المتوفى 273.
كذبه ابن طاهر "يب 1ص 66".
أحمد بن عيسى الهاشمی.
كذاب "م 1ص 60" لعله العسكری.
70 أحمد بن عيسى الخشاب التنبسی المتوفى 293.
كذاب يضع الحديث، حدث بأحاديث موضوعة "م 1
ص59، لم 1ص 241، ت ص39، هب 2ص 366".
أحمد بن الفرج أبو عتبة الحجازی المتوفى 271.
كذاب لم يسمع منه شئ "طب 4ص 341".
أحمد بن محمد بن محمد أبو الفتوح الغزالی الطوسی الواعظ
المفوه المتوفى 520
أخو أبی حامد. كان يضع، والغالب على كلامه التخليط
والأحاديث الموضوعة، وكان يتعصب لإبليس ويعذره
"ظم 9ص260، يه 12ص196، م 1ص 71".
أحمد بن محمد بن الحجاج بن رشدين أبو جعفر المصری
المتوفى 292.
كان من حفاظ الحديث، كذاب يدخل الحديث على

شيوخه وهو ممن يكتب حديثه مع ضعفه (2) وقال ابن عدى : كذبوه وأنكرت عليه أشياء، وكان آل بيت رشدين خصوا بالضعف من أحمد إلى رشدين" كر 1ص 455، م 1ص 63، لم 1ص 258".

أحمد بن محمد بن حرب اللخمى الجرجانى.

كان يتعمد الكذب ويضع "م 1ص 63، لى 1ص 3".

---

(1) فى لسان الميزان :سليمان.

(2) يعنى للاعتبار ولعرفان الضعيف كما نص عليه فى غير موضع.

75 أحمد بن محمد بن الحسن المقرى المتوفى 380،

كذاب لم يكن فى الحديث ثقة وكان يظهر النسك والصلاح "طب 4ص 429، م 1ص 63".

أحمد بن محمد بن الصلت بن المغلس أبو العباس الحمانى المتوفى 2؟ 8/3،

وضاع لم يكن فى الكذابين أقل حياء منه صنف فى مناقب أبى حنيفة أحاديث باطلة كلها موضوعة، وأخرج عن الثقات أخبارا كلها كذب "طب 4ص 207 وج 5 ص 34، ظم 6ص 157، م 1ص 66، يه 11ص 131، كر 2ص 56، لم 269 : 1، لى 2ص 42، 142".

أحمد بن محمد بن على أبو عبد الله الصيرفى المعروف بابن الأبنوسى المتوفى 394،

كان ممن يتعمد الكذب "طب 5ص 70".

أحمد بن محمد بن على بن حسن بن شقيق المروزى،
كان يضع الحديث "م 1ص 69،لم 1ص 287،لى 1ص 129".

أحمد بن محمد بن عمر أبو سهل الحنفى اليمامى نزيل بغداد،
كذاب وضاع متروك الحديث قال المطرز : كتبت عنه خمسمائة حديث ليس عند الناس منه حرف "طب 5 66، كر 2ص 69،م 1،لى 1ص 247، ج 2ص 26".

80 أحمد بن محمد بن عمرو أبو بشر الكندى المروزى نزيل بغداد المتوفى 323،
كان فقيها مجودا فى السنة وفى الرد على أهل البدع، وكان حافظا عذب اللسان، ولكنه كان يضع الأحاديث عن أبيه عن جده وعن غيرهم. يكذب ويضع الحديث على الثقات، وله من النسخ الموضوعة شئ كثير "طب 5 ص 74" وقال ابن حبان :كان ممن يضع المتون ويقلب الأسانيد فاستحق الترك، لعله قد قلب على الثقات أكثر من عشرة آلاف حديث كتبت أنا منها أكثر من ثلاثة آلاف حديث لم أشك أنه قلبها.
وقال الدارقطنى :كان يضع الحديث وكان عذب اللسان حافظا "م 1ص 70،بق 3ص 23" وفى هب 2ص 298 :هو أحد الوضاعين الكذابين مع كونه محدثا إماما فى السنة والرد على المبتدعة.

م۔میزان الاعتدال؛ت۔تزکرۃالموضوعات؛لی۔الالئی المصنوعہ؛یب۔۔تہذیب التہذیب؛ ط۔۔تاریخ بغداد؛صہ۔خلاصہ التہذیب؛لم۔لسان المیزان؛ھب۔شذرات الذہب؛کر۔ ابن عساکر؛ج۔الجواہر المضیۃ؛نص،نصب الرایہ

أحمد بن محمد بن غالب الباهلي أبو عبد الله المتوفى 275 غلام الخليل، من كبار الزهاد ببغداد كذاب وضاع، قال الحافظ ابن عدي :سمعت أبا عبد الله النهاوندي بحران في مجلس أبي عروبة يقول :قلت لغلام الخليل :ما هذه الأحاديث الرقائق التي تحدث بها؟
قال :وضعناها لنرقق بها قلوب العامة. ما أظهر أبو داود السجستاني تكذيب أحد إلا في رجلين :الكديمي. وغلام خليل. فذكر أحاديث ذكرها في الكديمي أنها كذب. وذكر غلام خليل فقال :ذاك-يعني صاحب الزنج- كان دجال البصرة وأخشى أن يكون هذه-يعني غلام خليل-دجال بغداد ثم قال :قد عرض على من حديثه فنظرت في أربعمائة حديث أسانيدها ومتونها كذب كلها" طب 5ص79، ظم 5ص95، لم 1ص 273، لى 1ص200، ج 2ص 109".
م قال الأميني :والعجب العجاب أن رجلا هذه سيرته وهذه ترجمته غلقت بموته أسواق مدينة السلام وحمل نعشه إلى البصرة ودفن هناك وبنيت على قبره قبة كما في تاريخ بغداد والمنتظم لابن الجوزي].
أحمد بن محمد بن الفضل القيسي.
كان يضع الحديث، قال ابن حبان :خرجت إلى قريته فكتبت عند شبيها بخمسمائة حديث كلها موضوعة" إلى أن قال" :ولعل هذا الشيخ قد وضع على الأئمة

المرضيين أكثر من ثلاثة آلاف حديث "م 1ص 70،ت ص 41،45،67، 70".

أحمد بن محمد بن مالك.

كان يضع الحديث "ت ص 47".

م أحمد بن محمد بن مصعب،

أحد الوضاعين. كر 154 : 5[85

أحمد بن محمد بن هارون أبو جعفر البرقى،

كذاب كان يهم فى الحديث "م 1ص 71

أحمد بن مروان الدينورى المالكى المتوفى 333

صاحب المجالسة. قال الدارقطنى فى غرائب مالك:

كان يضع الحديث "لم 1ص 309".

أحمد بن منصور أبو السعادات،

ملحد كذاب ومن وضعه حديث يقول فيه :وبين يدى الرب لوح فيه أسماء من يثبت الصورة والرؤية والكيفية فيباهى بهم الملائكة "م 1ص 75،لى 1ص 14".

أحمد بن موسى أبو الحسن ابن أبى عمران الجرجانى الفرضى المتوفى بعد 368،

أحد الحفاظ كذاب كان يضع الحديث ويركب الأسانيد على المتون، روى مناكير عن شيوخ مجاهيل لم يتابع عليها فكذبوه "م 1ص 75هب 3ص 67".

أحمد بن يعقوب بن عبد الجبار الأموى المروانى الجرجانى

م۔میزان الاعتدال؛ت۔تزکرۃ الموضوعات؛لی۔الالئی المصنوعہ؛یب۔۔تہذیب التہذیب؛
ط۔۔تاریخ بغداد؛صہ۔خلاصہ التہذیب؛لم۔لسان المیزان؛ھب۔شذرات الذہب؛کر۔
ابن عساکر؛ج۔الجواہر المضیۃ؛نص،نصب الرایہ

المتوفی 367.
كان يضع الحديث روى أحاديث موضوعة لا يستحل
رواية شئ منها "م 1ص 77،لب 84".
90 م إسباط أبو اليسع البصرى،
كذبه يحيى بن معين. يب 1ص 212].
إسحاق بن إبراهيم الطبرى،
كذاب لا يكتب عنه. يأتي بالموضوعات عن الثقات "ت
103،95،لى 2ص 76".
إسحاق بن إبراهيم الواسطى المؤدب.
كذبه ابن عدى والأزدى "م 85 1،لم 1ص 348".
إسحاق بن إدريس الاسوارى البصرى أبو يعقوب،
كذاب يضع الحديث تركه الناس "م 1ص 86".
إسحاق بن بشر البخارى أبو حذيفة المتوفى 206،
قد أجمعوا على أنه كذاب. يضع الحديث لا يحل حديثه إلا
على جهة التعجب "طب 6ص 327،م 1ص 86".
95 إسحاق بن بشر بن مقاتل الكاهلى أبو يعقوب المتوفى
228،
كان كذابا يضع الحديث "طب 6ص 329،م 1ص 87،
ت 33،39،76،120،لى 1ص 91، 153 وقال : كذاب
وضاع بالاتفاق،و ج 2ص 72،73، 90".
إسحاق بن عبد الله الأموى مولى آل عثمان بن عفان
المتوفى 144،

كذاب ذاهب الحديث يقلب الأسانيد ويرفع المراسيل "كر 443 : 2-45، يب 1 ص 241".

إسحاق بن محمشاذ،

كذاب يضع الحديث على مذهب الكرامية، وله مصنف فى فضائل محمد بن كرام كله كذب موضوع "لى 1ص 238".

إسحاق بن ناصح،

من أكذب الناس يحدث عن النبى، عن ابن سيرين برأى أبي حنيفة "م 1ص 94".

إسحاق بن نجيح الملطى الأزدى،

دجال أكذب الناس، عدو الله، رجل سوء خبيث كان يضع الحديث "طب 6ص 324، م 1ص 94، ت 84، يب 1ص 253، لى 1ص 55، 103، 175، صه 26".

100 إسحاق بن وهب الطهرمسى،

كذاب متروك كان يضع صراحا "م 1ص 95، ت 53، 71، لى 106 1، و ج 2ص 99، 114".

أسد بن عمرو أبو المنذر الجبلى القاضى صاحب أبي حنيفة المتوفى 190،

كذوب ليس بشئ كان يسوى الحديث على مذهب أبي حنيفة هو والريح عندهم سواء "طب 7ص 17، م 1ص 96، لم 1ص 384".

إسماعيل بن أبان أبو إسحاق الغنوى الكوفى المتوفى 210،

كذاب كان يضع الحديث "طب 6ص : 241م 1ص 98،ت 116،يب 1ص 271،لی 1ص.246صه 27".

إسماعيل بن أبي أويس عبد الله المدنی المتوفى 226،
كذاب يسرق الحديث "م 1ص 104".

إسماعيل بن أبي زياد الشامي،
كذاب متروك يضع الحديث "م 1ص 107،لی 2ص 77،179، 239".

105 إسماعيل بن إسحاق الجرجانی،
كان يضع الحديث "م 1،لم 1ص 393".

إسماعيل بن بلال العثمانی الدمياطی المتوفى 466،
كان كذابا "لم 1ص 396".

إسماعيل بن زريق البصری،
كذاب "م 1ص 106".

إسماعيل بن شروس أبو المقدام الصنعائی،
كان يضع الحديث "م 1ص 109".

إسماعيل بن علی بن المثنی الواعظ الاسترابادی المتوفى 448،
كذاب ابن كذاب كان يقص ويكذب، يركب المتون الموضوعة على الأسانيد الصحيحة "لم 1ص 423".

110 إسماعيل بن محمد بن يوسف أبو هارون الفلسطينی من بيت جبريل،
كذاب يسرق الحديث لا يجوز الاحتجاج به "م 1ص

114،ت39،58،107،لی 1ص 152".

م إسماعيل بن محمد ابن مسلمة أبو عثمان الاصبهانى الواعظ المحتسب،

قال ابن ناصر وضع حديثا وكان يختلط. هب 23 : 4].

إسماعيل بن مسلم السكونى اليشكرى،

كان يضع الحديث "م 1ص116،يب 1ص333،لى 2 ص 114".

م إسماعيل بن يحيى الشيبانى الشعيرى،

كذاب-يب 1ص 336".

إسماعيل بن يحيى التيمى حفيد أبي بكر الصديق،

كذاب لا تحل الرواية عنه، ركن من أركان الكذب يضع الحديث، عامة ما يرويه بواطيل، كان يكذب على مالك والثورى وغيرهما، يحدث عن الثقات بما لا يتابع عليه" طب 6ص249،لب ص209،م 1ص117،يب 1ص 442،مز 1ص101،106،133،وج 9ص44،لى 1ص 89،107، 111وج 2ص 163".

115 أسيد بن زيد بن نجيح أبو محمد الجمال المتوفى قبل 220،

كذاب متروك الحديث يحدث بأحاديث كذب، عامة ما يرويه لا يتابع عليه" طب 7ص48،نص 1ص92،مز 2 175 :،م 1ص119،صه 32،لى 1ص 408".

م أشعث بن سعيد البصرى أبو الربيع السمان،

ليس بثقة ضعيف متروك الحديث، قال هشيم :كان يكذب "يب 1ص 351".

أصبغ بن خليل القرطبى المالكى المتوفى 272،
افتعل حديثا فى ترك رفع اليدين ووقف الناس على كذبه.
نقل عن أحمد بن خالد :إنه لم يقصد أصبغ بن خليل الكذب على رسول الله صلى الله عليه وسلم وإنما أظهر (1) أنه يريد تأييد مذهبه "لم 1ص 459".

أصرم بن حوشب أبو هشام كتب عنه الجوزى فى سنة 202،
كذاب خبيث يضع الحديث على الثقات. طب 7ص 31، م 1ص 126، ت ص 10، مز 1ص 306، لى 198 : 1، ج 2ص 6، 47، 52.

م أيوب بن خوط أبو أمية البصرى الحبطى،
متروك كذاب-يب 1ص 402، لم 1ص 479] 120

أيوب بن سيار الزهرى المدنى، قال النسائى :كان من الكذابين.
وقال ابن حبان :كان يقلب الأسانيد ويرفع المراسيل لم 1ص 482.

أيوب بن محمد أبو ميمون الصورى:
كذاب. م 1ص 136 أيوب بن مدرك أبو عمرو الحنفى

م۔میزان الاعتدال؛ت۔تزکرۃ الموضوعات؛لی۔الالئی المصنوعہ؛یب۔۔تہذیب التہذیب؛ ط۔۔تاریخ بغداد؛صہ۔خلاصہ التہذیب؛لم۔لسان المیزان؛ھب۔شذرات الذھب؛کر۔ ابن عساکر؛ج۔الجواہر المضیۃ؛نص،نصب الرایہ

اليمامى، كذاب ليس بشئ روى عن مكحول نسخة موضوعة. طب 7ص6، كر 3ص111، لم 1ص 488

حرف الباء الموحدة

باذام أبو صالح تابعي،
كذاب متروك. عن الكلبى قال. قال أبو صالح: كلما حدثتك كذب. م 1ص. 138 يب 1ص. 416

بركة بن محمد الحلبى،
كذاب يسرق الحديث ويضع، م 1ص 111، نص 78 : 1، لى 2ص4، 209.

---

(1) تأمل فى هذا التوجيه واضحك أو ابك.

125 بريه بن محمد بن بريه أبو القاسم البيع، كذاب مدبر وضاع له كتاب، أحاديثه باطلة موضوعة منكرة المتون جدا، طب 7ص135، م 1ص 142

.

بشر بن إبراهيم أبو سعيد القرشى الأنصارى الدمشقى سكن البصرة، ممن يضع الحديث على الثقات، أتى بأحاديث موضوعة لا يتابع عليها. كر 227 : 3 ،ت 117، نص 238 : 4، لب. 156.

بشر "بشار" بن إبراهيم البصرى أبو عمرو المفلوج، كذاب يضع الحديث على الثقات" م 1ص 145، ت ص

61،72،73،76،لی 2ص 167، 203".
بشر بن الحسين الاصبهاني،
كذاب يكذب على الزبير له نسخة موضوعة شبيها بمائة وخمسين حديثا "م 1ص 147،مز 1، 59".
بشر بن رافع الحارثي ابن عم أبي هريرة،
كان يضع الحديث، يأتي بالطامات موضوعة يعرفها من لم يكن الحديث صناعته كأنه المتعمد لها، وقال ابن حبان: كان يضع أشياء عمدا "يب 1ص، 448لب 236،ت 118".
130م بشر بن عبيد الدارسي،
كذاب. مز 1ص 137].
بشر (1) بن عون الشامي، عنده نسخة نحو مائة حديث كلها موضوعة "م 1ص 149،ت 112،مز 2ص 228".
بشر بن نمير البصري المتوفى 238،
كان ركنا من أركان الكذب كذاب يضع الحديث، عامة ما يرويه لا يتابع عليه "يب 1ص 461،م 1ص 151،لى 1ص 126".
بكر بن زياد الباهلي،
دجال يضع الحديث "م 1ص 160،لى 1ص 7".
بكر بن عبد الله بن الشرود الصنعائي، كذاب ليس بشئ يقلب الأسانيد ويرفع المراسيل "م 1ص 161".
135بكر بن المختار الصائغ،

كذاب لا تحل الرواية عنه "ت15،م 1ص 162"م
بندار بن عمر بن محمد أبو سعيد التميمى الرويانى نزيل دمشق، كذاب" كر 3ص 296].
(1)فى مجمع الزوائد :بشير.
بهلوان بن شهر مزان أبو البشر اليزدى المتوفى فى القرن السادس.
كذاب "لم 2ص 65".
حرف الجيم
جابر بن عبد الله اليمامى العقيلى،
كان كذابا جاهلا بعيد الفطنة قال ابن شاذويه :رأيت ببخارى ثلاثة من الكذابين :محمد بن تميم.
والحسن بن شبل.وجابر اليمامى "لم 2ص87،الإصابة 1 ص155،لى 1ص.453
الجارود بن يزيد أبو على العامرى المتوفى 253،
كذاب متروك يكذب ويضع الحديث "م 1ص178،لم 2ص 90".
140جبارة بن المغلس أبو محمد الحمانى المتوفى 241،
قال يحيى : كذاب. "لب 232،صه 55".
الجراح بن منهال أبو العطوف الجزرى المتوفى 168،
منكر الحديث متروك كان يكذب فى الحديث ويشرب الخمر "م 1ص181،لم 2ص 99".
جرير بن أيوب البجلى الكوفى،

م۔میزان الاعتدال؛ت۔تزکرۃالموضوعات؛لی۔الالئی المصنوعہ؛؛یب۔۔تہذیب التہذیب؛
ط۔۔تاریخ بغداد؛صہ۔خلاصہ التہذیب؛لم۔لسان المیزان؛ھب۔شذرات الذھب؛کر۔
ابن عساکر؛ج۔الجواہر المضیۃ؛نص،نصب الرایہ

قال أبو نعيم :كان يضع الحديث "م 1،لم 2ص 101
".

جرير بن زياد الطائى،
كذاب. نص. 181 : 1
جعفر بن أبان،
كان يضع الحديث "ت 113".
145 جعفر بن الزبير الحنفى الدمشقى ثم البصرى
المتوفى بعد 140،
كذبه شعبة قال غندر :رأيت شعبة راكبا على حمار
فقال :أذهب فأستعد على جعفر بن الزبير وضع على
رسول الله صلى الله عليه وسلم أربعمائة حديث، وكان
مجتهدا فى العبادة "م 1ص 188،يب 2ص 90،مز 1
ص 248،لى 1ص 6و ج 2ص 102،442،صه 53".
جعفر بن عبد الواحد الهاشمى العباسى المتوفى 258،
من حفاظ الحديث، كذاب كان يضع الحديث ويسرقه
روى أحاديث لا أصل لها "طب 7ص 175،ظم 5ص
12،م 1ص 191،لى 1ص 223و ج 2ص 10،
190":
جعفر بن على بن سهل الحافظ أبو محمد الدورى الدقاق
المتوفى 330،
كذاب فاسق "طب 7ص 223،م 1ص 191".

م۔میزان الاعتدال؛ ت۔تزکرۃ الموضوعات؛ لی۔الائی المصنوعہ؛ یب۔۔تہذیب التہذیب؛
ط۔۔تاریخ بغداد؛ صہ۔خلاصہ التہذیب؛ لم۔لسان المیزان؛ ھب۔شذرات الذہب؛ کر۔
ابن عساکر؛ ج۔الجواہر المضیۃ؛ نص،نصب الرایہ

م جعفر بن محمد بن الفضل أبو القاسم الدقاق المصری الشهير بابن المارستانی المتوفی 287،

كذبه الدارقطني والصويرى. طب 7ص234،ظم 7ص 191،لم 2ص 124]

(حرف الحاء المهملة)

150 حارث بن عبد الرحمن بن سعد المثنى الدمشقي مولى مروان بن الحكم أو مولى أبي الجلال،

كذاب" كر 442 : 3".

حامد بن آدم المروزی،

كذاب ممن اشتهر بوضع الحديث" م 1ص208،مز 1 ص 37".

حباب بن حبلة الدقاق،

كذاب" م 1ص 208".

حبيب بن أبي حبيب أبو محمد المصری المتوفی 218

كاتب مالك، كان يضع الحديث كان من أكذب الناس، أحاديثه كلها موضوعة" يب 181 : 2،م 1ص210،ت 90،لب 216،لی 1ص8، 230،صه 60،مز 9ص 74،طب 13ص 396".

حبيب بن أبي حبيب الخرطي المروزی،

كذاب كان يضع الحديث على الثقات" م 1ص209، يب 2ص182،لی 1ص 14".

م۔میزان الاعتدال؛ت۔تزکرۃ الموضوعات؛لی۔الالئی المصنوعہ؛یب۔تہذیب التہذیب؛
ط۔تاریخ بغداد؛صہ۔خلاصہ التہذیب؛لم۔لسان المیزان؛ھب۔شذرات الذہب؛کر۔
ابن عساکر؛ج۔الجواہر المضیۃ؛نص،نصب الرایہ

155 حبيب بن جحدر،
كذبه أحمد ويحيى "لم 2ص 169".
حرب بن ميمون العبدى أبو عبد الرحمن البصرى،
مجتهد عابد هو أكذب الخلق توفى سنة بضع وثمانين
ومائة "يب 2ص 227،صه 63".

حسان بن غالب المصرى،
كان يقلب الأخبار ويروى عن الأثبات الملزقات لا
تحل الرواية عنه إلا على سبيل الاعتبار،له عن مالك
أحاديث موضوعة "م 1ص 223".
الحسن بن الحسين بن عاصم الهسنجانى،
قال محمد بن أيوب : كنا لا نشك نحن وعلى بن شهاب أنه
كذاب "لم 2ص 200".
الحسن بن دينار أبو سعيد التميمى،
كذاب ليس بثقة "يب 2ص 276،لم 2ص 205،لى 2
ص 173".
160 الحسن بن زياد أبو على اللؤلؤى الكوفى المتوفى 204،
أحد الفقهاء من أصحاب أبي حنيفة كذاب خبيث
متروك الحديث غير ثقة ولا مأمون "طب 7ص 317،م
1ص 228" وقال ابن كثير في يه 5ص 354 تركه غير
واحد من الأئمة وصرح كثير منهم بكذبه.
الحسن بن شبل الكرمينى البخارى،شيخ كذاب من

جملة من يضع الحديث "م 1ص 229".
الحسن بن عثمان أبو سعيد التسترى،
كذاب يضع الحديث ويسرقه "م 1ص 233،لم 2ص 220،لى 2ص 193".
الحسن بن الطيب البلخى المتوفى 307،
حدث بما لم يسمع عن مطين كذاب حدث بأحاديث سرقها "م 1ص 233".
الحسن بن على الأهوازى أبو على المتوفى 446،
كذاب فى الحديث والقراءة كان من أكذب الناس صنف كتابا أتى بالموضوعات وفضائح "م 1ص 237،لى 1ص 15".
165 الحسن بن على أبو على النخعى المعروف بأبى الأشنان،
قال ابن عدى :رأيته ببغداد يكذب كذبا فاحشا ويحدث عن قوم لم يرهم،وكان يلزق أحاديث قوم تفردوا به على قوم ليس عندهم "طب 7ص م 377 1، ص 236".
الحسن بن على بن زكريا أبو سعيد العدوى البصرى المتوفى 317/ 9/8،
شيخ قليل الحياء كذاب أفاك يضع الحديث على رسول الله صلى الله عليه وسلم ويسرق الحديث ويلزقه على قوم آخرين،ويحدث عن قوم لا يعرفون،وعامة ما حدث به

(إلا القليل) موضوعات يتيقن أنه هو الذى وضعه،
كذاب على رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول عليه ما لم يقل، قال ابن حبان :لعله قد حدث عن الثقات بالأشياء الموضوعات ما يزيد على ألف حديث "طب 7 ص383، م 1ص236، بق 3ص32، هب 2ص281، لى 1ص59، 226".

م الحسن بن على بن عيسى الأزدى المعانى،
وضاع روى عن مالك أحاديث موضوعة. كر 230 : 4].

الحسن بن عمارة بن المضرب أبو محمد الكوفى المتوفى 153،
فقيه كبير كذاب ساقط متروك، وكان يضع الحديث قال شعبة :من أراد أن ينظر إلى أكذب الناس فلينظر إلى الحسن بن عمارة "طب 7ص349، م 1ص239، إرشاد السارى 6، 73".

الحسن بن عمرو بن سيف العبدى،
كذاب متروك "يب 2ص311، م 1ص 239".

170 الحسن بن غالب أبو على التميمى المعروف بابن مبارك المقرى المتوفى 458،
قال السمرقندى :كان كذابا "ظم 8ص243، يه 12 ص 94".

الحسن بن غفير المصرى العطار،
كذاب كان يضع الحديث "م 1ص 240".

م الحسن بن محمد أبو علی الکرمانی الشرقی المتوفی 495،
رحل فی طلب الحدیث وعنی بجمعه وسمع الکثیر وکان فیه
دین وعبادة وزهد یصلی اللیل لکنه روی مالم یسمع
فأفسد ما سمع، وکان المؤتمن أبو نصر یقول :هو کذاب.
ظم 9ص 132].
م الحسن بن یزید المؤذن البغدادی،
منکر الحدیث عن الثقات یقلب الأسانید ولا یشبه
حدیثه حدیث أهل الصدق. طب 7ص 452].
الحسن بن واصل،
کذاب "لی 2ص 45" قد یقال :إنه هو ابن دینار.
175 الحسین بن إبراهیم،
کذاب دجال وضع الحدیث، وضع أحادیث صلاة الأیام
واللیالی "م 1ص 248، لب. 217
الحسین بن أبي السری "المتوکل" العسقلانی المتوفی
240،
کذاب "م 1ص 251، یب 2ص 365، صه ص 72".
الحسین بن حمید بن ربیع الکوفی الخزار المتوفی 282،
کذاب ابن کذاب ابن کذاب "طب 8ص 38،
م 2ص 280"
الحسین بن داود أبو علی البلخی المتوفی 282،
وضاع لیس بثقة حدیثه موضوع روی عن یزید
بن هارون عن حمید بن أنس نسخة أکثرها موضوع "

طب 8ص44،م 1ص250،لی 2ص 187".
الحسين بن عبد الله بن ضميرة الحميرى،
كذاب متروك الحديث لا يساوى شيئا ليس بثقة ولا مأمون"م 1ص 252"
180 الحسين بن عبيد الله (1) العجلى أبو على،
كان يضع الحديث على الثقات. م 1ص253،طب 8ص 56،نص 1ص143،مز 1ص206،لى 1ص 164.
الحسين بن علوان بن قدامة أبو على حدث ببغداد سنة 200،
كذاب خبيث كان يضع الحديث. طب 8ص63،م 1 ص254،ت63،102،116،لى 1ص 109 و ج 2ص50، 65،119.

---

(1) فى ميزان الاعتدال للذهبى، عبد الله.

الحسين بن الفرج الخياط،
كذاب كان يسرق الحديث م 1ص 255.
الحسين بن قيس الملقب بحنش،
كذاب أحاديثه منكرة جدا لا يكتب حديثه ت 90،لى 2 ص13،م 1ص 255.
م الحسين بن محمد أبو عبد الله الخالع البغدادى المتوفى 422،

قال أبو الفتح الصواف المصرى :لم أكتب ببغداد عمن أطلق عليه الكذب من المشايخ غير أربعة أحدهم أبو عبدالله الخالع.طب 8ص 106].

185الحسين بن محمد البزرى المتوفى423،
كذاب أحد الأربعة المشايخ الكذابين ببغداد. طب 8 ص107،م 1ص.256

حصن بن عمر أبو عمر الأحمسى الكوفى،
كذاب منكر الحديث ليس بشئ. طب 8ص .264

حفص بن سليمان أبو عمر الأسدى البزار المتوفى 180وقيل قريبا من 190،وهو حفص بن أبي داود القارء نزيل بغداد، كذاب متروك يضع الحديث يحدث عن جمع أحاديث بواطل "طب 8ص 188"وقال أبو حاتم : متروك لا يصدق. وقال ابن عدى :أحاديثه غير محفوظة.وقال ابن حبان :يقلب الأسانيد ويرفع المراسيل"م 1ص261،مز 1ص 313".

م حفص بن عمر الرفا،
قال أبو حاتم : كذاب ذاهب الحديث، روى عن شعبة حديثا كذب فيه. لم 2ص 327]

حفص بن عمر بن دينار الأيلى،
قال أبو حاتم :كان شيخا كذابا. وقال العقيلى :يحدث عن الأئمة بالبواطيل. وقال الساجى. كان يكذب. لم 2 ص 325].

190حفص بن عمر الرازی،
كان يكذب" 2ص 328".
م حفص بن عمر الحبطى الرملى نزيل بغداد،
لم يكن بثقة ولا مأمون أحاديثه أحاديث كذب "طب 8ص 201"وقال الأزدى :متروك.وقال ابن عدى: ليس له إلا اليسير وأحاديثه غير محفوظة.وقال :حدث بالبواطيل.
لم 2ص 326]حفص بن عمر قاضى حلب،
كذاب يوصف بوضع الحديث،قال أبو حبان :يروى عن الثقات الموضوعات لا يحل الاحتجاج به"م 1ص 264،ت103،لى 1ص 129".
م -حفيدة بن كثير بن عبد الله،
كذاب قال الشافعي :ركن من أركان الكذب.
حاشية السندى على سنن ابن ماجة 2ص 148]الحكم بن عبد الله أبو سلمة، كذاب كان يضع الحديث،روى عن الزهرى عن ابن المسيب نحو خمسين حديثا لا أصل لها " كر 4ص 394م 1ص 268لى 1ص209،مز 1ص 136".
195الحكم بن عبد الله أبو عبد الله الأيلى مولى الحارث بن الحكم بن أبي العاص
، كذاب كان يفتعل الحديث،قال أحمد :أحاديثه كلها موضوعة" كر 4ص395،م 1ص 268".

م۔ میزان الاعتدال؛ ت۔ تزکرۃ الموضوعات؛ لی۔ الالئی المصنوعہ؛ یب۔ تہذیب التہذیب؛ ط۔ تاریخ بغداد؛ صہ۔ خلاصہ التہذیب؛ لم۔ لسان المیزان؛ ھب۔ شذرات الذہب؛ کر۔ ابن عساکر؛ ج۔ الجواہر المضیۃ؛ نص، نصب الرایہ

الحكم بن عبد الله أبو المطيع البلخي الفقيه صاحب أبي حنيفة،
كذاب يضع وقال ابن عدى :هو بين الضعف، عامة ما يرويه لا يتابع عليه، توفى سنة 199 "لى 1ص 20"
الحكم بن مصقلة، قال الأزدي : كذاب "لم 2ص 339 ".
حماد بن عمرو النصيبي،
كذاب كان يضع الحديث وضعا على الثقات لا يحل كتب حديثه إلا على متعجب، قال يحيى بن معين :إنه من المعروفين بالكذب ووضع الحديث "طب 8ص 155، م 1ص 280، مز 9ص 317، لم 2ص 351".
م - حماد بن أبي حنيفة إمام الحنفية نعمان بن ثابت الكوفي،
كذبه جرير. وقال لقتيبة :قل له :مالك وللحديث؟ إنما دأبك الخصومات. وقال ابن عدى :لا أعلم له رواية مستوية "لم 346 : 2".
200م - حماد بن أبي يعلى الديلمي الكوفي الشهير بحماد الراوية المتوفى 155،
كان مشهورا بالكذب في الرواية وعمل الشعر وإضافته إلى المتقدمين حتى يقال :إنه أفسد الشعر "لم 2ص 352".
م - حماد المكي،

كان كذابا، "تحذير الخواص" ص 45.
حمزة بن أبي حمزة الجزري،
كذاب يضع الحديث، منكر الحديث لا يساوي فلسا،
عامة مروياته موضوعة "م 1ص 284، يب 3ص 29، لى 1ص 239".
حمزة بن حسين الدلال المتوفى 428،
كذاب "لم 2ص 359"
حميد بن الربيع أبو الحسن اللخمي الخزاز الكوفي المتوفى 358،
قال يحيى بن معين : كذابو زماننا أربعة :الحسين بن عبد الأول. وأبو هشام الرفاعي. وحميد بن الربيع. والقاسم بن أبي شيبة. وقال : كذاب خبيث غير ثقة ولا مأمون. وقال ابن عدي :يسرق الحديث ويرفع الموقوف "طب 8ص 164، م 1ص 287، لم 2ص 364، لى 2ص 171".
205 حميد بن علي بن هارون القيسي.
قال الحاكم : كذاب خبيث حدث بالبصرة بعد ثلاثمائة عن عبد الواحد بن غياث والشاذكوني بأحاديث موضوعة، وقال النقاش نحو ذلك "لم 2ص 366".
"حرف الخاء"
م -خارجة بن مصعب أبو الحجاج الضبعي الخراساني السرخسي المتوفى 168،

كذاب ليس بثقة إتقى الناس حديثه فتركوه. وقال أبو معمر الهذلى :إنما ترك حديث خارجة لأن أصحاب الرأى عمدوا إلى مسائل من مسائل أبي حنيفة فجعلوا لها أسانيد عن يزيد بن أبي زياد عن مجاهد عن ابن عباس فوضعوها فى كتبه فكان يحدث بها. كر 26 : 5].

م -خالد بن آدم،

كذاب. مز 2ص 164".

خالد بن إسماعيل أبو الوليد المخزومى المدنى،

متروك لا يحتج به كان يضع الحديث على الثقات "م 1 ص 294، لى 2ص3، 8".

خالد بن عبد الرحمن العيد،

كذاب يسرق الحديث ويضعه "م 1ص 297".

210م -خالد بن عبد الملك بن الحارث بن الحكم بن أبي العاص،

كذاب ولى إمرة المدينة لهشام سنة 113فبقى واليا سبع سنين، وكان يؤذى على بن أبي طالب كرم الله وجهه على منبر رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يقول :والله أعلم لقد استعمل رسول الله عليا وهو يعلم أنه كذا و كذا ولكن فاطمة كلمته فيه" كر 5ص 82".

خالد بن عمرو أبو سعيد الأموى الكوفى من ولد سعيد بن العاص،

م۔میزان الاعتدال؛ ت۔تزکرۃ الموضوعات؛ لی۔الائی المصنوعہ؛ یب۔۔تہذیب التہذیب؛
ط۔۔تاریخ بغداد؛ صہ۔خلاصہ التہذیب؛ لم۔لسان المیزان؛ ھب۔شذرات الذھب؛ کر۔
ابن عساکر؛ ج۔الجواہر المضیۃ؛ نص، نصب الرایہ

كان كذابا يكذب ويضع الحديث ويروي أحاديث بواطيل حدث عن شعبة أحاديث موضوعة "طب 8ص 299، م 1ص 298، يب 3ص 109".

خالد بن القاسم المدائني أبو الهيثم المتوفى 211،

مجمع على كذبه قال أبو يحيى - محمد بن عبد الرحيم - كان كذابا يدعى مالم يسمع و كتبت عنه الوفا وروى أحاديث لم تكن بمصر ولم تحدث عن الليث، وكان يضع أحاديث من ذات نفسه "طب 8ص 303، م 1ص 299، لب 232، لی 2ص 150".

خالد بن نجيح مصري توفي 254،

قال أبو حاتم : كذاب يفتعل الحديث "م 1ص 203".

خالد بن يزيد المكي أبو الهيثم العمري المتوفى 229،

كذاب يروي الموضوعات عن الاثبات "م 1ص 303، مز 1ص 249 وج 9ص 53، لی 1ص 53، 116".

215 خراش بن عبد الله

كذاب ساقط لا يحل كتب حديثه إلا للاعتبار "م 1 ص 305" الخصيب بن جحدر المتوفى 132، كذاب لا يكتب حديثه "م 1ص 306، لی: 1 197، ج 2ص 173".

الخليل بن زكريا الشيباني البصري،

كذاب يحدث بالبواطيل "يب 3ص 166، صه

م۔میزان الاعتدال؛ت۔تزکرۃالموضوعات؛لی۔الالئی المصنوعہ؛ یب۔تہذیب التہذیب؛
ط۔۔تاریخ بغداد؛صہ۔خلاصہ التہذیب؛لم۔لسان المیزان؛ھب۔شذرات الذہب؛ کر۔
ابن عساکر؛ ج۔الجواہر المضیۃ؛نص،نصب الرایہ

91،م 1ص313،مز 1ص 30""

(حرف الدال المهملة)

داود بن إبراهيم قاضي قزوين،

متروك الحديث كان يكذب "م 1ص316،لى 2ص 159".

داود بن الزبرقان أبو عمرو الرقاشي البصري نزيل بغداد المتوفى في حدود نيف وثمانين ومائة،

كذاب متروك الحديث ليس بشئ عامة ما يرويه لا يتابع عليه "طب 8ص358، كر 5ص200،م 1ص 318"

220داود بن سليمان أبو سليمان الجرجاني قطن بغداد،

كذاب "طب 8ص 366لى 2ص 132".

داود بن عبد الجبار أبو سليمان المؤذن نزيل بغداد،

كذاب منكر الحديث لا ينبغي أن يكتب حديثه "طب 8 ص356،م 1ص 319".

داود بن عفان من أصحاب أنس بن مالك،

كان يضع الحديث كان يدور بخراسان ويضع على أنس كتب عن أنس بنسخة موضوعة "م 1ص321،ت17، لى 1ص 12و ج 2ص 109".

داود بن عمر النخعي،

كذاب "م 1ص 322".

داود بن المحبر أبو سليمان البصري نزيل بغداد والمتوفى

بها 206،
كذاب وضاع على الثقات صاحب مناكير متروك الحديث ولو لم يكن له غير وضعه كتاب العقل بأسره لكان دليلا كافيا على ما ذكر "طب 8ص 360، يه 9ص 229، يب 3ص 201، لى 1ص 127، 241 و ج 2 ص 222".

225 دينار بن عبد الله أبو مكيش الحبشي،
كذاب له نسخة طويلة، حدث فى حدود الأربعين ومائتين بوقاحة عن أنس بن مالك يروى عن أنس أشياء موضوعة. ذكر الذهبى عن ابن عدى حديثا من أحاديث دينار بطريق محمد بن أحمد القفاص فقال قال ابن عدى قال القفاص :أحفظ من دينار مائتين وخمسين حديثا. قلت :إن كان من هذا الضرب فيقدر أن يروى عنه عشرين ألف كلها كذب. قال الحاكم :روى عن أنس قريبا من مائة حديث موضوعة "م 1ص 329، ت 57""

الراء المهملة وأختها المعجمة"

م ربيع بن بدر،
كذاب، مز 1ص 122.

ربيع بن محمود الماردينى المتوفى 652،
دجال مفتر ادعى الصحبة والتعمير فى سنة 599"م 1 ص 335، لم 2ص 447".

رتن الهندى،

شيخ دجال كذاب ادعى الصحبة وقد قيل :إنه توفى 632"م 1ص336،لم 2ص 450".

روح بن مسافر أبو بشر البصرى،

كان يضع الحديث، يروى عن الأعمش أحاديث موضوعة "لم 2ص 468".

الزاء المهملة وأختها المعجمة"

230زكريا بن دريد(1) الكندى، كذاب يضع الحديث على حميد الطويل له نسخة كلها موضوعة لا يحل ذكرها "م 3ص 58و ج 1ص348،ت 86،5، لب213،لى 2ص19، 307".

زكريا بن زياد،

دجال يضع الحديث "ت ص 68".

زكريا بن يحيى المصرى أبو يحيى الوكار المتوفى 254، كذاب من الكذابين

(1) فى أسنى المطالب ص : 213زويل.

الكبار يضع الحديث وكان فقيها صاحب حلقة وقيل: كان من الصلحاء العباد الفقهاء "م 1ص 351،مز 1 ص131،لى 2ص 211".

زيد بن الحسن بن زيد الحسينى المتوفى 2/491، كان كذابا وضاعا دجالا وضع أربعين حديثا فى أيام طراد الزبينى "م 1ص362،لم 2ص 505".

م۔میزان الاعتدال؛ت۔تزکرۃ الموضوعات؛لی۔الالئی المصنوعہ؛؛یب۔۔تہذیب التہذیب؛ ط۔۔تاریخ بغداد؛صہ۔خلاصہ التہذیب؛لم۔لسان المیزان؛ھب۔شذرات الذہب؛کر۔ ابن عساکر؛ج۔الجواہر المضیۃ؛نص،نصب الرایہ

زيد بن رفاعة أبو الخير،
كذاب معروف بوضع الحديث على فلسفة فيه له أربعون موضوعة سرقها ابن ودعان قد وضع عامتها على أسانيد صحاح مشهورة بين أهل الحديث "طب 8ص 450وج 9ص 444،م 1ص363، 364،لب 1ص273،لى 1ص 23،لم 2ص 506".

235زياد بن ميمون الثقفي الفاكهي البصري،
كان كذابا تركوه واهي الحديث وضع أحاديث "م 1ص 359،لى 2ص57، 93".

"السين المهملة"

سالم بن عبد الأعلى،
كان يضع الحديث "ت62،نصب الراية 238 : 4"

السري بن عاصم أبو عاصم الهمداني، كذاب يسرق الحديث ويرفع الموقوفات لا يحل الاحتجاج به "يه5 ص354،م 1ص370،لى 2ص 80".

سعيد بن سلام أبو الحسن العطار البصري،
كذاب يذكر بوضع الحديث سيئ الحال جدا عند أهل الحديث، كان بمكة يحدث بالبواطيل "طب 9ص 80،م 1ص382،لب39،مز 1ص 126،لى 2ص 43،91،139، كخ 1ص 123".

سعيد بن سنان أبو مهدي،
كذاب قيل :توفي 168"م 1ص384،لى 2ص206

م۔میزان الاعتدال؛ت۔تزکرۃالموضوعات؛لی۔الالئی المصنوعہ؛؛یب۔۔تہذیب التہذیب؛
ط۔۔تاریخ بغداد؛صہ۔خلاصہ التہذیب؛لم۔لسان المیزان؛ھب۔شذرات الذھب؛کر۔
ابن عساکر؛ج۔الجواہر المضیۃ؛نص،نصب الرایہ

".

240سعيد بن عنبسة الرازى،
كذاب لا يصدق"م 1ص389،لى 2ص 60".

سعيد بن موسى الأزدى،
كان يضع الحديث.ت.70
سكين بن سراح(1)
كذاب،ت.96
سلم بن إبراهيم الوراق البصرى،
كذاب"طب 9ص145،يب 4ص 127"سلمة بن
حفص السعدى، كان يضع الحديث"م 1ص406،لى 1
ص 230".
245 سلام بن سلم(2)الطويل أبو عبد الله التميمى،
كان يضع الحديث، كذاب متروك الحديث عنده مناكير
توفى حدود 177(طب 9ص197،ت 58".

---

(1)أبي سراج.لعل هذا هو الصحيح.
(2)فى ميزان الاعتدال :مسلم وسليم.
سليم بن مسلم،
كان يضع الحديث جهمى خبيث متروك الحديث لا
يساوى حديثه شيئا.م ص.427 1
سليمان بن أحمد أبو محمد الجرشى الشامى،

كذاب يسرق الحديث متروك. طب 9ص50، كر 6ص 242.

سليمان بن أحمد الواسطى الحافظ،

كذبه يحيى وقال ابن عدى :هو عندى ممن يسرق الحديث وله أفراد" م 1ص 408".

سليمان بن أحمد الملطى المصرى متأخر،

كذبه الدارقطني "م 1ص 408".

250سليمان بن أحمد السرقسطى البغدادى المتوفى 489.

كذاب" م 1ص 409ظم 9ص 99".

سليمان بن بشار،

ممن يضع الحديث كان يضع على الاثبات مالا يحصى "م 1 ص410،ت6، 31".

سليمان بن داود البصرى أبو أيوب المعروف بالشاذكونى المتوفى234،

أحد الحفاظ كذاب خبيث كان يضع الحديث فى الوقت، وقيل :كان يتعاطى المسكر ويتماجن "طب 9ص47، بق 2ص66،م 1ص 414".

سليمان بن زيد المحاربى أبو آدم الكوفى،

كذبه ابن معين "صه 128".

سليمان بن سلمة الجبائرى (1).

كان يكذب ويضع الحديث" كر 276 : 6،م 1ص416،

ت70،لی 1ص 85".

255سليمان بن عبد الحميد أبو أيوب البهرانى الحمصى،
كذاب ليس بثقة ولا مأمون" كر 280 : 6".

سليمان بن عمرو أبو داود النخعي،
كان أكذب الناس على رسول الله، معروف بوضع الحديث، كان رجلا صالحا فى الظاهر إلا أنه كان يضع الحديث وضعا، قال الخطيب :كان ببغداد رجال يكذبون ويضعون منهم أبو داود النخعي.
وقال الحاكم :لست أشك فى وضعه الحديث على تقشفه و كثرة عبادته. وقال آخر :كان أطول الناس منهم قياما بليل وأكثرهم صياما بنهار.
"طب 9ص 15-21،نص 191 : 1،م 1ص 420لب 41،لى 1ص 60وج 2ص39، 132".

---

(1)فى تاريخ ابن عساكر :الخبائرى الحمصى.

سليمان بن عيسى السجزى،
كان كذابا يضع الحديث "طب 4ص60،م 1ص 420، لى 1ص 66و 101وج 2ص 80ووضع بضعا وعشرين حديثا كما فى "لب ص
274".

م۔میزان الاعتدال؛ت۔تزکرۃالموضوعات؛لی۔الالئی المصنوعہ؛یب۔۔تہذیب التہذیب؛ ط۔۔تاریخ بغداد؛صہ۔خلاصہ التہذیب؛لم۔لسان المیزان؛هب۔شذرات الذهب؛کر۔ ابن عساکر؛ج۔الجواہر المضیۃ؛نص،نصب الرایہ

سهل بن صقين (1) أبو الحسن الخلاطي البصري،
كان يضع الحديث "صه 133،م 1ص 430،لی 1ص 160".
سهل بن عامر البجلي،
روى أحاديث بواطيل وكان يفتعل الحديث "لم 3ص 119".
260 سهل بن عمار النيسابوري،
كذبه الحاكم وقال أبو إسحاق الفقيه : كذب والله سهل على ابن نافع، وقال إبراهيم السعدى :كان يتقرب إلى بالكذب "لب 105،م 1ص 430".
سهل بن قرين البصري،
كذبه الأزدي "م 1ص 431،لب 261،لی 2ص 82".
سيف بن عمر التميمي البرجمي،
وضاع ليس بشئ عامة حديثه منكر، اتهم بالزندقة " يب 4ص 296".
سيف بن محمد الثوري ابن أخت سفيان الثوري،
كذاب خبيث يضع الحديث لا يكتب حديثه "طب 1 ص 35 ج 9ص 226و ج 12ص 253،ت 102،112، يب 4ص 296،مز 1ص 219،لی 1ص 67،101، 129 وقال : كذاب بالاجماع و ج 2ص 209،217،صه 136".
"الشين المعجمة"

م۔میزان الاعتدال؛ت۔تزکرۃالموضوعات؛لی۔الالئی المصنوعہ؛یب۔۔تہذیب التہذیب؛
ط۔۔تاریخ بغداد؛صہ۔خلاصہ التہذیب؛لم۔لسان المیزان؛ھب۔شذرات الذہب؛کر۔
ابن عساکر؛ج۔الجواہرالمضیۃ؛نص،نصب الرایہ

شادبن شيرياميان(2)
كان يضع الحديث. ت ص.3

265شاه بن بشر الخراساني،
قال ابن حبان :يضع الحديث"م 1ص440،لى 1ص
224".
شاه بن قرح أبو بكر،
كان يضع الحديث. لى 2ص.239
شعيب بن عمرو الطحان،
قال الأزدي : كذاب.م 1ص.448

---

(1)في ميزان الاعتدال :صقير.وفي لسان الميزان:
صفين.وفي غيرهما :سقين.
(2)في المعاجم اختلاف كثير في هذا الاسم.وما يليه.
شيخ بن أبي خالد البصري،
كان يضع الحديث قال :وضعت أربعمائة حديث و
أدخلتها في برنامج الناس فلا أدري كيف أصنع (م 1ص
452،ت 64، 113 تحذير الخواص ص
56).وأختها المعجمة".
(حرف الصاد المهملة)
م-أبو العلاء صاعد بن الحسن الربعي البغدادي اللغوي
صاحب كتاب"الفصوص"نزل الأندلس وصنف

الكتب توفى 417،
كان يتهم بالكذب فى نقله فلهذا رفض الناس كتابه،
ولما ظهر للمنصور بن عامر كذبه فى النقل وعدم تثبته
رمى كتاب "الفصوص" فى البحر لأنه قيل له :جميع ما
فيه لا صحة له. خل 1ص 287، يه 12ص 21، هب 3ص
207، بغية. 268

270 صالح بن أحمد بن أبى مقاتل القيراطى
الهروى المتوفى 316،
كذاب دجال يحدث بما لم يسمع وكان يسرق الحديث
قال أبو حاتم محمد بن حسان البستى :كان يسرق
الحديث ويقلبه ولعله قد قلب أكثر من عشرة آلاف
حديث فيما خرج من الشيوخ والأبواب لا يجوز
الاحتجاج به بحال "طب 9ص 329، م 1ص 453".

صالح بن بشير أبو بشر المرى البصرى المتوفى 6/172،
قاص كذاب متروك الحديث "طب 9ص 308".
صالح بن حسان البصرى، كذاب "ت 7".
صبيح (1) بن سعيد البغدادى الخلدى،
كذاب خبيث ليس بشئ. طب 9ص 338، م 1ص 463
".
صخر بن محمد المنقرى المروزى الحاجبى
كان فى حدود الثلاثين ومائة، كذاب يضع الحديث عامة

ما يرويه من موضوعاته، حدث عن الثقات بالبواطيل، روى عن مالك والليث وابن لهيعة أحاديث موضوعة " م 1ص 464ت 40،28، لى 1ص 78".

275 الصقر بن عبد الرحمن أبو بهز الكوفى،
من أكذب الناس كان يضع الحديث "طب 9ص 340، م 1ص 467، لى 2ص 39".

صلة بن سليمان أبو زيد العطار نزيل بغداد،
كذاب متروك الحديث ليس بثقة طب 9ص 337.

---

(1) فى تاريخ بغداد :صبيج. بالجيم المعجمة

الضحاك بن حمزة المنبجي،
كان يضع الحديث كل رواياته منا كير إما متنا وإما إسنادا. م 1ص 470.

(حرف الطاء المهملة وأختها المعجمة)

طاهر بن الفضل الحلبى،
كان يضع الحديث على الثقات وضعا لا يحل كتب حديثه إلا على جهة التعجب. م 1ص 475.

طلحة بن زيد(1) أبو مسكين الرقى، منكر الحديث جدا لا يحل الاحتجاج بخبره سيئ يضع الحديث. كر 7ص 65، لى 1ص 81.

280 ظبيان بن محمد الحمصى،

كذاب لا يحل الاحتجاج به. م 1ص.481

(حرف العين المهملة)

عاصم بن سليمان أبو شعيب التميمي البصري،

كذاب متروك كان يضع الحديث "م 2ص2،لم 3ص 218".

عاصم بن طلحة، قال الأزدي:

مجهول كذاب م 2،لم 3ص.220

عامر بن أبي عامر

كان كذابا يضع الحديث، ت ص.74

عامر بن صالح حفيد الزبير بن العوام أبو الحارث الأسدي المديني نزيل بغداد المتوفى في خلافة الرشيد،

كذاب خبيث عدو الله ليس بثقة (طب 12ص236)

كذبه ابن معين وابن حبان وابن عدي "صه ص 156" 285

عباد بن جويرية البصري،

كذاب أفاك متروك ليس بشئ. م 2ص9،لي 2ص.10

عباد بن صهيب،

موصوف بالوضع متروك قال الكديمي :سمعت على بن المديني يقول :تركت من حديثي مائة ألف حديث النصف منها عن عباد بن صهيب.

وحكى الخطيب عن المديني أنه قال :تركت من حديثي

مائة ألف حديث فيها ثلاثون ألفا لعباد بن صهيب. "
طب 11ص463،م 2ص10،ت46، 115".
عباس بن بكار الضبى البصرى،
كذاب،م 2ص18،لى.402 : 1

---

(1)فى لئالى السيوطى :يزيد.وأحسبه تصحيفا.

عباس بن الضحاك البلخى،
دجال يضع،م 2ص18،ت.95
م-عباس بن عبد الله بن أحمد أبو الفضل المرى الفقيه الشافعى
كان حيا فى سنة 325، كذاب أفاك لم يكن صدوقا ولا ثقة ولا مأمونا. كر.225 : 7
290عباس بن الفضل العبدى الأزرق البصرى نزيل بغداد،
كذاب خبيث "طب 12ص134،م 2ص 20".
عباس بن محمد العدوى،
كان يضع الحديث.ت.71
عباس بن محمد المرادى،
روى أحاديث كذبا عن مالك.م 2ص.20
عبد الأعلى بن أبي المساور أبو مسعود الجزار،
كذاب منكر الحديث ليس بحجة "طب 11ص96،لى 1

م۔میزان الاعتدال؛ت۔تزکرۃ الموضوعات؛لی۔الالئی المصنوعہ؛یب۔۔تہذیب التہذیب؛
ط۔۔تاریخ بغداد؛صہ۔خلاصہ التہذیب؛لم۔لسان المیزان؛ھب۔شذرات الذھب؛کر۔
ابن عساکر؛ج۔الجواہر المضیۃ؛نص،نصب الرایہ

ص 39" عبد الباقی بن أحمد أبو الحسن المتوفی 485، قال ابن صابر :کان کذابا. لم 3ص 383".

295 عبد الرحمن بن حماد الطلحی،

عنده نسخه موضوعة، ت. 51

عبد الرحمن بن داود أبو البرکات الزرزور

کان حیا فی سنة 608، کذاب له الأربعین فی قضاء الحوائج موضوعة، قد رکب لها أسانید من طرق البخاری وأبی داود وغیرهما، م 2ص 102.

عبد الرحمن بن عبد الله بن عمر العدوی العمری حفید عمر بن الخطاب المتوفی 186،

کان کذابا یقلب الأحادیث، متروك الحدیث، حدیثه أحادیث مناکیر "طب 10ص 231، یب 6ص 213".

عبد الرحمن بن عفان أبو بکر الصوفی،

کذاب یکذب "طب 10ص 264، م 2ص 113، لی 1 ص 165".

م-عبد الرحمن بن عبد الله بن عمر بن حفص العمری،

کان کذابا متروکا لا یحتج به. نص 60 : 1".

300 عبد الرحمن بن عمرو بن جبلة،

کذاب یضع الحدیث "م 1ص 147 وج 2ص 113".

عبد الرحمن بن القطامی البصری

کذاب "م 2ص 114، لی. 199 : 1

عبد الرحمن بن قیس أبو معاویة الضبی الزعفرانی

البصری نزیل بغداد،
کذاب کان یضع الحدیث "طب 10ص 251،صہ 198،
م 2ص 114".
عبد الرحمن بن مالك بن مغول،
کان کذابا أفاکالا یشك فیه أحد وکان یضع الحدیث "
طب 10ص 236وج 9ص 341،مز 9ص 51،م 2ص
115،لی 1ص 332".
عبد الرحمن بن محمد البلخی،
کان یضع الحدیث علی قتیبة "م 2ص 116،لی 2ص
156،ت 33".
305عبد الرحمن بن محمد بن علویة أبو بکر الأبهری
القاضی المتوفی 342،
کان کذابا یرکب الأسانید علی المتون له أحادیث کلها
موضوعة والحمل فیها علیه "لم 3ص 430".
عبد الرحمن بن محمد بن محمد بن هندویه،
کذبه الحافظ ابن ناصر، توفی 537"لم 3ص 432".
عبد الرحمن بن مرزوق الطرطوسی،
کان یضع الحدیث لا یحل ذکره إلا علی سبیل القدح "م
2ص 117،ت 71،لی 2ص 177".
عبد الرحمن بن یزید الدمشقی،
کذاب متروك "یب 6ص 297".
عبد الرحیم (1) بن حبیب الفاریابی،

م۔میزان الاعتدال؛ت۔تزکرۃالموضوعات؛لی۔الالئی المصنوعہ؛یب۔۔تہذیب التہذیب؛
ط۔۔تاریخ بغداد؛صہ۔خلاصہ التہذیب؛لم۔لسان المیزان؛ھب۔شذرات الذھب؛کر۔
ابن عساکر؛ج۔الجواہر المضیۃ؛نص،نصب الرایہ

كان يضع الحديث على الثقات ولعله قد وضع أكثر من خمسمائة حديث على رسول الله صلى الله عليه وسلم قاله الحافظ أبو حاتم " كر 5ص160، م 2ص124، لم 4 ص4، لى 78 1، 105و ج 2ص 121".

310عبد الرحيم بن زيد البصري،
كذاب خبيث "يب 6ص305، لى 2ص 70" عبد الرحيم بن منيب البغدادي، كان يضع الحديث. ت. 77.
عبد الرحيم بن هارون الواسطي نزيل بغداد،
كذاب متروك الحديث "طب 11ص85، يب 6ص 309، لب34، صه 201".
عبد العزيز بن أبان من ولد سعد بن العاص الأموي أبو خالد القرشي المتوفى 207
كذاب خبيث كان يضع الحديث وحدث بأحاديث موضوعة "طب 1ص445، ت87، م 2ص133، يب6 ص330، لى 2ص 59".

---

(1) في تاريخ ابن عساكر :عبد الرحمن. وهو تصحيف.
عبد العزيز بن أبي زواد(1)
كذاب عنده نسخة موضوعة " كر 153 : 5، ت77، لى 1 ص66، 67".
315عبد العزيز بن الحارث أبو الحسن التميمي الحنبلي المتوفى 371

من رؤساء الحنابلة وضع حديثين في مسند الإمام أحمد
قال ابن زرقويه الحارث :أنكر أصحاب الحديث عليه
ذلك و كتبوا عليه محضرا بما فعل كتب فيه الدارقطني
وابن شاهين وغيرهما "طب 10ص462،م 2ص134،
لم 4ص 26".

عبد العزيز بن خالد.
كذاب "لى 2ص 49".

عبد العزيز بن عبد الرحمن الباسلي،
كذاب ضرب أحمد بن حنبل على حديثه له نسخة ثبتها
بمائة حديث مقلوبة منها ما لا أصل له، ومنها ما هو
ملزق بإنسان لا يحل الاحتجاج به بحال "م 2ص137،
لم 4ص34،ت 76".

عبد العزيز بن يحيى المدني،
كذاب يضع الحديث تركوه "م 2ص140،صه ص304
".

عبد الغفور بن سعيد أبو الصباح الواسطي،
كان ممن يضع الحديث "م 2ص142،لى 2ص 72".

320عبد القدوس بن حبيب أبو سعيد الشامي،
قال عبد الرزاق :ما رأيت ابن المبارك يفصح بقوله
كذاب إلا لعبد القدوس.
وقال إسماعيل بن عياش :لا أشهد على أحد بالكذب إلا
على عبد القدوس.

وقال ابن حبان: كان يضع على الثقات "طب 11ص 127، م 2ص143، لى 207 : 1، لم 4ص 46".

عبد القدوس بن عبد القاهر أبو شهاب،

له أكاذيب وضعها على على بن عاصم تبينت "لم 4ص 48".

م - عبد الكريم بن عبد الكريم أبو الفضل الخزاعى الجرجانى المتوفى 380،

قدم بغداد وحدث بها. قال الخطيب: كانت له عناية بالقراءات وصنف أسانيدها ثم ذكر أنه كان يخلط ولم يكن مأمونا على ما يرويه وأنه وضع كتابا فى الحروف ونسبه إلى أبي حنيفة فكتب الدارقطني وجماعة: إن هذا الكتاب موضوع لا أصل له. فافتضح وخرج من بغداد إلى جبل فاشتهر أمره هناك وحبطت منزلته "يه 11 ص 308".

---

(1) فى لئالى السيوطى: أبي الرجاء. وفى تاريخ ابن عساكر: ابن أبي رواد.

عبد الله بن إبراهيم بن أبي عمرو الغفارى،

مدلس يضع الحديث عامة ما يرويه لا يتابع عليه الثقات ذكر له ابن عدى حديثين فى فضل أبي بكر وعمر وهما باطلان "م 2ص 21، صه 161، لى 2ص 42، 109".

عبدالله بن إبراهيم المدنى،
شيخ منكر الحديث وضاع يحدث عن الثقات بالمقلوبات "يب 5ص 138".
325 عبدالله بن أبي جعفر الرازى،
قال محمد بن حميد الرازى :سمعت منه عشرة آلاف حديث فرميتها كان فاسقا "م 2ص 28".
عبدالله بن أيوب بن أبي علاج،
هو وأبوه كذابان قال الأزدى :أيوب كذاب وابنه أكذب منه وأجرأ على الله.
وقال الدارقطنى :ابن أبي علاج يضع الحديث "ت ص 51،80،م 2ص23،لم 3ص262،لى 1ص 17".
عبدالله بن الحارث الصنعانى،
شيخ دجال يضع الحديث وضعا،حدث عن عبد الرزاق بنسخة كلها موضوعة "م 2ص29،لى 2ص 137".
عبدالله بن حفص أبو محمد الوكيل السامرى،
دجال يسرق الحديث وقد وضع أحاديث قال ابن عدى: كتبت عنه وكان يسرق الحديث وأملى على أحاديث موضوعة لا أشك أنه واضعها "طب 9ص449،م 2ص 31،لى 1ص 220".
عبدالله بن حكيم أبو بكر الداهرى البصرى،
كذاب يضع الحديث متروك الحديث "طب 9ص 447، م 2ص32،ت10،نص 1ص 39".

م۔میزان الاعتدال؛ت۔تزکرۃ الموضوعات؛لی۔الالئی المصنوعہ؛؛یب۔۔تہذیب التہذیب؛ ط۔۔تاریخ بغداد؛صہ۔خلاصہ التہذیب؛لم۔لسان المیزان؛ھب۔شذرات الذہب؛کر۔ ابن عساکر؛ج۔الجواہر المضیۃ؛نص،نصب الرایہ

330عبدالله بن زياد بن سمعان الفقيه أبو عبدالرحمن القرشي القاضي،
كذاب ذاهب الحديث، وضاع يضع الحديث "طب 9ص 456 كر 426 : 7،م 2ص38،ت103،لی 1ص64،ج 2ص83،126، 201".

عبدالله بن سعد الأنصاری الرقی،
كذاب كان يضع الحديث. م 2ص.41

م-عبدالله بن سليمان السجستانی الحافظ بن الحافظ المتوفی316،
كذبه أبوه في غير حديث، وكان زاهدا ناسكا. شذرات الذهب 2ص 273].

عبدالله بن صالح أبو صالح المصری المتوفی 223 كاتب الليث، كذاب وضاع "ت17،20،44، 112".

عبدالله بن عبدالرحمن الكلبی الأسامی،
من أكذب خلق الله روى بالأباطيل فكذبوه، عامة أحاديثه بواطيل قدم بخاری وحدث بها سنة 225" طب 10ص28،م 2ص 53".

335عبدالله بن علان بن رزين الخزاعی أبو الفضل الواسطی المتوفی623،
كان كذابا كثير الكذب والتزوير. لم 4ص.107

عبدالله بن علی الباهلی الوضاحی،
كان يضع الحديث. لم 2ص.318

عبدالله بن عمرو الواقعي البصري،
كان يضع الحديث و كذبه الدار قطني "لم 3ص 320".
عبدالله بن عمير قاضي أفريقية،
كان يضع الحديث على مالك له نسخة. ت 116.
عبدالله بن عيسى الجزري،
كان يضع الحديث. لم 2ص 61، لي 2ص 102.
340 عبدالله بن قيس الراوي عن حميد الطويل،
قال الأزدي : كذاب. م 2ص 62، لي 2ص 217.
عبدالله بن كرز،
كذاب. ت ص 49.
عبدالله بن محمد بن أسامة،
كان يضع الحديث. م 2ص 71.
عبدالله بن محمد بن عبدالله ابن البختري أبو القاسم المعروف بابن الثلاج المتوفى 387،
كذاب يضع الأحاديث والأسانيد ويركب ويدعي ما لم يسمع "طب 10ص 136، ظم 7ص 193، م 2ص 74".
عبدالله بن محمد بن جعفر أبو القاسم القزويني القاضي الفقيه على مذهب الشافعي المتوفى 315،
كان له حلقة بمصر للفتوى، كذاب وضع أحاديث على متون معروفة، ألف كتاب سنن الشافعي وفيها نحو مائتي حديث لم يحدث بها الشافعي "م 2ص 73، هب 2ص

م۔میزان الاعتدال؛ت۔تزکرۃ الموضوعات؛لی۔الالئی المصنوعہ؛یب۔تہذیب التہذیب؛
ط۔تاریخ بغداد؛صہ۔خلاصہ التہذیب؛لم۔لسان المیزان؛ھب۔شذرات الذہب؛کر۔
ابن عساکر؛ج۔الجواہر المضیۃ؛نص،نصب الرایہ

270".

245عبداللہ بن محمد بن سنان الروحی(1) البصری الواسطی،

متروك الحديث كان يضع الحديث ويقلبه ويسرقه، روى عن روح أكثر من مائة حديث لم يتابع عليها، و كان كثير الوضع أجمعوا على إنه كذاب ذاهب "طب 10ص 88،م 2ص70،لی 2ص240،لم 3ص 336".

---

(1) لقب بذلك لإكثاره الرواية عن روح بن القاسم.

عبدالله بن محمد بن قراد أبو بكر الخزاعی المتوفی 359،
متروك يضع الحديث هو وأبوه. م 2ص 74.
عبدالله بن محمد بن وهب الدينوری الحافظ المتوفی 308،
دجال متروك كان يضع الحديث. م 2ص 73.
م-عبدالله بن محمد البلوی صاحب رحلة الشافعی،
كذاب. يه 10ص 182].
عبدالله بن مسلم بن رشيد،
كان يضع على ليث ومالك وابن لهيعة لا يحل كتب حديثه. م 2ص 77.

350عبدالله بن مسور أبو جعفر الهاشمی،

كذاب يضع، أحاديثه موضوعة، وضع عن رسول الله كلاما هو حق فاختلط بأحاديث رسول الله صلى الله عليه وسلم "طب 10ص 172،لم 4ص 339،لی 2ص 160،

173،الإصابة 3ص 141".
عبدالله بن وهب النسوى،
دجال يضع "م 2ص 87،لى 2ص 92،123، 181".
عبدالله بن يزيد بن مخمش النيسابورى،
قال الدارقطنى :كان يضع الحديث "م 2ص 88"
عبد المغيث بن زهير بن علوى الحربى الحنبلى البغدادى المتوفى 583،
أحد الحفاظ صنف جزءا فى فضائل يزيد أتى فيه بالموضوعات، وألف ابن الجوزى كتابا فى الرد على ذلك الجزء وسماه كتاب الرد على المتعصب العنيد عن لعن يزيد "هب 4ص 276".
عبد الملك بن عبد الرحمن أبو العباس الشامى نزيل البصرة،
قال الفلاس : كذاب "لم 4ص 66،لى 1ص 116".
355 عبد الملك بن هارون بن عنترة، دجال كذاب يضع الحديث "م 2ص 154 لم 4ص 71،ت 84،لى 1 ص 128، 460 وج 2ص 39، 60".
عبد المنعم بن إدريس أبو عبدالله اليمانى المتوفى 228،
قصاص كذاب خبيث يضع الحديث "طب 11ص 133،مز 9ص 31،م 2ص 155،لى 1ص 11ص 30".
عبد المنعم بن بشير أبو الخير الأنصارى،
أخرج إلى ابن معين أحاديث إلى أبى مودود(1) نحوا من

مائتی حديث كذب فقال له :اتق الله فإن هذه كذب قال الحاكم :يروى الموضوعات، وقال الخليلى :وضاع على الأئمة.

وقال أحمد : كذاب، وقال أبو نعيم :يروى المناكير "م 2ص156، لم 4ص 75".

عبدوس بن خلاد،

كذبه أبو زرعة الرازى "لم 4ص 95".

عبد الوهاب الضحاك العرضى،

كذاب كان يضع الحديث وروى أحاديث كثيرة موضوعة، وكان ممن يسرق الحديث، وكان معروفا بالكذب فى الرواية "طب 8ص268، كر 5ص 148وج 241، يب 6ص447، م 2ض 160لم 41 : 6".

360 عبد الوهاب بن عطاء الخفاف،

متروك الحديث كان يكذب "م 2ص 162".

عبيد بن القاسم نسيب سفيان الثورى،

وفى شرح المواهب للزرقانى : 41 : 5هو ابن أخت الثورى، كذاب خبيث كان يضع الحديث له نسخة موضوعة "طب 11ص95، م 2ص172، يب 7ص73 ".

عبيد الله بن تمام أبو عاصم، قال الساجى:

كذاب يحدث بمناكير، وقال الدارقطنى وابن أبى هند: يروى أحاديث مقلوبة "لم 4ص 98".

عبيد الله بن سفيان الغدانى أبو سفيان ابن رواحة الأزدى الصوفى البصرى،
كان كذابا "طب 1ص 37وج 10ص313،م 2ص 167لى 1ص 473".
عتاب بن إبراهيم،
كذاب وضع على رسول الله الحديث تقربا إلى الخليفة المهدى ابن المنصور "يه 10ص 154".
365عثمان بن خالد بن عمر حفيد عثمان بن عفان الأموى،
حدث بأحاديث موضوعة ويروى المقلوبات عن الثقات.يب 7ص.114

عثمان بن عبد الرحمن أبو عمر الزهرى حفيد سعد بن أبي وقاص الأموى المتوفى فى خلافة هارون،
كان يكذب،لا يكتب حديثه،ساقط تركوه "طب 11 ص 280"وقال الخطيب أيضا : كذاب متروك يحدث بالبواطيل ويروى عن الثقات الموضوعات "يب 7ص 133،لى 1ص 54".
عثمان بن عبد الله المغربى،
كان يضع الحديث كذاب "ت 54، 58".

---

(1) القاص من المعمرين وثقه أحمد ويحيى وابن معين.

م۔میزان الاعتدال؛ت۔تزکرۃالموضوعات؛لی۔الائی المصنوعۃ؛یب۔تہذیب التہذیب؛
ط۔تاریخ بغداد؛صہ۔خلاصہ التہذیب؛لم۔لسان المیزان؛ھب۔شذرات الذھب؛کر۔
ابن عساکر؛ج۔الجواہرالمضیۃ؛نص،نصب الرایہ

عثمان بن عبد الله بن عمرو بن عثمان بن عفان الأموى،
كذاب وضاع يضع الحديث لا يحل كتب حديثه إلا على سبيل الاعتبار.
وقال الدارقطنى :يضع الأباطيل على الشيوخ الثقات" م 2ص183، ت ص38، لم 4ص145، لى 1ص20، 22، و ج 2ص47، 146، 175".
عثمان بن عفان السجستانى، قال ابن خزيمة: أشهد أنه كان يضع الحديث على رسول الله، وقال الجوزقانى :كان يسرق الحديث، "م 2ص186، لم 4ص 248".
370 عثمان بن مطر الشيبانى،
كذاب يروى الموضوعات عن الثقات "ت 56، 115، يب 7ص 155".
عثمان بن معاوية،
قال ابن حبان :شيخ يروى الأشياء الموضوعة التى لم يحدث بها ثابت قط، لا تحل روايته إلا على سبيل القدح فيه. لم 4ص 153.
عثمان بن مقسم البرى أبو سلمة الكندى البصرى أحد الأئمة الأعلام،
من المعروفين بالكذب ووضع الحديث، عامة حديثه مما لا يتابع عليه إسنادا ومتنا، كان عند شيبان عن عثمان خمسة وعشرين ألفا لا تسمع منه، قال الفلاس :سمعت أبا

م۔میزان الاعتدال؛ت۔تزکرۃ الموضوعات؛لی۔الالئی المصنوعہ؛یب۔۔تہذیب التہذیب؛
ط۔۔تاریخ بغداد؛صہ۔خلاصہ التہذیب؛لم۔لسان المیزان؛ھب۔شذرات الذہب؛کر۔
ابن عساکر؛ج۔الجواہر المضیۃ؛نص،نصب الرایہ

داود یقول :فی صدری عشرة آلاف حدیث عن عثمان یعنی وما حدثت بها.م 2ص.191

عذافر البصری،
ذکره السلیمانی فیمن یضع الحدیث.م 2ص.93
عصمة بن محمد بن فضالة الأنصاری الخزرجی،
کان کذابا یضع الحدیث، و کان شیخا له هیبة ومنظر من أکذب الناس، وکان إمام مسجد الأنصار الکبیر ببغداد "طب 12ص286،م 2ص196،لی 2ص41، 131، 155".
375عطاء بن عجلان الحنفی البصری العطار،
کذاب یضع الحدیث ویوضع له الحدیث فیحدث به "م 2 ص200،مز 172 : 2،یب 7ص 208".
عطیة بن سفیان،
کذاب،م ص.201
العلاء بن زید الثقفی البصری،
کذاب کان یضع الحدیث له نسخة موضوعة "م 2ص 211،ت ص114،یب 8ص 183".
العلاء بن عمر -عمرو-الحنفی الکوفی،
کذاب متروك لا یجوز الاحتجاج به بحال "م 2ص 213،لی 1ص 50".
العلاء بن مسلمة الرواس،

كان يضع الحديث لا تحل الرواية عنه، يروى الموضوعات عن الثقات لا يبالى ما روى "م 2ص 214، لى 2ص 120، 172".

380 على بن أحمد بن على الواعظ الشروانى مؤلف "أخبار الحلاج"
كذاب أشر، لم 4ص 205.

على بن أميرك الخرافى المروزى،
محدث كذاب زور سماعات لزينب الشعرية فافتضح وما تم له ذلك. لم 4ص 207.

على بن جميل الرقى الوضاح،
كان يضع الحديث على الثقات، حدث بالبواطيل عن ثقات الناس ويسرق الحديث "ت 74، 109، م 2ص 220، لم 4ص 209، لى 1ص 165 وج 2ص 7" وتابع الرقى فى ذلك ويسرقه منه شيخ مجهول يقال له: معروف البلخى، وعبد العزيز الخراسانى رجل مجهول.

على بن الجهم بن بدر السامى الخراسانى ثم البغدادى المقتول سنة 249،
كان أكذب خلق الله مشهورا بالنصب كثير الحط على على وأهل البيت، وقيل: إنه كان يلعن أباه لم سماه عليا م- وهجاه البحترى وكان ينسب فى بنى سامة بن لؤى وفى نسبهم إلى قريش ترددبقوله: إذا ما حصلت عليا

قريش * فلا فى العير أنت ولا النفير على م هجوت مجتهدا
عليا * بما لفقت من كذب وزور
لم 4ص 210.
م-قال الأمينى :هذا ملخص القول فى ترجمة الرجل
فانظر عندئذ إلى قول ابن كثير فى تاريخه 11ص 4عند
ذكره، قال :أحد الشعراء المشهورين وأهل الديانة
المعتبرين، وكان فيه تحامل على على بن أبى طالب رضى
الله عنه.
فكأن تحامله على على عليه السلام جعله من أهل الديانة
المعتبرين عند ابن كثير، هكذا فليكن ابن كثير، وإلى الله
المنتهى].
على بن الحسن بن جعفر أبو الحسين الشهير بابن كرينب
المحزمى المتوفى 376،
كان من أحفظ الناس للمتون إلا أنه كان كذابا يدعى ما
لم يسمع ويضع الحديث" طب 11ص 386، لم 4ص
215".
385على بن الحسن بن الصقر الصائغ البغدادى،
كذاب يضع الحديث على الشيوخ ويسرق. م 2ص
222.
على بن الحسن بن يعمر الشامى مصرى،
يكذب، يروى عن الثقات بواطيل مالك والثورى وابن
أبى ذئب وغيرهم. لم 4ص 213.

م۔میزان الاعتدال؛ت۔تزکرۃ الموضوعات؛لی۔الالئی المصنوعہ؛؛یب۔۔تہذیب التہذیب؛ ط۔۔تاریخ بغداد؛صہ۔خلاصہ التہذیب؛لم۔لسان المیزان؛ھب۔شذرات الذھب؛کر۔ ابن عساکر؛ج۔الجواہر المضیۃ؛نص،نصب الرایہ

علی بن الحسن الرصافی،
كان يضع الحديث ويفترى على الله. م 2ص.223
على بن ظبيان العبسى قاضى بغداد المتوفى 192،
متروك الحديث كذاب خبيث ليس بثقة "طب 11ص 444،م 2ص228،يب 7ص 342".
على بن عبدة المكتب المتوفى 257،
كذاب يضع الحديث. طب 12ص.19
390على بن عبد الله البردانى،
ليس بشئ اتهم بالوضع. م 2ص.221
م -على بن عبد الله بن الحسن بن جهضم أبو الحسن الهمذانى مؤلف كتاب "بهجة الأسرار " المتوفى سنة 414
قال ابن خيرون :قيل :إنه يكذب،وقال غيره. اتهموه بوضع الحديث،وقال ابن الجوزى :قد ذكروا أنه كان كذابا ويقال :إنه وضع صلاة الرغائب.ظم 8ص 14،يه 12ص16،هب 3ص 201".
على بن عروة الدمشقى،
كذاب يضع الحديث "م 2ص233،يب 7ص365،لب 49،لى 2ص47، 93".
م -على بن فرس،
قال ابن حجر :نسبوه لوضع الحديث. الإصابة 3ص598 ".

م۔میزان الاعتدال؛ت۔تزکرۃالموضوعات؛لی۔الالئی المصنوعۃ؛یب۔تہذیب التہذیب؛
ط۔۔تاریخ بغداد؛صہ۔خلاصہ التہذیب؛لم۔لسان المیزان؛ھب۔شذرات الذہب؛کر۔
ابن عساکر؛ج۔الجواہر المضیۃ؛نص،نصب الرایہ

علی بن قرین أبو الحسن البصری نزیل بغداد المتوفی 233،
كذاب خبيث كان يضع الحديث "طب 12ص 51،لب 110.م 2ص 236،لم 4ص 251".
395 علی بن مجاهد بن مسلم الكابلی القاضی الرازی كان حيا سنة 182،
كذاب يضع الحديث ويضع لكلامه إسنادا "طب 12ص 107،صه ص 235،يب 7ص 378،لی 359 : 1،".
م-علی بن محمد المروزی أبو أحمد الحبينی (1) المتوفی 351،
قال الحاكم :كان يكذب. وكان صاحب حديث. هب ص 8].
علی بن محمد الزهری أبو الحسن الضرير كان حيا سنة 381،
كان كذابا يضع "طب 12ص 92،لی 2ص 3، 80".

(1) بالضم وكسر الموحدة المشددة نسبة إلى سكة حبين بمرو.

علی بن محمد بن السری أبو الحسن الهمدانی الوراق المتوفی 379،
كان كذابا يروی عن متقدمی الشيوخ الذين لم يدركهم "طب 12ص 91".
علی بن محمد بن سعيد أبو الحسن الموصلی المتوفی 359،

سكن بغداد كذاب كان مختلطا غير محمود" طب 12ص 83،م 2ص 237".

400علی بن معاذ أبو الحسن الرعيسی المتوفی 389،
كذاب" لم 4ص 263".

علی بن يعقوب بن سويد الوراق المصری المتوفی 318،
كان يضع الحديث" م 2ص 241،لم 4ص 267".

عمار بن زربی أبو المعتمر البصری،
قال ابن عدی :يكذب، سمع منه عبدان الأهوازی وتركه ورماه بالكذب وقال النباتی : كذاب متروك الحديث" لم 4ص 271،لی 1ص 243".

عمار بن عطية الكوفی الوراق،
كان كذابا" طب 12ص 254".

م-عمار بن مطر أبو عثمان الرهاوی،
قال ابن عدی :أحاديثه بواطيل. وقال أبو حاتم :كان يكذب. وقال العقيلی :يحدث عن الثقات بمناكير. وقال البيهقی :كان يقلب الأسانيد، ويسرق الأحاديث. السنن الكبری 8ص 30،لم 4ص 275].

405عمارة بن زيد،
كان يضع الحديث" م 2ص 248،الاستيعاب 1ص 231فی ترجمة لهيب بن مالك، والإصابة 3ص 332".

عمر بن إبراهيم بن خالد الكردی الهاشمی.
كذاب غير ثقة يروی المناكير عن الثقات، مذكور

بالوضع بقي إلى بعد العشرين ومائتين "طب 11ص 202،مز 9ص48،م 2ص249،لم 4ص280،لب 205،لی 1ص152،و ج 2ص 118".

عمر بن إسماعيل بن مجالد الهمدانی.
كذاب خبيث رجل سوء متروك يسرق الحديث "طب 11ص204،م 2ص250،يب 7ص428،لی 2ص 228،صه 238".

عمر بن جعفر أبو حفص الوراق البصری المتوفی 357، أحد الحفاظ.
قال السبيعی : كذاب وكانت كتبه رديئة "طب 11ص247،بق 3ص 138".

عمر بن حبيب العدوی البصری المتوفی 209،
كذبه ابن معين "صه 238،م 2ص 251".

410 م-عمر بن الحسن الشهير بابن دحية أبو الخطاب الحافظ شيخ الديار المصرية فی الحديث المتوفی 633 ،ترك الناس الرواية عنه و كذبوه،ونسبه بعضهم إلى وضع حديث فی قصر صلاة المغرب.يه 13ص 144].

عمر بن حفص الدمشقی الخياط،
قال الدارقطنی :أعتقد أنه وضع على معروف الخياط أحاديث وحدث بعد خمسين ومائتين "م 2ص 254لی 37 : 1".

عمر بن راشد أبو حفص الجاری،

حديثه كذب وزور، كان يضع الحديث، كل أحاديثه مما لا يتابع عليه الثقات "م 2ص 257،ت 42،لى 1ص 121 و ج 2ص 168".

عمر بن رباح البصرى،

دجال متروك الحديث يروى الموضوعات عن الثقات "يب 7ص 448،م 2ص 257".

عمر بن سعد الخولانى.

كان يضع الحديث "م 2ص 258،ت 29".

415 عمر بن سعيد الدمشقى أبو حفص المتوفى 225،

قال الساجى:

كذاب وقال ابن عدى :روى عن سعيد أحاديث غير محفوظة "لم 4ص 308".

عمر بن شاكر البصرى،

له نسخة نحو من عشرين حديثا غير محفوظة "م 2ص 260".

عمر بن صبيح (1) الخراسانى،

كذاب كان يضع الحديث لم يكن له فى الدنيا نظير فى البدعة والكذب "م 2ص 262،ت 77،يب 7ص 463، لى 1ص 29،108، 241و ج 2ص 153،184، كخ 1ص 215".

عمر بن عمرو العسقلانى أبو حفص الطحان،

قال ابن عدى :حدث بالبواطيل عن الثقات، وقال

أيضا :عامة ما يرويه موضوع، وهو فى عداد من يضع الحديث "لم 4ص 320".

عمر بن عيسى الأسلمى،

قال ابن حبان :يروى الموضوعات عن الاثبات "لم 4 ص 321".

420عمر بن محمد بن السرى الوراق أبو بكر ابن أبي طاهر المتوفى 378،

قال الحاكم :أعرف الناس بسرقة الحديث والمقلوبات، كذاب رأيتهم أجمعوا على ترك حديثه و كتبوا على ما كتبوا عنه : كذاب، فلم ألقه ولم اشتغل به. لم 4ص 325.

عمر بن محمد أبو حفص التلعكبرى الخطيب البغدادى،

غير ثقة مشهور بوضع الحديث "طب 11ص 242".

---

(1) فى تهذيب التهذيب وبعض آخر من المصادر : الصبح.

عمر بن مدرك القاضى البلخى المتوفى 270،

كذاب (طب 11ص 212، م 2ص 270".

عمر بن موسى الميثمى بن وجيه الوجيهى،

كذاب وضاع كان يضع الحديث متنا وإسنادا "م 2ص 271، نص 187 : 1، مستدرك الحاكم 124 : 3فى تلخيصه، لب 44، لى 2ص 84، 138، 220".

م۔میزان الاعتدال؛ت۔تزکرۃ الموضوعات؛ لی۔الالئی المصنوعۃ؛ یب۔تہذیب التہذیب؛ ط۔تاریخ بغداد؛ صہ۔خلاصہ التہذیب؛ لم۔لسان المیزان؛ ھب۔شذرات الذہب؛ کر۔ ابن عساکر؛ ج۔الجواہر المضیۃ؛ نص،نصب الرایہ

عمر بن هارون البلخي أبو حفص المتوفى 194،
كذاب خبيث متروك الحديث قال أبو غسان :قال عمر بن هارون :رميت من حديثي سبعين ألف حديث.
وقال أبو زكريا :قد كتبت عنه ثم تبين لنا أمره بعد ذلك فخرقت حديثه كله ما عندى عنه كلمة إلا أحاديث على ظهر دفتر خرقتها كلها "طب 11ص 189،م 2ص 273،لب 161،م 2ص 36".
425عمر بن يزيد الرفاء أبو حفص البصرى،
قال أبو حاتم :يكذب.
وقال ابن عدى :أحاديثه تشبه الموضوع "لم 4ص 339".
عمرو بن الأزهر العتكى البصرى قاضى الجرجان،
كذاب يضع الحديث متروك "طب 12ص 194،م 2 ص 281،لى 1ص 165و ج 2ص 65".
عمرو بن بحر أبو عثمان الجاحظ المتوفى 255/ 6صاحب التصانيف الكثيرة،
أكذب الأمة وأوضعهم لحديث وأنصرهم للباطل.
وقال ثعلب :كان كذابا على الله وعلى رسوله وعلى الناس.لم 4ص.356
عمرو بن بكر السكسكى،
قال ابن حبان :يكذب.لم 5ص.270
عمرو بن جرير أبو سعيد البجلى،

كذبه أبو حاتم. لم 4ص.358.
430عمرو بن جميع أبو عثمان قاضي حلوان،
كذاب خبيث ليس بثقة ولا مأمون "طب ج 3ص 224، ج 12ص 161، لي 2ص 8، 98، 103".
عمرو بن الحصين،
كان كذابا "طب 5ص.390 لي 1ص 103".
عمرو بن حميد قاضي الدينور،
ذكره السليماني في عداد من يضع الحديث "م 2ص 286".

عمرو بن خالد القرشي الكوفي أبو خالد،
كذاب غير ثقة كان يضع الحديث "م 2ص 286، نص 1ص 41، 187، مز 1ص 246، لي 2ص 160".
عمرو بن خليف أبو صالح الخناوي
قال ابن حبان :كان يضع الحديث.
ومن خزاياته الموضوعة على ابن عباس قال قال النبي صلى الله عليه وسلم :أدخلت الجنة فرأيت فيها ذئبا فقلت :أذئب في الجنة؟ قال :إني أكلت ابن شرطي. قال ابن عباس :وهذا إنما أكل ابنه فلو أكله رفع في عليين.
-قال الأميني :ليت ابن عباس يفصح عن أنه لو كان أكل مدير الشرطة أين كان يرفع؟!-"ت 46، م 2ص 287، لم 4ص 363".

م۔میزان الاعتدال؛ت۔تزکرۃالموضوعات؛لی۔الالئی المصنوعۃ؛یب۔۔تہذیب التہذیب؛
ط۔۔تاریخ بغداد؛صہ۔خلاصہ التہذیب؛لم۔لسان المیزان؛ھب۔شذرات الذہب؛کر۔
ابن عساکر؛ج۔الجواہر المضیۃ؛نص،نصب الرایہ

435عمرو بن زياد بن تومان الباهلي حدث سنة 234،
كان كذابا أفاكا يضع الحديث قال ابن عدي :يسرق الحديث ويحدث بالبواطيل "طب 12ص 205،م 2ص 288،ك 3ص 64،لى 1ص 392".

عمرو بن عبيد أبو عثمان المعتزلي البصري المتوفى 144،
كان من الكذابين الآثمين مبتدعا ولا كرامة له "طب 12ص 182،نص 1ص 49".

عمرو بن مالك الفقيمي، كذاب ممن يسرق الحديث "لم 4 ص 374".

عمرو بن محمد بن الأعشم،
كذاب كان يضع الحديث،يروي عن الثقات المناكير ويضع أسماء المحدثين روى عنه أحمد بن الحسين بن عباد البغدادي أحاديث كلها موضوعة "م 2ص 300،ت 74،79،81،100،لى 2ص 102".

عمرو بن واقد الدمشقي،
عن دحيم قال :لم يكن شيوخنا يحدثون عنه وكان لم يشك أنه كان يكذب "م 2ص 302".

440 عنبسة بن عبد الرحمن الأموي حفيد العاص بن أمية،
كذاب كان يضع الحديث "م 2ص 307،يب 8ص 161".

عوانة بن الحكم الكوفي المتوفى 158،

كان عثمانيا يضع الأخبار لبني أمية "لم 4ص 386".

عيسى بن زيد الهاشمي العقيلي،

كان شافعي المذهب لحفه الحاكم، كذاب "لم 4ص 395".

عيسى بن عبد العزيز اللخمي الاسكندراني المقرى المتوفى 627،

سماعاته للحديث من السلفي وغيره صحيحة فأما في القراءات فليس بثقة ولا مأمون، وضع أسانيد وادعى أشياء لا وجود لها، وهاه غير واحد وقد حدثونا عنه، له كتاب الجامع الأكبر في اختلاف القراء يحتوي على سبعة آلاف رواية وطريق من هذا الكتاب وقع الناس فيه " لم 4ص 402".

عيسى بن يزيد ابن داب الليثي المديني،

كذاب كان يضع الحديث بالمدينة وفيه قال ابن مناذر:

ومن تبع الوصاة فإن عندي * وصاة للكهول وللشباب

خذوا عن مالك وعن ابن عوف * ولا ترووا أحاديث ابن داب

ترى الهلاك ينتجعون منها * ملاهي من أحاديث كذاب

إذا طلبت منافعها اضمحلت * كما يرفض رقراق السراب

"طب 11ص152،م 2ص 319".

(حرف الغين المعجمة)

445غنيم (غنم) بن سالم،

أحد المشهورين بالكذب، غير ثقة ولا مأمون، قال ابن حبان :روى العجائب والموضوعات لا تعجبنى الرواية عنه فكيف الاحتجاج به.

وقال ابن حجر :له عن أنس نسخة موضوعة "م 2ص 323،لم 4ص 421،ت 88، 94".

غياث بن إبراهيم النخعي الكوفى،

كذاب خبيث كان يضع الحديث "طب 12ص326، نص 4ص239،م 2ص323،لب 50،لى 2ص116، 123".

(حرف الفاء)

الفضل بن أحمد اللؤلؤى،

قال أبو الشيخ :حدث عن إسماعيل بن عمرو بأحاديث كثيرة كان يشتريها ويضعها على إسماعيل فاتفق أبو إسحاق وأبو أحمد ومشايخنا على ترك حديثه وأنه كذاب "لم 4ص 437"م-الفضل بن الجبار، كذاب،مز 2 ص 112]

الفضل بن السكين أبو العباس القطيعي السندى،

قال ابن معين : كذاب لعن الله من يكتب عنه من صغير

أو كبير إلا أن يكون لا يعرفه "طب 12ص 362،لم 4 ص 441".

450م - الفضل بن سهل الأسفرايني ثم الدمشقي الحلبي الأثير المتوفى 548،
كانوا يتهمونه بالكذب، حكى شيخ الشيوخ إسماعيل بن أبي سعد قال :كان عندي أبو محمد المقرئ فدخل الأثير الحلبي فجعل يثني على أبي محمد وقال :من فضائله أن رجلا أعطاني مالا فجئت به إليه فلم يقبله.
فلما قام قال أبو محمد :والله ما جاءني بشئ ولا أدري ما يقول والحمد لله الذي لم يقل عنده وديعة لأحد.
ظم 10ص 155،لم 4ص 442].

الفضل بن شهاب،
قال يحيى، كذاب "لم 4ص 442".

الفضل بن عيسى،
كذاب "لى 2ص 167".

الفضل بن محمد العطار الباهلي،
كذاب كان يضع الحديث وصل أحاديث وزاد في المتون "م 2ص 333،لم 4ص 448".

فهد بن عوف أبو ربيعة قيل توفي 219،
قال ابن المديني : كذاب "لم 4ص 455".

455الفيض بن وثيق قدم بغداد سنة 224،

م۔میزان الاعتدال؛ ت۔تزکرۃ الموضوعات؛ لی۔الائی المصنوعہ؛ یب۔۔تہذیب التہذیب؛
ط۔۔تاریخ بغداد؛ صہ۔خلاصہ التہذیب؛ لم۔لسان المیزان؛ ھب۔شذرات الذھب؛ کر۔
ابن عساکر؛ ج۔الجواہر المضیۃ؛ نص، نصب الرایہ

كذاب خبيث "طب 12ص398، م 2ص337، كن6 ص 134"

(حرف القاف)

القاسم بن إبراهيم الملطي قدم الموصل سنة 323،
كان كذابا أفاكا يضع الحديث أتى بطامة لا تطاق "طب8 ص 77وج 12ص446، م 2ص337، لى 1ص 8".
القاسم بن أبي سفيان محمد أبو القاسم المعمرى المتوفى 228،
خبيث كذاب "طب 12ص 425.
القاسم بن عبد الله بن عمر بن حفص بن عاصم بن عمر بن الخطاب المدني.
كذاب يضع الحديث "م 2ص339، يب 8ص320، لب 233،80، لى 2ص 92" القاسم بن محمد بن عبد الله الفرغاني.
كان يضع الحديث وضعا فاحشا "م 2ص342، لى 2ص 8".
460قطن بن صالح الدمشقي،
كذاب "م 2ص 348".

(حرف الكاف)

كادح بن رحمة،
كذاب "م 2ص351، لى 1ص 106وج 2ص 114".

م۔میزان الاعتدال؛ت۔تزکرۃ الموضوعات؛لی۔الالئی المصنوعہ؛یب۔تہذیب التہذیب؛
ط۔تاریخ بغداد؛صہ۔خلاصہ التہذیب؛لم۔لسان المیزان؛ھب۔شذرات الذہب؛کر۔
ابن عساکر؛ج۔الجواہر المضیۃ؛نص،نصب الرایہ

كثير بن زيد الأسلمي،
قال الشافعي :ركن في الكذب. وقال ابن حبان :له عن أبيه عن جده نسخة موضوعة "لب 238".
كثير بن سليم بن هاشم الأيلي،
كان يضع الحديث "ت 28، لى 2ص 202".
كثير بن عبد الله بن عمرو المزني المدني،
ركن من أركان الكذب، ضرب أحمد على حديثه. قال ابن عدى :عامة ما يرويه لا يتابع عليه "م 2ص 354، لب 17، لى 1ص 49".
465 كثير بن مروان أبو محمد الشامي،
كان كذابا ليس بشئ، يكذب في حديثه لا يحتج به "طب 12ص 482، م 2ص 356، لم 4ص 484، ج 6ص 433، لب ص 156".
كلثوم بن جوشن القشيري،
يروى الملزوقات عن الثقات والموضوعات عن الاثبات لا يحل الاحتجاج به "يب 8ص 443، م 2ص 357".

(حرف اللام)
لاحق بن الحسين أبو عمرو [بن عمر] المقدسي المتوفى 384،

م۔میزان الاعتدال؛ت۔تزکرۃ الموضوعات؛لی۔الالئی المصنوعہ؛؛یب۔۔تہذیب التہذیب؛
ط۔۔تاریخ بغداد؛صہ۔خلاصہ التہذیب؛لم۔لسان المیزان؛ھب۔شذرات الذہب؛کر۔
ابن عساکر؛ج۔الجواہر المضیۃ؛نص،نصب الرایہ

قال الادريسى. كان كذابا أفاكا يضع الحديث عن الثقات ويسند المراسيل ويحدث عمن لم يسمع منهم، ووضع نسخا لأناس لا تعرف أساميهم فى جملة رواة الحديث مثل :طرغال. وطربال وكركدن. وشعبوب. ومثل هذا شيئا غير قليل ولا نعلم وما رأينا فى عصرنا مثله فى الكذب والوقاحة مع قلة الدراية وكتب لى بخطه زيادة على خمسين جزءا من حديثه، وكانت كتابتى عنه لأعلم ما وضعه وما يسند من المراسيل والمقطوعات ومع ذلك فقد رأيناه حدث بعد أن فارقناه بأحاديث أنشأها بعد أن خرج من سمرقند" طب 2ص 244و ج 14ص100، کخ 1ص235، لی 1ص59، و ج 2ص160 ".

(حرف الميم)

مأمون بن أحمد السلمى الهروى،
دجال يضع الحديث أتى بطامات وفضائح "م 3ص4، ت 87، 111، لى 2ص 80".

م-مبارك بن فاخر أبو الكرم الدباس من كبار أئمة اللغة والأدب توفى 500
له مصنفات رماه ابن ناصر بالكذب والتزوير فى الرواية، وكان يدعى سماع ما لم يسمعه "ظم 9ص154، هب؟

ص 412".

470مبشر بن عبيد الحمصى،
كذاب كان يضع الحديث "سنن البيهقى 7ص240،زاد المعاد 1ص123،م 3ص6،لى 1ص 83وج 2ص 74، 91".

مجاشع بن عمرو،
كان يكذب، قال ابن معين :رأيته أحد الكذابين "طب 12ص50،م 3ص7،لب36،58،لى 1ص 127وج2 ص 227".

مجاعة بن ثابت الخراسانى نزيل بغداد،
كذاب ليس بشئ "طب 13ص 262".

محمد بن أبان الرازى،
دجال كذاب كان يفتعل الحديث وكان لا يحسن أن يفتعل "لم 5ص 33".

محمد بن إبراهيم السعدى الفريانى،
كان يضع الحديث "م 3ص 13".

475محمد بن إبراهيم الشامى أبو عبد الله الزاهد،
كذاب وضاع يعتاد أن يضع الحديث، عامة أحاديثه غير محفوظة لا تحل الرواية عنه إلا عند الاعتبار وكان من الزهاد "م 3ص 11ت36،71،104،105،يب 9ص 14،لى 2ص92، 100".

م-محمد بن إبراهيم الطيالسى عمر إلى سنة ثلث عشرة

وثلثمائة،
بئس الرجل، دجال يضع الحديث، لا يشك أنه يسرق
الحديث "لم 4ص 22".
محمد بن أبي نوح أبو عبد الله مولى خزاعة،
كذاب متروك يروى أحاديث منكرة "طب 2ص 311
".
محمد بن أحمد بن إبراهيم بن المحبر الكتبى المتوفى 778،
كان مزورا كذابا "لم 5ص 39".
محمد بن أحمد أبو الطيب الرسعنى،
كذاب يضع الحديث،
قال أبو عروبة :لم أر فى الكذابين أصفق وجها منه "م 3
ص 16، لم 5ص 40".
480 محمد بن أحمد بن إسماعيل أبو بكر القزوينى،
قال ابن النجار :رأيت جماعة يرمونه بالكذب ويذمونه،
بلغنا أنه توفى سنة 614 "لم 5ص 59".
محمد بن أحمد بن حامد قاضى حلب المتوفى 482، كذبه
عبد الوهاب الأنماطى "ظم 9ص 52، لم 5ص 61".
محمد بن أحمد بن حسين الأهوازى،
كذاب "م 3ص 15".
محمد بن أحمد بن حمدان العنبرى أبو حزام،
كان يضع الحديث "لم 5ص 54".
محمد بن أحمد بن سهيل "سهل" أبو الحسن الباهلى،

كان ممن يضع الحديث إسنادا ومتنا ويسرق من حديث الضعاف ويلزقها على قوم ثقات" م 3ص15،لم 5 ص34،لی 2ص40.

485 محمد بن أحمد بن عبد الله العامرى المصرى المتوفى 343،

كان يكذب له نسخة موضوعة" م 3ص17، 19" (1).

محمد بن أحمد بن محروم أبو الحسين المصرى المتوفى 330،

كان يكذب" لم 5ص 55".

محمد بن أحمد النحاس العطار.

شيخ متأخر كذاب" م 3ص 19".

محمد بن أحمد بن هارون أبو بكر الزيوندى الشافعى المتوفى 355،

شيخ لأبي عبد الله الحاكم متهم بالوضع قال الحاكم: عرض على من حديثه المناكير الكثيرة وروايته عن قوم لا يعرفون مثل :أبي الملوك. والحجازى. وأحمد بن عمر الزنجانى. فدخلت يوما على أبي محمد عبد الله بن أحمد الثقفى المزكى فعرض على حديثا بإسناد مظلم عن الحجاج بن يوسف قال :سمعت ابن جندب رفعه :من أراد الله به خيرا يفقهه فى الدين.

فقلت :هذا باطل وإنما تقرب به إليك أبو بكر الشافعى لأنك من ولد الحجاج، قال :ثم اجتمع بى فقال :جئت لأعرض عليك حديثى. فقلت :دع أولا أبا الملوك.

م۔میزان الاعتدال؛ت۔تزکرۃ الموضوعات؛لی۔الالئی المصنوعہ؛یب۔۔تہذیب التہذیب؛
ط۔۔تاریخ بغداد؛صہ۔خلاصہ التہذیب؛لم۔لسان المیزان؛ھب۔شذرات الذہب؛کر۔
ابن عساکر؛ج۔الجواہر المضیۃ؛نص،نصب الرایہ

وأحمد بن عمر. فعندى أن الله لم يخلقهما بعد.
فقال :الله الله فى فإنهما رأس المال.
فقلت :أخرج إلى أصلك.
ففارقنى على هذا، فكأنى قلت له :زد فيما ابتدأت به فإنه زاد عليه، لم 5 ص 43.

م - محمد بن إسحاق أبو بكر المدينى المتوفى 150 صاحب السيرة الشهيرة،
قال هشام بن عروة : كذب الخبيث، عدو الله الكذاب.
وقال مالك -إمام المالكية- : كذاب دجال من الدجاجلة "طب 1 ص 222، 223".

---

(1) ذكر الذهبى ترجمتين إحداهما باسم العامرى محمد بن أحمد بن عبد الله بن هاشم والأخرى مثله غير أن فيها عبد الجبار مكان هاشم، أحسب اتحادهما.

490 محمد بن إسحاق البلخى المتوفى 244،
كان أحد الحفاظ، كذاب يروى أحاديث من ذات نفسه مناكير وكان يضع للكلام إسنادا "طب 10 ص 90، ظم 5 ص 148، م 3 ص 24".

محمد بن إسحاق العكاشى،
كذاب يضع الحديث "م 3 ص 25، ت 13، 27، 80، لى 1 ص 90".

محمد بن إسحاق أبو عبد الله الضبى "الصينى" المتوفى

236،
كذاب متروك "طب 1ص239،ظم 5ص148،م 3 ص 25".
محمد بن أسعد الحكيمي أبو المظفر الواعظ فقيه الحنفية نزيل دمشق المتوفى 567،
كان فشلا في دينه خليعا قليل المروة ساقطا كذابا. جم2 ص.33) ج 3ص 89سلسله 1231)
م - محمد بن إسماعيل أبو الحسين الرازي المكتب المتوفى بعد 350،
كذبه الحافظ أبو القاسم الطبري في روايته عن موسى بن نصر "طب 2ص53،ظم 7ص 22".
495 محمد بن إسماعيل الوساسي البصري،
كان يضع الحديث "لم 5ص77،مز 9ص 82".
محمد بن إسماعيل العوام،
كان يكذب ويزور السماع "لم 5ص 79".
محمد بن أيوب الرقي،
كان يضع الحديث على مالك "لم 5ص88،لى 1ص448 ".
محمد بن أيوب بن سويد الرملي،
كان يضع الحديث، قد أدخل في كتب أبيه أشياء موضوعة وقال الحاكم وأبو نعيم :روى عن أبيه أحاديث موضوعة "لم 5ص87،لى 1ص 170".

م۔میزان الاعتدال؛ت۔تزکرۃ الموضوعات؛لی۔الالئی المصنوعہ؛یب۔۔تہذیب التہذیب؛
ط۔۔تاریخ بغداد؛صہ۔خلاصہ التہذیب؛لم۔لسان المیزان؛ھب۔شذرات الذھب؛کر۔
ابن عساکر؛ج۔الجواہر المضیۃ؛نص،نصب الرایہ

محمد بن تميم الفاريابي،
كذاب خبيث وضاع كان يضع الحديث، وعن الحافظ السري :وضع محمد بن تميم، وأحمد الجويباري، ومحمد بن عكاشة أكثر من عشرة آلاف حديث "طب 7ص343، م 3ص33، لم 5ص98، 288، لى 1ص201، ج 2ص49، 85".

500م - محمد بن حاتم المروزي أبو عبد الله السمين المتوفى 236،
قال يحيى بن معين : كذاب. و كذب حديثه على المديني "طب 2ص267، و ج 4ص 113".

محمد بن حاتم الكشي،
كذاب "م 3ص37، لى 2ص 76".

محمد بن الحجاج الواسطي اللخمي أبو إبراهيم نزيل بغداد المتوفى 181،
كذاب خبيث وضاع ذاهب الحديث "طب 2ص279، لم 5ص116، لى 1ص 184".

محمد بن حسان الكوفي الخزاز
قال أبو حاتم :كان كذابا "لم 5ص 121".

محمد بن حسان الأموي،
قال ابن الجوزي : كذاب "م 3ص 41".

505م - محمد بن حسان السمتي
قال يحيى بن معين : كذاب رجل سوء رأيته بمكة في

المسجد الحرام كان كذابا "تاريخ بغداد 2ص 275".

محمد بن الحسن بن أبي يزيد الهمدانى الكوفى،
كذاب متروك، كان يكذب "جع 225 : 3،م 3ص 42،
لب 220.71،مز 1ص 128،لى 2ص 157، كخ 1ص 215
".
م-محمد بن الحسن الشيبانى صاحب أبي حنيفة المتوفى
189،
قال يحيى بن معين : كذاب. ونحوه قال فيه أحمد بن
حنبل. طب 2ص 181) محمد بن الحسن بن زبالة
المخزومى أبو الحسن المدنى توفى قبل المائتين، كذاب
متروك واهى الحديث نسب إلى وضع الحديث "م 3ص
42،مز 1ص 306،لى 2ص 71،شرح المواهب للزرقانى
8ص 293".
محمد بن الحسن الأهوازى جراب
الكذاب، كان كذابا يسرق الأحاديث ويركبها ويضعها
على الشيوخ توفى 418(ظم 8ص 93،م 3ص 43،لم 5
ص 125،يه 12ص 41).
510 محمد بن الحسن،
قال الذهبى :لعله النقاش صاحب التفسير فإنه كذاب
أو آخر من الدجاجلة (م 3ص 43).
محمد بن الحسن أبو بكر الدعاء الأصم القطايعى المتوفى

320،
یروی الموضوعات عن الثقات (طب 2ص 194)
والغالب على ظن الذهبى أنه واضع كتاب "الحيدة" وقد انفرد بروايته.
محمد بن الحسن-أبو الحسن-بن كوثر أبو بحر البربهارى المتوفى 362،
كان كذابا ظم 7ص 64،لم 5ص 131.
محمد بن الحسن-الحسين-أبو عبد الرحمن السلمى النيسابورى،
وضاع كان يضع الأحاديث للصوفية ألف كتبا تبلغ مائة كتاب (م 3ص 46،طب 2ص 248،ظم 8ص 6، هب 3ص 196).

م-محمد بن الحسين بن إبراهيم أبو بكر الوراق يعرف بابن الخفاف توفى 418،
قال الخطيب فى تاريخه 2ص : 250لا أشك أنه كان يركب الأحاديث ويضعها على من يرويها عنه، ويختلق أسماء وأنسابا عجيبة لقوم حدث عنهم، عندى عنه من تلك الأباطيل أشياء و كنت عرضت بعضها على هبة الله بن الحسن الطبرى فخرق كتابي بها، وجعل يعجب كيف

أسمع منه. قال لی ابن الخفاف :احترق مرة سوق باب الطاق فاحترق من كتبی ألف وثمانون منا كلها سماعی. وذكره ابن الجوزی فی المنتظم 8ص34 والذهبی فی الميزان، وابن كثير فی تاريخه 12ص 23]

515 محمد بن الحسين الشاشی،
شويخ كذاب. م 3ص 47.

محمد بن الحسين المقدسی،
كان يضع الحديث. م 3ص 47، سمی نفسه لاحقا وقد مر.

م- محمد بن الحسين أبو بكر القطان البلخی المتوفی 306،
كذبه ابن ناجية. يه 11ص 130].

محمد بن الحسين بن عمران أبو عمر.
كان يضع الحديث. طب 2ص 245.

محمد بن حميد أبو عبد الله الرازی المتوفی 248،
أحد الحفاظ من أوعية العلم كذاب يسرق الحديث ويركب الأسانيد على المتون، كان يأخذ الأحاديث فيقلب بعضها بعضا، وكانت أحاديثه تزيد كل يوم.
قال الأسدی :ما رأيت أحدا أحذق بالكذب من رجلين :سليمان بن الشاذكونی، ومحمد بن حميد الرازی. وقال الجزری :ما رأيت أجرأ على الله منه.
وقال فضلك الرازی :عندی عن ابن حميد خمسون ألف حديث ولا أحدث عنه بحرف [طب 2ص 262، م 3ص 49، هب 2ص 118، لی 1ص 359، ج 2ص 16].

محمد بن خالد الواسطی الطحان،
كان رجل سوء، كذاب (م 3ص 51).
520 محمد بن خليد الحنفی الكرمانی،
كان يقلب الأخبار ويسند الموقوف.ت.8
محمد بن خليل الذهلی،
كان يضع الحديث (ت13،م 3ص54) محمد بن داب
المدينی، كذاب [م 3ص 54].
محمد بن داود بن دينار الفارسی،
كان يكذب ويضع (م 3ص54،لم 4ص 106و ج5
ص161،لی 1ص 103و ج 2ص 99).
محمد بن ززام،
كذاب (بق 4ص 35).
525 محمد بن زكريا الخصيب،
كان يضع الحديث (م 3ص58،لی 1ص51، 121).
محمد بن زياد الجزری الحنفی
كان يضع الحديث (ت3،27، 66).
محمد بن زياد اليشكری،
كذاب يضع الحديث خبيث أعور (طب 5ص 280و فی
ج 5ص : 279قال يحيى بن معين :كان ببغداد قوم
يضعون الحديث كذابين منهم محمد بن زياد كان يضع
الحديث.وهو مترجم بالكذب فی (لب 17،م 3ص 60).

م ۔میزان الاعتدال؛ت ۔تزکرۃالموضوعات؛ لی ۔الالئی المصنوعہ؛؛ یب ۔۔تہذیب التہذیب؛
ط ۔۔تاریخ بغداد؛ صہ ۔خلاصہ التہذیب؛ لم ۔لسان المیزان؛ ھب ۔شذرات الذہب؛ کر ۔
ابن عساکر؛ ج ۔الجواہر المضیۃ؛ نص،نصب الرایہ

م - محمد بن زيادة الطحان،
كان يضع الحديث حديثه كذب.
زاد المعاد لابن القيم 201 : 1]
محمد بن سعيد المعروف بالمصلوب الشامی،
كذاب عمدا كان يضع الحديث عده النسائی من
الكذابين الأربعة المعروفين بوضع الحديث على رسول
الله.
قال عبد الله بن أحمد بن سوادة :قلبوا اسمه على مائة اسم
وزيادة قد جمعتها فی كتاب (طب 13ص 168، م 3ص
64).
530 محمد بن سعيد الأزرق،
كذاب يضع الحديث م 3ص 65، لی. 263 : 1
محمد بن سعيد المروزی البورقی المتوفی 318،
أحد الوضاعين كذاب حدث بغير حديث وضعه، قال
الخطيب :قد وضع من المناكير على الثقات ما لا يحصی
وأفحشها روايته عن بعض مشايخه...إلخ (1). طب 5ص
309، لی 1ص 238 و ج 2ص 85.
محمد بن سليم البغدادی،
كان يكذب فی الحديث. م 3ص 69.
محمد بن سليمان بن أبي فاطمة،
كذاب يضع الحديث م 3ص 69.

م۔میزان الاعتدال؛ت۔تزکرۃ الموضوعات؛لی۔الالئی المصنوعہ؛؛یب۔۔تہذیب التہذیب؛ ط۔۔تاریخ بغداد؛صہ۔خلاصہ التہذیب؛لم۔لسان المیزان؛هب۔شذرات الذهب؛کر۔ ابن عساکر؛ج۔الجواہر المضیۃ؛نص،نصب الرایہ

محمد بن سليمان بن دبير،
كان يضع على الثقات، وقال ابن حبان :كان يسرق الحديث ويضع (م 3ص69،لم 5ص188).

535 محمد بن سليمان بن زبان،
شيخ كان بالبصرة، قيل :كان يضع الحديث. م 3ص.69
(1) حديث وضعه في مدح أبي حنيفة وذم الشافعي
محمد بن سليمان بن هشام أبو جعفر الخزاز المعروف بابن بنت مطر الوراق توفي 265،
ضعفوه بمرة قال ابن حبان :لا يجوز الاحتجاج به بحال، وقال ابن عدى :يوصل الحديث ويسرق، وعد الذهبي له أكاذيب في ميزانه 3ص 68 ورأى الخطيب في تاريخه 5 ص 297 وابن الجوزي والذهبي الحمل في بعض الموضوعات عليه.
م- محمد بن سنان القزاز البصري
نزيل بغداد كذبه أبو داود وغيره هب 2ص161، مز 2 ص 139].
محمد بن سهل أبو عبد الله العطار،
كان يضع الحديث" طب 5ص315، م 3ص71، لی 2 ص.99
محمد بن شجاع أبو عبد الله بن الثلجي الحنفي المتوفى 266،
فقيه العراق في وقته كان كذابا يضع الحديث في التشبيه،

م۔میزان الاعتدال؛ت۔تزکرۃ الموضوعات؛لی۔الالئی المصنوعہ؛؛یب۔۔تہذیب التہذیب؛ ط۔۔تاریخ بغداد؛صہ۔خلاصہ التہذیب؛لم۔لسان المیزان؛هب۔شذرات الذهب؛کر۔ ابن عساکر؛ج۔الجواہر المضیۃ؛نص،نصب الرایہ

احتال فی إبطال الحديث عن رسول الله ورده نصرة لأبی حنيفة ورأيه "طب 5ص 351، ظم 5ص 58، م 3ص 71، هب 2ص 151، لی 1ص 3".

540م - محمد بن الضو بن الصلصال أبو جعفر الكوفی كذاب شارب الخمر. طب 5ص 375].

محمد بن عبد بن عامر السمرقندی المتوفی حدود الثلثمائة،

كذاب معروف بوضع الحديث، روی أحاديث باطلة، وكان يسرق الأحاديث فيحدث بها ويتابع الضعفاء والكذابين فی رواياتهم عن الثقات الأباطيل قد اشتهر كذبه "طب 2ص 388م 3ص 96، لم 5ص 272، لی 1 ص 3، 121".

محمد بن عبدة القاضی البصری المتوفی 313،

كذاب متروك لا شئ كان آفة "م 3ص 96".

محمد بن عبد الرحمن بن بجير المتوفی 292،

كذاب متروك الحديث يروی عن الثقات المناكير وعن مالك البواطيل "م 3ص 90، لم 5ص 246".

محمد بن عبد الرحمن البيلمانی،

حدث عن أبيه بنسخة شبيها بمائتی حديث كلها موضوعة "م 3ص 89، لی 1ص 239، كخ 2ص 71".

545 محمد بن عبد الرحمن أبو جابر البياضی المدنی،

كذاب متروك الحديث. "جع 3ص 325، م 3ص 89".

م۔میزان الاعتدال؛ت۔تزکرۃ الموضوعات؛لی۔الالئی المصنوعہ؛؛یب۔۔تہذیب التہذیب؛
ط۔۔تاریخ بغداد؛صہ۔خلاصہ التہذیب؛لم۔لسان المیزان؛ھب۔شذرات الذہب؛کر۔
ابن عساکر؛ج۔الجواہر المضیۃ؛نص،نصب الرایہ

محمد بن عبد الرحمن القشيرى،
كذاب متروك الحديث، كان يكذب ويفتعل الحديث "
جع 325 : 6،م 3ص 92".
محمد بن عبد الرحمن بن غزوان الشهير بابن قراد،
كذاب كان يضع الحديث له عن ثقات الناس بواطيل
حدث بوقاحة عن مالك وشريك وضمام بن إسماعيل
ببلايا" طب 2ص 311،م 3ص 93،ت ص 40،لم 5
ص 253".
محمد بن عبد العزيز الجارودى العبادانى،
حافظ كان يكذب "م 3ص 94".
محمد بن عبد القادر أبو الحسين بن السماك الواعظ
المتوفى 502،
كذاب لا تحل الرواية عنه "ظم 9ص 161،م 2ص
94،لم 5ص 263".

550 محمد بن عبد الله بن أبى سبرة أبو بكر المدنى المتوفى
162،
كذاب وضاع ليس بشئ كان يضع الحديث ويكذب
ويفتى فى مدينة الرسول وكان عنده سبعون ألف حديث
فى الحلال والحرام "طب 14ص 370،يب 12ص 27،م
3ص 80".
محمد بن عبد الله بن إبراهيم بن ثابت أبو بكر الأشنانى،

م۔میزان الاعتدال؛ت۔تزکرۃالموضوعات؛لی۔الالئی المصنوعہ؛؛یب۔۔تہذیب التہذیب؛
ط۔۔تاریخ بغداد؛صہ۔خلاصہ التہذیب؛لم۔لسان المیزان؛ھب۔شذرات الذہب؛کر۔
ابن عساکر؛ج۔الجواہر المضیۃ؛نص،نصب الرایہ

كذاب دجال يضع الحديث، وكان يضع ما لا يحسنه غير أنه والله أعلم أخذ أسانيد صحيحة من بعض الصحف فركب عليها هذه البلايا" طب 5ص 441، 443، لى 1 ص 273".

محمد بن عبد الله بن زياد أبو سلمة،

كذاب. ت 43، 95.

محمد بن عبد الله بن علانة الحرانى القاضى المتوفى 168،

كان يضع عن الثقات ويأتى بالمعضلات لا تحل الرواية عنه قاله ابن حبان. ت. 54

محمد بن عبد الله بن المطلب أبو الفضل الشيبانى الكوفى المتوفى 387،

وضاع دجال كذاب كان يضع الأحاديث للرافضة "طب 5ص 467، لم 5ص 231، لى 2ص 75" وفى ص: 147 كذاب وضاع نقلا عن أبى الغنايم ثم قال السيوطى: قلت مع أنه من الموصوفين بالحفظ وهذا من أعجب ما يكون والله أعلم.

555 محمد بن عبد الله بن حبابة البغدادى البزار المتوفى 435،

قال ابن برهان: إن هذا الشيخ كذاب. طب 2ص. 338

محمد بن عبد الملك أبو عبد الله الضرير الأنصارى المدنى،

كذاب كان يضع الحديث قال أحمد: كذاب حرقنا

م۔میزان الاعتدال؛ت۔تزکرۃ الموضوعات؛لی۔الالئی المصنوعۃ؛یب۔۔تہذیب التہذیب؛
ط۔۔تاریخ بغداد؛صہ۔خلاصہ التہذیب؛لم۔لسان المیزان؛ھب۔شذرات الذہب؛ کر۔
ابن عساکر؛ج۔الجواہر المضیۃ؛نص،نصب الرایہ

حديثه "طب 2ص340،م 3ص95،مز 1ص124،لى 2ص98، 138وج 2ص 223".

محمد بن عبد الواحد أبو عمر الزاهد غلام ثعلب المتوفى 345،
قال الخطيب :كان لو طار طائر لقال :حدثنا ثعلب عن ابن الأعرابي ويذكر في معنى ذلك شيئا،فأما الحديث فرأينا جميع شيوخنا يوثقونه فيه ويصدقونه،وقال لى رئيس الرؤساء :قد رأيت أشياء كثيرة مما استنكر على أبي عمر،ونسب إلى الكذب فيما يرويه في كتب أهل العلم، له كتاب "غرائب الحديث" صنفه على مسند أحمد وحسن جدا. وكان له جزء قد جمع فيه الأحاديث التى تروى في فضائل معاوية فكان لا يترك أحدا منهم "من الأشراف والكتاب" يقرأ عليه حتى يبتدئ بقراءة ذلك الجزء. قال ابن النجار :كان أبو عمر الزاهد قد جمع جزءا في فضل معاوية وأكثره مناكير وموضوعات "طب 2ص 357،لم 5ص268،م 3ترجمه محمد بن يحيى العنزى".
قال الأميني :ما أنصف ابن النجار في رأيه المذكور بل الصواب ما جاء به الفيروزآبادي في سفر السعادة والعجلوني في كشف الخفاء من أن معاوية لم يصح في فضله حديث. ومن هذا الجزء يعرف القارئ قيمة قول

الخطيب :فأما الحديث فرأينا .إلخ-فكيف يوثق ويصدق الشيوخ رجلا يؤلف جزءا فى فضل معاوية

محمد بن عثمان بن أبي شيبة المتوفى 297

قال عبد الله بن أسامة الكلبى، وإبراهيم ابن إسحاق الصواف، وداود بن يحيى، وعبد الرحمن بن يوسف بن خراش، ومحمد بن عبد الله الحضرمى، وعبد الله بن أحمد بن حنبل، وجعفر بن محمد ابن أبي عثمان الطيالسى، وعبد الله بن إبراهيم بن قتيبة، ومحمد بن أحمد العدوى، وجعفر بن هذيل :إن محمد بن عثمان كذاب يضع الحديث بين الأمر يخيل على أقوام بأشياء ليست من حديثهم "طب 3ص 45- 47".

محمد بن عثمان بن حسن القاضى النصيبى، نزيل بغداد أبو الحسن المتوفى 406،

كذاب روى للشيعة مناكير ووضع لهم أحاديث م-قال أبو الفتح المصرى :لم اكتب ببغداد عن شيخ أطلق عليه الكذب غير أربعة أحدهم النصيبى.

وقال أبو عبد الله الصيمرى :كان ضعيفا فى الرواية عدلا فى الشهادة.طب 3ص 52]لم 5ص 281".

560 محمد بن عثيم،

كذاب متروك لا يكتب حديثه "م 3ص 102".

محمد بن عكاشة الكرمانى،

كذوب كان يضع الحديث ويحدث بأحاديث بواطيل

وكان بكاء موصوفا بالبكاء وكان إذا قرأ بكى. ونقل عن الحافظ السري أنه كان يقول :وضع أحمد الجويباري، ومحمد بن تميم، ومحمد بن عكاشة، على رسول الله صلى الله عليه وسلم أكثر من عشرة آلاف حديث "م 3ص 104، لى 2ص 34، 134، 209" وعده القرطبى فى التذكار ص 155 من الجماعة الكثيرة الذين وضعوا الحديث حسبة يدعون الناس إلى فضائل الأعمال.

محمد بن على بن موسى أبو بكر السلمى الدمشقي المتوفى 460.

كان يكذب ويدعى شيوخا "لم 5ص 316".

محمد بن على بن ودعان المتوفى 494.

صاحب الأربعين الودعانية الموضوعة. قال السلفي: تبين لى حين تصفحتها له تخليط عظيم يدل على كذبه وتركيبه الأسانيد سرقها من عمه، وقيل :من زيد بن رفاعة "لم 5ص 305".

محمد بن على بن يحيى السمرقندى المتوفى 359.

كان كذابا يضع على الثقات روايات لم يذكروها ويروى عمن لم يلحقهم "لم 5ص 294".

565 محمد بن عمر بن الفضل الجعفي المتوفى 361.

كذاب "طب 3ص 32، م 3ص 114".

محمد بن عيسى بن رفاعة الأندلسي المتوفى 337.

كذاب يضع الحديث. "ت 45، لم 5ص 334".

محمد بن عيسى بن عيسى بن تميم،
كذاب منكر الحديث لم يكن بشئ. "لم 5ص 335".
محمد بن الفرات الكوفى (1) أبو على التميمى،
شيخ ببغداد كوفى. كذاب روى عن محارب موضوعات.
طب 3ص 163،لى 2ص.239
محمد بن الفرخان (2) بن روزبه مولى المتوكل أبو الطيب
الدورى من دور سامراء نزيل بغداد المتوفى بعد 359
بقليل ذكر الخطيب فى تاريخه 3ص 168 حديثا منكرا
فقال :ما أبعد أن يكون "من وضع ابن الفرخان" وله
أحاديث كثيرة منكرة بأسانيد

(1) فى اللئالى المصنوعة بدل الكوفى الكرمانى وهو
تصحيف.

(2) فى اللئالى المصنوعة :الفرغانى بدل الفرخان وهو
تصحيف.

واضحة عن شيوخ ثقات. وفى "ميزان الاعتدال" :له
خبر كذب فى موضوعات ابن الجوزى. وفى "لسان الميزان
" 5ص 340 قال ابن النجار :كان متهما بوضع الحديث.
وقال السيوطى :كان يضع. لى 1ص 103، .274
570 محمد بن الفضل بن عطية المروزى المتوفى 180،
كذاب يضع الحديث "طب 3ص 151،م 3ص 120،ت
76،مز 2ص 67،لى 1ص 109 وج 2ص 220".
محمد بن الفضل اليعقوبى الواعظ،

ظهر كذبه و تخليطه توفى .617لم 5ص .342
محمد بن القاسم أبو بكر البلخى،
كان يضع الحديث "لى 2ص 222".
محمد بن القاسم أبو جعفر الطالقانى،
كذاب خبيث من المرجئة كان يضع الحديث لمذهبه "
لى 1ص 21و ج 2ص 102، 171، 234" وفيها أنه كان
من الكذابين الوضاعين.
محمد بن مجيب الثقفى الصايغ الكوفى سكن بغداد،
كذاب عدو الله ذاهب الحديث "طب 3ص 298، م 3
ص 128، لى 1ص 165".
575 محمد بن مجيب أبو همام القرشى،
كذاب ذاهب الحديث "مز 9ص 51، لى 1ص 115".
محمد بن المحرم،
كذاب "لى 2ص 61".
محمد بن محصن الأسدى،
ليس بثقة متروك كذاب يضع الحديث "م 3ص 129،
ت 93، يب 9ص 430، لى 2ص 109".
محمد بن محمد الجرجانى الوكيل أبو الحسين نضلة المتوفى
،78/368
هو الحافظ الإمام روى مناكير عن شيوخ مجاهيل لم
يتابعه عليها أحد فأنكروا عليه وكذبوه وحلف أبو
سعيد النقاش أنه كان يضع الحديث "بق 3ص 181".

م۔میزان الاعتدال؛ت۔تزکرۃ الموضوعات؛لی۔الالئی المصنوع؛یب۔تہذیب التہذیب؛ ط۔تاریخ بغداد؛صہ۔خلاصہ التہذیب؛لم۔لسان المیزان؛ھب۔شذرات الذہب؛کر۔ ابن عساکر؛ج۔الجواہر المضیۃ؛نص،نصب الرایہ

محمد بن محمد بن عبد الرحمن أبو الفتح الخشاب الثعلبى كان يضرب به المثل فى الكذب والتخيلات ووضعها، وكان منهمكا على الشرب قال فيه إبراهيم بن عثمان العربى :أوصاه أن ينحت الأخشاب والده* فلم يطقه وأضحى ينحت الكذبا"لم 5ص 359".

580 محمد بن محمد بن معمر المحدث أبو البقاء قال ابن المبارك الخفاف :توفى 542،

ولم يكن ثقة بل كان كذابا يضع للناس أسماءهم فى أجزاء ثم يذهب فيقرأ عليهم "لم 5ص 369".

م-محمد بن محمد أبو بكر الواسطى الباغندى الحافظ المعمر المتوفى 312،

مخلط مدلس خبيث التدليس،قال إبراهيم الاصبهانى: كذاب.لم 5ص 360".

محمد بن مروان المعروف بالسدى الصغير صاحب الكلبى،

كذاب غير ثقة يضع الحديث لا يكتب حديثه ألبتة " طب 3ص 292،م 3ص 132،لب 216،لى 2ص 12، 101، 283".

م-محمد بن مزيد-مرثد-أبو بكر الخزاعى المعروف بابن أبى الأزهر النحوى المتوفى 325،

كان كذوبا قبيح الكذب،وقال الخطيب فى مسنده: كذاب"م 3ص 350،الإصابة 2ص 386،بغية ص

م ـ میزان الاعتدال؛ ت ـ تزکرۃ الموضوعات؛ لی ـ اللائی المصنوعہ؛ یب ـ تہذیب التہذیب؛ ط ـ تاریخ بغداد؛ صہ ـ خلاصہ التہذیب؛ لم ـ لسان المیزان؛ ھب ـ شذرات الذھب؛ کر ـ ابن عساکر؛ ج ـ الجواہر المضیۃ؛ نص، نصب الرایہ

104، مفتاح السعادة 1ص 137".

م - محمد بن المستنير أبو على النحوى المعروف بقطرب المتوفى 206،

قال ابن السكيت : كتبت عنه قمطرا ثم تبينت أنه يكذب فى اللغة فلم أذكر عنه شيئا. بغية ص 104".

585م - محمد بن مسلمة الواسطى المتوفى 282،

اتهم بحديث موضوع باطل، رجاله كلهم ثقات سواه. طب 3ص 307، لم 5ص 382".

محمد بن معاوية أبو على النيسابورى المتوفى 299،

كذاب كان بمكة يضع الحديث حدث بأحاديث كثيرة كذب ليس لها أصل" طب 3ص 272-274، م 3ص 138، مز 494 : 1، لى 1ص 114و ج 2ص 206".

م - محمد بن مندة بن أبي الهيثم الاصبهانى نزيل الرى،

كذاب لم يكن بصدوق. لم 5ص 393".

محمد بن المنذر تابعى

كذاب" لى 1ص 110".

محمد بن منصور بن جيكان أبو عبد الله القشيرى،

كذاب" م 3ص 140".

590محمد بن المهاجر أبو عبد الله الطالقانى أخو حنيف القاضى المتوفى 264،

وضاع كذاب يضع الحديث على الثقات، قال صالح الأسدى :إنه أكذب خلق الله يحدث عن قوم ماتوا قبل

أن يولد هو بثلاثين سنة وأعرفه بالكذب منذ خمسين
سنة "طب 3ص 303
نص.174 : 1
م 3ص140،لم 5ص397،ت84،لی 1ص 127وج
2ص1،32، 123".
محمد بن المهلب الحرانى،
كان يضع الحديث "م 3ص 140".
محمد بن موسى بن أبي نعيم الواسطي،
كذاب خبيث "م 3ص 141".
محمد بن نعيم النصيبي،
كذاب "م 3ص144،لی 2ص 46".
محمد بن نمير الفاريابي،
عده البيلماني فيمن يضع الحديث. م 3ص.144
595 محمد بن هارون الهاشمي المعروف بابن بريه،
ذاهب الحديث يتهم بالوضع. طب 7ص 403".
محمد بن الوليد القلانسي البغدادي،
كذاب كان يضع الحديث "م 3ص 145".
محمد بن الوليد القرطبي المتوفى 309،
هالك كان يضع الحديث "م 3ص 146".
محمد بن الوليد اليشكري هو محمد بن عمر بن الوليد،
كذبه الأزدي "لم 5ص 419".

م۔میزان الاعتدال؛ت۔تزکرۃالموضوعات؛لی۔الالئی المصنوعہ؛؛یب۔۔تہذیب التہذ یب؛
ط۔۔تاریخ بغداد؛صہ۔خلاصہ التہذ یب؛لم۔لسان المیز ان؛ھب۔شذرات الذہب؛کر۔
ابن عساکر؛ج۔الجواہر المضیۃ؛نص،نصب الرایہ

محمد بن یحیی بن رزین المصیصی،
دجال یضع الحدیث "م 3ص 147،لی 1ص 3، 52، 263
".
600 محمد بن یزید المستملی أبو بکر الطرطوسی،
یسرق الحدیث ویزید فیه ویضع "م 3ص 149".
محمد بن یزید المعدنی،
کذاب خبیث " 3ص 149".
محمد بن یزید العابد،
ذکر حدیثا موضوعا فی فضایل معاویة هو آفته. "لم 5
ص 432".
محمد بن یوسف أبو بکر الرقی الحافظ المتوفی بعد 382،
کذاب قاله الخطیب "لم 5ص 436.
وفی المیزان :وضع حدیثا علی الطبرانی، لی. 216 : 1
محمد بن یوسف بن یعقوب الرازی،
شیخ دجال کذاب کان یضع الأحادیث والقراءات
والنسخ، وضع کثیرا فی القرآن، قال الدارقطنی :وضع
نحوا من ستین نسخة قراءات لیس لشئ منها أصل،
ووضع من الأحادیث ما لا یضبط، قدم بغداد قبل
الثلثمائة "م 3ص 151، طب 3ص 397".
605 محمد بن یونس القرشی الکدیمی القرشی أحد
الحفاظ الأعلام بالبصرة المتوفی 286،
کذاب یضع الحدیث علی النبی وعلی الثقات، قال ابن

حبان :قدوضع أكثرمن ألف حديث "طب 3ص441، ت14،18،هب 2ص194،م 3ص152،لى 2ص142، 215،بق 2ص 175".

محمش النيسابورى،
كان يضع الحديث "لى 2ص 15".
محمودبن على الطوارى(1)
كذاب فى المائة السادسة "م 3ص154،الإصابة1 ص 124".
مروان بن سالم الدمشقى مولى بنى أمية،
كذاب يضع الحديث،عامة أحاديثه لا يتابع الثقات عليها "م 3ص159،يب 10ص93،لى 1ص 81".
مروان بن شجاع الحرانى الأموى،
ليس بحجة يروى المقلوبات عن الثقات "يب 10ص 94،م 3ص 160".
610 مروان بن عثمان ابن أبى سعيد الذرقى،
كذاب "لى 1ص 15".
المطهر بن سليمان أبو بكر المعدل الفقيه المتوفى363،
كذاب "طب 13ص220،م 3ص 177".
معاوية بن الحلبى،
كان يضع الحديث "م 3ص 182".
معلى بن صبيح الموصلى،

قال ابن عمار :كان من عباد الموصل وكان يضع الحديث ويكذب "لم 6ص 64".

معلى بن هلال بن سويد الطحان الكوفى العابد،

كذاب من المعروفين بالكذب يضع الحديث، قال أحمد: كل أحاديثه موضوعة "طب 8ص63،بق 3ص112،م 3ص187،لى 2ص 47".

615مقاتل بن سليمان البلخى المتوفى 150،

كذاب دجال وضاع، عده النسائى من الكذابين المعروفين بوضع الحديث على رسول الله صلى الله عليه وسلم، كان يقول لأبى جعفر المنصور :انظر ما تحب أن أحدثه فيك حتى أحدثه، وقال للمهدى :إن شئت وضعت لك أحاديث فى العباس؟ قال :لا حاجة لى فيها" طب 13ص168، كر 5ص160،م 3ص 196،يب 10ص284،لى 1ص 128و ج 2ص60، 122".

---

(1)فى الإصابة :الطرازى.

منذر بن زياد-يزيد-الطائى،

كذاب متروك "م 3ص200،لى 1ص 44".

م-منصور بن عبد الله الهروى أبو على الخالدى الذهلى المتوفى 401،

قال أبو سعيد الادريسى : كذاب "هب 3ص 162".

منصور بن مجاهد،
كان يضع الحديث "م 3ص 203".
منصور بن موفق،
كان يضع الحديث "م 3ص203، لى 2ص 96".
620مهدى بن هلال أبو عبد الله البصرى،
كذاب صاحب بدعة يضع الحديث عامة ما يرويه لا يتابع عليها "م 3ص 206".
م -مهلب بن أبي صفرة ظالم بن سراق الأزدى المتوفى 83،
يكنى أبا سعيد، ولم يكن يعاب إلا بالكذب وفيه قيل: رائح يكذب، وكان ولى خراسان فعمل عليها خمس سنين.
كذا ترجمه ابن قتيبة فى "المعارف "ص175
واستدركه أبو عمر صاحب "الاستيعاب "فقال :هو ثقة وأما من عابه بالكذب فلا وجه لأنه كان يحتاج لذلك فى الحرب يخادع الخوارج فكانوا يصفونه لذلك بالكذب غيظا منهم عليه الإصابة 3ص 536" قال الأمينى: كأن أبا عمر يقرر كذب المهلب غير أنه يجوزه له لاحتياجه إليه فى الحرب وهذا هو رأى معاوية وهو الذى فتح هذا الباب بمصراعيه.
مهلب بن عثمان،
كذاب "م 3ص 207".
موسى الأبتى،

م۔میزان الاعتدال؛ت۔تزکرۃ الموضوعات؛لی۔الالئی المصنوعہ؛؛یب۔۔تہذیب التہذیب؛ ط۔۔تاریخ بغداد؛صہ۔خلاصہ التہذیب؛لم۔لسان المیزان؛ھب۔شذرات الذہب؛کر۔ ابن عساکر؛ج۔الجواہر المضیۃ؛نص،نصب الرایہ

ذكر فيمن يضع الحديث "م 3ص 221".
موسى بن إبراهيم المروزي
كذاب "لى 2ص 191".
625موسى بن عبد الرحمن الثقفي الصنعاني،
دجال ووضاع وضع كتابا في التفسير "م 3ص 213،لب 126،لى 2ص 71".
موسى بن محمد أبو طاهر الدمياطي البلقاوي المقدسي الواعظ،
كذاب كان يضع الحديث يحدث عن الثقات بالبواطيل والموضوعات "م 3ص 217،لم 6ص 128،لى 1ص 422".
موسى بن مطير،
كذاب متروك "م 3ص 218".

ميسرة بن عبد ربه الفارسي البصري
(1) كذاب وضاع كان يضع الحديث، وضع في فضل قزوين أربعين حديثا قال أبو زرعة :كان يقول :إني أحتسب في ذلك. وقال محمد بن عيسى ابن الطباع :قلت لميسرة: من أين جئت بهذه الأحاديث من قرأ كذا فله كذا ؟ قال:

وضعته ارغب الناس فيه، وصفه جماعة بالزهد "طب 13 ص 223، م 3ص 222، لم 6ص 140، لى 1ص 42، ج 2".

---

(1) فى تاريخ الخطيب البغدادى :البغدادى.

ميسرة بن عبيد،

كذاب "لب 260".

(حرف النون)

630 نافع بن هرمز أبو هرمز الجمال،

كذاب يضع الحديث "م 3ص 227، ت 51 لى 2ص 220".

نصر بن باب أبو سهل الخراسانى نزيل بغداد قيل توفى 193،

كذاب خبيث عدو الله، ضرب أحمد وابن معين وأبو خيثمة على حديثه وأسقطوه، وقد كتب عنه ابن معين عشرين ألف حديث "طب 13ص 289، لم 6ص 151".

نصر بن حماد بن عجلان أبو الحارث البجلى الوراق،

كذاب ذاهب الحديث ليس بشئ "طب 13ص 282، م 3ص 230، لى 1ص 300.

نصر بن طريف أبو جزء،

من المعروفين بوضع الحديث وممن أجمع على كذبه "م 3

ص 231".

نصر بن قديد بن يسار

، كذاب قاله العقيلي وابن معين "م 3ص 232، لی 2
ص 190".

635 م نصر الله بن أبي العز مظفر أبو الفتح الشيباني ابن
الشعيشعة الدمشقي المتوفى 656،

روى مسند أحمد، قال أبو شامة (1) :مشهور بالكذب
ورقة الدين، وقد أجلسه أحمد بن يحيى بن سنى الدولة فى
حال ولايته القضاء بدمشق فأنشد فيه بعض الشعراء :
جلس الشعيشعة الشقي ليشهدا * تبا لكم ماذا عدا
فيما بدا؟!
هل زلزل الزلزال أم قد خرج الدجال * أم عدم
الرجال ذوو الهدى؟!
عجبا لمحلول العقيدة جاهل * بالشرع قد أذنوا له أن
يقعدا
"يه 13ص 218، هب 5ص 285"].

---

(1) شهاب الدين أبو القاسم عبد الرحمن بن إسماعيل
المقدسي الشافعي المؤرخ الكبير المتوفى 665.

النضر بن سلمة المروزي،
كذاب كان يفتعل الحديث "لم 6ص 160، الإصابة 2
ص 380".

م۔میزان الاعتدال؛ت۔تزکرۃ الموضوعات؛لی۔الالئی المصنوعہ؛ یب۔۔تہذیب التہذیب؛ ط۔۔تاریخ بغداد؛صہ۔خلاصہ التہذیب؛لم۔لسان المیزان؛ھب۔شذرات الذہب؛ کر۔ ابن عساکر؛ج۔الجواہر المضیۃ؛نص،نصب الرایہ

النضر بن شفی،
أحد الکذابین "لم 6ص 161".
النضر بن طاهر
یسرق الحدیث ویکذب ویبالغ فی الکذب "م 3ص 234".
نعیم بن حماد أبو عبدالله الأعور "أحد الأئمة" توفی 228،
قال الأزدی :کان یضع الحدیث فی تقویة السنة وحکایات مزورة فی ثلب النعمان کلها کذب "م 3ص 241،هب 2 ص 67،یب 10ص 463،لی 1ص 15،م -الجوهر النقی لابن الترکمانی هامش سنن البیهقی 305 : 3".
640نعیم بن سالم بن قنبر،
کذاب یضع، أحد المشهورین بالکذب "لب 103،لی 1 ص 22، ج 2ص 47".
نهشل بن سعید البصری،
کذاب متروك "م 3ص 243،مز 1ص 122،240،لی 1 ص 103،106،107،119، 230و ج 2ص 127".
نوح بن أبي مریم یزید أبو عصمة المتوفی 173،
شیخ کذاب کان یضع الحدیث کما یضع معلی بن هلال وضع حدیث فضایل القرآن الطویل.
قال الحاکم :هو الذی وضع أحادیث فضایل القرآن.
وأحادیث فضل سور القرآن مائة وأربعة عشر کلها

كذب "م 3ص 187،لب ص20،110،لى 2ص 3".
م -نوح بن دراج.
قال الذهبي : كذاب "ملخص مستدرك الحاكم: 3
144، 171".
نوح بن جعونة قيل :مات 182، كذاب يضع الحديث "
م 3ص 244".
645نوح بن مسافر،
كان يضع الحديث "ت 118".
(حرف الهاء)
هارون بن حبيب البلخي،
كذاب "م 3ص 247".
هارون بن حيان الرقي،
كان يضع الحديث "م 3ص 247".
هارون بن زياد،
كان ممن يضع الحديث على الثقات "م 3ص.247
هارون بن محمد أبو الطيب،
كذاب "لب 208،لى 1ص 62".
650هبة الله بن المبارك البغدادي الحنبلي المتوفى
509،
أحد الحفاظ كذاب آفة في وضع الحديث،ظهر كذبه عند
شيوخ الحديث "ظم 9ص183،هب 4ص 26".
هشام بن عمار أبو الوليد السلمي المتوفى 245

فقيه دمشق وخطيبها ومحدثها، قال أبو داود :حدث بأربعمائة حديث لا أصل له. هب 2ص.110
هناد بن إبراهيم النسفي،
كذاب وضاع راوية للموضوعات والبلايا توفى 465"م 3ص 259،لى 2ص 142، 144".
الهيثم بن عبد الغفار الطائي البصري،
كذاب يضع الحديث "طب 14ص 55،م 3ص 265".
الهيثم بن عدي الطائي المتوفى 207،
كذاب ليس بشئ قالت جارية الهيثم :كان مولاى يقوم عامة الليل يصلى فإذا أصبح جلس يكذب، قال فيه أبو نواس :
الهيثم بن عدى فى تلونه * فى كل يوم له رحل على خشب
فما يزال أخا حل ومرتحل * إلى الموالى وأحيانا إلى العرب
له لسان يزجيه لهجوهم * كأنه لم يزل يعدى على قشب
لله أنت فما قربى تهم بها * إلا اجتلبت لها الأنساب من كثب
إذا نسبت عديا فى بنى ثعل (1) * فقدم الدال قبل العين فى النسب
"طب 14ص 52،م 3ص 265نص 1ص 102،لى 2

م۔میزان الاعتدال؛ت۔تزکرۃالموضوعات؛لی۔الائی المصنوعہ؛یب۔۔تہذیب التہذیب؛
ط۔۔تاریخ بغداد؛صہ۔خلاصہ التہذیب؛لم۔لسان المیزان؛ھب۔شذرات الذہب؛کر۔
ابن عساکر؛ج۔الجواہرالمضیۃ؛نص،نصب الرایہ

ص3،مز 10ص 10".

(حرف الواو)

655الوليدبن سلمة الطبرانى الأزدى،
كذاب يضع الحديث على الثقات "م 3ص 271،
الإصابة 2ص 159".

الوليدبن عبدالله بن أبي ثور الهمدانى الكوفى المتوفى 172
نزيل بغداد، كذاب ليس بشئ "طب 13ص 440".

الوليدبن الفضل العنزى،
كان يضع الحديث قال ابن حبان :يروى الموضوعات لا يجوز الاحتجاج به بحال "م 3ص273،ت 27".

---

(1) ثعل بن عمرو بن الغوث أحد أجداد الهيثم.

الوليدبن محمد الموقرى مولى بنى أمية المتوفى 181،
كذاب متروك الحديث لا يكتب حديثه "م 3ص 275،
لى 1ص 228".

وهب بن حفص أبو الوليد البجلى الحرانى عاش إلى 250،
كذاب كان يضع الحديث "م 3ص 277،لى 1ص 45، ج 2ص 215".

660وهب بن وهب القاضى أبو البخترى القرشى المدنى المتوفى 200/199،

أكذب الناس، كذاب خبيث دجال عدو الله كان يضع الحديث وضعا وكان عامة الليل يضع الحديث، قال سويد بن عمرو بن الزبير فى أبيات له :

إنا وجدنا ابن وهب حين حدثنا * عن النبى أضاع الدين والورعا

يروى أحاديث من إفك مجمعة * اف لوهب وما روى وما جمعا

قال ابن عدى :أبو البخترى من الكذابين الوضاعين وكان يجمع فى كل حديث يرويه أسانيد من جسارته على الكذب ووضعه على الثقات "طب 13ص454،م 3 ص278،لى 1ص44،54،لم 6ص 232".

(حرف الياء)

يحيى بن أبي أنيسة الجزرى الرهاوى المتوفى 146،

كذاب متروك "م 3ص283،ت 95".

يحيى بن السكن البصرى المتوفى 202،

شيخ يكذب ويحدث بالموضوعات "طب 14ص146، لى 1ص 141".

يحيى بن شبيب اليمانى، يروى عن سفيان مالم يحدث به قط،

ووضع على حميد الطويل وكذب عليه "م 3ص293،لى 2ص15، 145".

يحيى بن عبدويه أبو زكريا،

كذاب رجل سوء "طب 14ص 166".
665يحيى بن عقبة بن أبي العيزار، كان يفتعل الحديث،
كذاب خبيث عدو الله كان يسخر به، عامة ما يرويه لا
يتابع عليه "لم 6ص 270".
م-يحيى بن العلاء يروى عن مطرف،
كذاب يضع الحديث "نص 125 : 1".
يحيى بن على بن عبد الرحمن البلنسى المالكى المتوفى
589،
إمام مسجد العتمة كان كذابا "لم 4ص 49و ج 6ص
270".
يحيى بن عنبسة القرشى البصرى،
كذاب دجال وضاع، كان يضع الحديث قال ابن عدى:
منكر الحديث مكشوف الأمر "طب 14ص162، م 3
ص299، ت 37، لب 123، لى 2ص68، 75، 123، 210".
يحيى بن محمد أخى حرملة التجيبى،
كان يضع الحديث على حرملة "لم 6ص 275".
670يحيى بن ميمون أبو أيوب البصرى المتوفى 190،
كذاب دجال متروك يقلب الأحاديث "م 3ص305،
يب 11ص 291لى 2ص 125".
يحيى بن هاشم الغسانى السمسار أبو زكريا،
كذاب دجال هذه الأمة كان يضع الحديث ويسرقه "
طب 14، ص164، ت 57، 101، 104، 110، م 3ص305،

لب169،لی 1ص64،ج 2ص44، 122".
يزيد بن خالد العمى،
كذاب.لب 140 يزيد بن ربيعة بن يزيد الدمشقى،
كذاب معروف بالكذب. كر.395 : 4
يزيد بن عياض الليثى البصرى أبو الحكم.
كذاب يضع الحديث ليس بثقة متروك الحديث. طب 9 ص456،مز 1ص 121و ج 2ص.173
675 يزيد بن مروان الخلال،
كذاب. طب 14ص.348
يعقوب بن إسحاق البيهسى،
كان له انبساط فى تصريح الكذب فرمى المحدثون كل ما كتبوا عنه. طب 14ص.290
يعقوب بن الوليد أبو يوسف الأزدى المدنى،
كان من الكذابين الكبار يضع الحديث "طب 14ص 266،م 3ص325، كر 4ص231،لب159،لى 1ص 118و ج 2ص12، 146".
يعقوب أبو يوسف الأعشى،
كذاب رجل سوء توفى حدود.200 "م 3ص 326".
يعلى بن الأشدق أبو الهيثم العقيلى الحرانى
كان حيا فى دولة الرشيد، كذاب ليس بشئ ولا يصدق ولا يكتب حديثه وضعوا له أحاديث فحدث بها ولم يدر قال ابن عدى :بلغنى عن أبى سمر قال قلت ليعلى :ما

سمع عمك من النبى صلى الله عليه وسلم ؟ قال :جامع سفيان وموطأ مالك وشيئا من الفوائد" م 2ص 26و ج 3ص 326".

680 يمان بن عدى،

يضع. لى 26ص9، 99.

يوسف بن جعفر الخوارزمى شيخ متأخر،

كان يضع الحديث. م 3ص 329.

يوسف بن خالد السمتى الفقيه،

كذاب كان يضع الحديث، وضع كتابا فى التجهم ينكر فيه الميزان والقيامة، وهو أول من وضع كتاب الشروط، وأول من جلب رأى أبى حنيفة إلى البصرة توفى سنة 189 "م 3ص 329، يب 11ص 413، حاشية السنن لابن ماجة تأليف السندى ج 1ص 395".

يوسف بن السفر أبو الفيض الدمشقى،

كذاب متروك الحديث يكذب روى بواطيل، كان فى عداد من يضع الحديث" م 3ص 331، مز 1ص 82، لى 2 ص 48، 139".

(الكنى)

ابن زبالة، قال الحافظ أحمد بن صالح:

كتبت عنه مائة ألف حديث ثم تبين لى أنه كان يضع الحديث فتركت حديثه" طب 4ص 200". 685 ابن

شو کر. كان يضع الحديث بالسند" طب 11ص 152".

م-ابن الصقر،

كان كذابا يسرق الأحاديث ويركبها ويضعها على الشيوخ. طب 2ص 219".

م-أبو بكر بن عثمان،

كذاب له أحاديث كذب. لم 6ص 349".

م-أبو جابر البياضى،

كذاب. المحلى 4ص 217".

م-أبو الحسن بن نوفل الراعى،

بلاء كذاب. لم 6ص 364".

690م-أبو حيان التوحيدى،

صاحب التصانيف. قيل :إسمه على بن محمد بن العباس نفاه الوزير المهلبى لسوء عقيدته وكان يتفلسف، بقي إلى حدود الأربعمائة ببلاد فارس. قال ابن مالى فى كتاب " الفريدة" :كان أبو حيان كذابا قليل الدين والورع مجاهرا بالبهت تعرض لأمور جسام من القدح فى الشريعة والقول بالتعطيل.

وقال ابن الجوزى :كان زنديقا. وقال الذهبى :صاحب زندقة وانحلال. قال جعفر بن يحيى الحكاك :قال لى أبو نصر السجزى :إنه سمع أبا سعيد المالينى يقول :قرأت الرسالة المنسوبة إلى أبي بكر وعمر مع أبي عبيدة إلى على على أبي حيان فقال :هذه الرسالة عملتها ردا على

الروافض وسببها أنهم كانوا يحضرون مجلس بعض الوزراء يعنى ابن العميد فكانوا يغلون فى حال على فعملت هذه الرسالة. فقد اعترف بالوضع. وقال ابن حجر :قرأت بخط القاضى عز الدين بن جماعة أنه نقل من خط ابن العلاج أنه وقف لبعض العلماء على كلام يتعلق بهذه الرسالة ملخصه :لم أزل أرى أبا حيان على بن محمد التوحيدى معدودا فى زمرة أهل الفضل موصوفا بالسداد فى الجد والهزل حتى صنع رسالة منسوبة إلى أبى بكر وعمر رضى الله عنهما راسلا بها عليا رضى الله عنه، وقصد بذلك الطعن على الصدر الأول فنسب فيها أبا بكر وعمر رضى الله عنهما إلى أمر لو ثبت لاستحقا فوق ما يعتقده الإمامية. فأول ما يدل فيها على افتعاله فى ذلك نسبته إلى أبى بكر إنشاء خطبة بليغة تملق فيها لأبى عبيدة ليحمل له رسالته إلى على رضى الله عنه، وغفل عن أن القوم كانوا بمعزل عن التملق.

ومنها قوله :ولعمرى إنك أقرب إلى رسول الله صلى الله عليه وآله قرابة ولكنا أقرب إليه قربة والقرابة لحم ودم والقربة نفس وروح.

وهذا يشبه كلام الفلاسفة وسخافة هذه الألفاظ تغنى عن تكلف الرد. وقال فيها :إن عمر رضى الله عنه قال لعلى فى ما خاطبه به :إنك اعتزلت تنتظر وحيا من جهة الله وتتوا كف مناجاة الملك.

وهذا الكلام لا يجوز نسبته إلى عمر رضى الله عنه، فإنه ظاهر الافتعال، إلى غير ذلك مما تضمنته الرسالة من عدم الجزالة التى تعرف من طراز كلام السلف "م 3، لم 6ص 369".

قال الأمينى :ألا تعجب من الأعلام الذين ذكروا فى تآليفهم رسالة أبي حيان التوحيدى المكذوبة التى أوقفناك على بطلانها وعلى مبلغ مفتعلها من الدين والثقة والاعتبار، كالعبيدى المالكى فى "عمدة التحقيق " ذكروها برمتها محتجين بها فى باب فضائل أبى بكر وعمر].

أبو خلف الأعمى البصرى،
خادم أنس. كذاب "يب 12ص 87".

أبو الخير شيخ بغدادى،
كذاب "طب 14ص 417، م 3ص 357".

م أبو سعد المدائنى،
ذكر فيمن كان يضع الحديث "لم 6ص 383"].

م أبو سعيد القدرى،
أحد الكذابين "لم 6ص 384"].

695أبو سلمة العاملى الشامى الأزدى.
كذاب يضع الحديث "يب 12ص 119".

أبو الطيب الحربى، كذاب خبيث لا يجوز الاحتجاج به " طب 14ص 406، م 3ص 366".

م ـ ميزان الاعتدال؛ ت ـ تزكرة الموضوعات؛ لى ـ الالئى المصنوعه؛ يب ـ تهذيب التهذيب؛
ط ـ تاريخ بغداد؛ صه ـ خلاصه التهذيب؛ لم ـ لسان الميزان؛ هب ـ شذرات الذهب؛ كر ـ
ابن عساكر؛ ج ـ الجواهر المضية؛ نص، نصب الرايه

أبو على ابن عمر المذكر النيسابورى،
كان كذابا معروفا بسرقة الأحاديث. "طب 4ص 130
: "
م أبو القاسم الجهنى القاضى،
مذكور بالكذب فى حديث الناس واختراع العجائب
الخارقة للعادات. راجع معجم الأدباء لياقوت الحموى
ترجمة أبي الفرج صاحب الأغانى.
أبو المغيرة،
شيخ من أكذب الناس وأخبثه "طب 14ص 410"].
700م أبو المهزم،
كذاب، لى 199 : 1".

م۔میزان الاعتدال؛ت۔تزکرۃالموضوعات؛لی۔الالئی المصنوعہ؛؛یب۔۔تہذیب التہذیب؛
ط۔۔تاریخ بغداد؛صہ۔خلاصہ التہذیب؛لم۔لسان المیزان؛ھب۔شذرات الذہب؛کر۔
ابن عساکر؛ج۔الجواہر المضیۃ؛نص،نصب الرایہ